https://ataunnabi.blogspot.com/

لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

انوارِ لیلۃ القدر

مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری

غوثیہ رضویہ پبلی کیشنز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عمر ساری کی ہے اک طرف بندگی
لیلۃ القدر کی اک طرف رات ہے
نور ہی نور ہے ہر جگہ رونقیں
اور عنایات کی آج برسات ہے

انوارِ لیلۃ القدر

مؤلف
مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری محمود شہید روڈ
گلی نمبر ۵ خادم کالونی شاہدرہ لاہور

مکتبہ غوثیہ رضویہ
محمود شہید روڈ دکان نمبر ۴ جی ٹی روڈ شاہدرہ اسٹیشن لاہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جملہ حقوق محفوظ ہیں

98359

نام کتاب ——— انوارِ لیلۃ القدر
مؤلف ——— مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری
صفحات ——— ۲۱۰
ایڈیشن ——— اوّل
سن اشاعت ——— ۱۳ رمضان المبارک، ۲۲ دسمبر ۱۹۹۹ء
مطبع ———
ناشر ——— صاحبزادہ محمد علی رضا قادری اینڈ برادرز
ہدیہ ——— ۱۲۵/- روپے
خصوصی تعاون ——— مولانا حافظ محمد صدیق نوری عرف نعریاں
والی سرکار خطیب جامع مسجد بلال رچنا
ٹاؤن شاہدرہ لاہور

ملنے کا پتہ

مکتبہ غوثیہ رضویہ
دوکان نمبر ۴ محمود شہید روڈ
جی ٹی روڈ شاہدرہ (اسٹیشن) لاہور کوڈ ۵۴۹۵۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انتساب

حضور پرنور شافع یوم النشور سرور کائنات فخر موجودات ہادی کل ختم الرسل مولائے کل حبیب کبریا احمد مجتبےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور پیش کرتا ہوں تاکہ میری نجات وبخشش کا سبب بن جائے۔

ایصال ثواب

فقیر اپنی اس تالیف کے ذریعے اپنے استاذ محترم حضرت فقیہ اعظم مولانا الحاج ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مصنف فتاویٰ نوریہ متوفی ۱۴۰۳ھ اور دوسرے اساتذہ کرام کی ارواح طیبہ کو ایصال ثواب کرتا ہے ناظرین کرام بھی ان بزرگوں کو ایصال ثواب فرماکر ممنونِ کرم فرمائیں۔

طالب مدینہ منورہ محمد جعفر ضیاء القادری غفرلہٗ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیلۃ القدر

عمر ساری کی ہے اک طرف بندگی
لیلۃ القدر کی اک طرف رات ہے

نور ہی نور ہے ہر جگہ رونقیں
اور عنایات کی آج برسات ہے

باغ جنت سے آئی ہے ایسی ہوا
ہر مسلمان پہ ہے آج لطف خدا

دھڑکنوں کا وظیفہ ہے صلِّ علیٰ
ہر زباں پر خدا کی مناجات ہے

آج اترے فرشتے بنا ٹولیاں
بھر لو بھر لو کرم سے سبھی جھولیاں

آج کی شب کا صدقہ خدا کی قسم
سارے عالم کی یارو نبی بات ہے

الوداع ہونے والے ہیں رحمت کے دن
عزتوں رفعتوں اور عظمت کے دن

آئے گی زندگی میں یہ شب کیا خبر
ہاتھ آئی مقدر سے سوغات ہے

دیکھنا کہ نہ غفلت میں جائے گزر
جب تلک ہو نہ جائے طلوع سحر

ہے کلام خدا کا یہی فیصلہ
کیا ہزاروں پہ بھاری یہ اک رات ہے

آج اترے زمیں پر ہیں جبریل بھی
حکم خالق کی ہوتی ہے تکمیل بھی

کس قدر ہے یہ ناصر کرم کی گھڑی
سب کی روح الامین سے ملاقات ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست

عنوانات	صفحہ
نقش اوّل	۷
تمہید	۹
لیلۃ القدر اور امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۹
عبادت کا موسم	۱۰
فضیلت والی راتیں	۱۲
قدر والی رات	۱۴
لیلۃ القدر ملنے کا سبب	۱۹
پہلی امتوں میں عابد	۲۱
شانِ نزول	۲۳
ایک ہزار بیٹے اور بادشاہ کا شہید ہونا	۲۹
حضرت جبرائیل کی نماز	۳۰
اِنّا کی حکمت	۳۴
ہ ضمیر کی حکمت	۳۶
تمام راتوں کی سردار	۳۷
لیلۃ القدر کا لغوی اور عرفی معنیٰ	۴۹
شب قدر کا مفہوم	۵۰
لیلۃ القدر کا تعین	۵۱
فضائل لیلۃ القدر اور قرآن مجید	۵۲
عذاب قبر اور لیلۃ القدر	۵۵
ماہ رمضان اور لیلۃ القدر	//
قلب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۶۱
انبیاء و اولیاء اور عالم ارواح	۷۴
علم اور ادب	۸۱
امام محمد اور موچی	//
حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ	۸۲
شاہ عبدالرحیم اور خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ	//
شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۸۳
نام خدا اور نام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۸۵
منزل الملائکہ	۸۸
فرشتوں کا سردار	۹۱
رحمت خداوندی	۹۲
پیاری آواز	۹۳
وسعت رحمت	۹۴
گنہگار کے آنسو	۹۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوانات	نمبر
حکایت	۹۵
سلام	۹۶
ملائکہ کی دو عیدیں	۹۷
حضرت جبرائیل کا مصافحہ کرنا	۹۸
حجاج بن یوسف	۹۹
قرآن کریم رات کو نازل ہونے کی حکمت	۱۰۶
رات افضل ہے یا دن	۱۰۷
غروب آفتاب سے صبح صادق تک خیر و برکت امن و سلامتی	۱۰۸
شب قدر میں مخلوق کی بخشش	۱۰۹
هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ	۱۱۰
جبریل کی دعا	۱۱۱
لیلۃ القدر کی دعا	۱۱۲
ملائکہ ہمارے مشتاق	۱۱۸
محبوبان خدا	۱۱۹
لیلۃ القدر ایک صحابی کو آگاہ فرمانا	۱۲۱
علامات لیلۃ القدر	//
فضیلت سورہ القدر	۱۲۳
ہر گھڑی بدلے سو سال کی عبادت	۱۲۵
لکھو کھہا فرشتوں کا نزول	۱۳۱

عنوانات	نمبر
مسلمانوں کو فرشتوں کی سلامی	۱۳۸
سال بھر کے گناہ معاف	۱۴۰
لیلۃ القدر آخری سات راتوں میں تلاش کرو	۱۴۹
لیلۃ القدر کی خاص علامتیں	۱۶۱
عذاب قبر معاف	۱۶۴
ماہ ربیع الاوّل اور رمضان المبارک	۱۶۵
اعتراض	۱۶۶
جواب	//
بارہ ارشادات	۱۶۸
شب میلاد لیلۃ القدر سے افضل	۱۶۹
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور ظہور موجب فرحت و سرور ہے	۱۷۰
لیلۃ القدر اور ختم قرآن پر روشنی کا ثبوت	۱۷۸
لیلۃ القدر میں عبادت کا طریقہ	
نوافل	۱۹۲
صلوٰۃ التسبیح	۱۹۸
اعتراض اجتماعی دعا	۱۹۹
جواب	//
دعا کی اہمیت	۲۰۱
سید الاستغفار	۲۰۵
دعا	۲۰۹

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

نقشِ اوّل

کافی عرصے سے یہ دلی تمنا تھی اور احباب کا اصرار تھا کہ لیلۃ القدر کے موضوع پر ایک چھوٹا سا رسالہ تحریر کروں تاکہ اہل اسلام اس رسالے فیض حاصل کر سکیں۔ لیکن جب فقیر نے لکھنا شروع کیا تو بجائے رسالے کے الحمدللہ ایک کتاب بن گئی۔

الحمدللہ! بندہ ناچیز نے بڑی محنت اور محبت کے ساتھ اس کتاب کو لکھنے سے پہلے مختلف کتابوں کا مطالعہ کیا اور ان کتابوں میں سے احادیث مبارکہ چند تفسیری فوائد اور کچھ واقعات قلم بند کر دیئے ہیں یہ بھی صحیح ہے کہ اس کتاب سے پہلے بھی کچھ کتابیں لکھی گئی ہیں۔ لیکن قارئین کرام آپ ہر بات بخوبی جانتے ہیں کہ ہر پھول کی خوشبو مختلف ہوتی ہے۔ گلاب کے پھول کی خوشبو کچھ اور ہوتی ہے اور موتیے کی خوشبو کچھ اور ہی ہوتی ہے۔ اسی طرح انشاءاللہ تعالیٰ اس کتاب کو پڑھنے سے بھی آپ کو مختلف خوشبوئیں آئیں گی۔ قارئین کرام فقیر نے پوری ذمے داری کے ساتھ اس کتاب کو لکھنے کی کوشش کی۔ ویسے مجھے معلوم ہے کہ میرے پلے کچھ نہیں یہ سب کچھ میرے محسن میرے مربی حضرت قبلہ فقیہ اعظم ابوالخیر محمد نوراللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ پاک کا صدقہ ہے وگرنہ میں کیا ہوں اور میری حقیقت کیا ہے۔ یہ میں ہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جانتا ہوں. لیکن میں اُمید کرتا ہوں۔ قارئین کرام سے کہ وہ اس کتاب سے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور فائدہ اٹھائیں گے خصوصاً واعظین کرام اور مقررین عظام کے لئے انشاء اللہ یہ کتاب بہت ہی سود مند ثابت ہوگی۔ الحمد للہ اکثر باتیں بحوالہ درج کر دی گئی ہیں۔

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے فقیر کے علم عمل اور تقریر و تحریر میں برکت فرمائے آمین ثم آمین ؎

رحمت دا مینہ پا خدایا تے باغ سکا کر ہریا
بوٹا آس اُمید میری دا تے کر دے میوے بھریا

طالب دُعا
محمد جعفر ضیاء القادری، محمود شہید روڈ گلی نمبر ۵ خادم کالونی
شاہدرہ لاہور۔

۱۳ رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ ۲۲ دسمبر ۱۹۹۹ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمہید

رمضان المبارک جو بہت ہی مقدس اور بابرکت مہینہ ہے۔اس میں ایک بڑی عظمت و بزرگی اور خیر و برکت والی مقدس رات ہے۔ جسے لیلۃ القدر کہتے ہیں۔اس رات کی عبادت میں رضائے خدا اور رضائے مصطفٰے ہے اس رات کے انعام و اکرام سے قرب خدا حاصل ہوتا ہے اس برکت والی رات کو اُردو میں قدر والی رات اور فارسی میں شبِ قدر اور عربی میں لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ قدر کے معنی عربی میں بزرگی، عظمت اور بڑائی اور عزت کے ہیں۔لہذا لیلۃ القدر کے معنی عزت اور قدر و منزلت والی رات کے ہوئے۔اس رات کو ہزار مہینوں سے بہتر فرمایا گیا ہے۔اسی رات میں قرآن مجید نازل ہوا۔اور اسی رات میں آسمان سے زمین پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں اس کی بڑی عظمت و شان بیان کی گئی ہے اس رات کو اگر تمام راتوں کی سردار کہا جائے تو بھی ٹھیک ہے۔

لیلۃ القدر اُمتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی ہے

علماء کرام فرماتے ہیں کہ یہ رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو ہی عطا کی گئی ہے۔کسی اور اُمت کو یہ تحفہ نہیں ملا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ وَھَبَ لِاُمَّتِیْ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ لَمْ یُعْطِھَا مَنْ کَانَ قَبْلَھُمْ.

ترجمہ: تحقیق اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر میری اُمّت کو ہی عطا کی ہے ان سے پہلے کسی اُمت کو یہ نہیں ملی۔

(الدر المنثور فی التفسیر بالماثور ص ۳۷۱ ج ۶، کنز العمال ص ۵۳۶ ج ۸)

برادران اسلام! یوں تو ہر رات اور ہر دن اللہ تعالےٰ کے ہیں مگر پھر بھی بعض راتوں اور دنوں کو خصوصیت کے ساتھ اللہ رب العالمین نے قرآن کریم میں وَذَکِّرْھُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰہِ اور لوگوں کو اللہ کے دنوں کی یاد دلاتے رہو۔ اَیّامُ اللّٰہِ (اللہ کے دنوں) کے نام سے یاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کے دن کون کون ہیں؟ یہ وہی مقدس دن اور مبارک راتیں ہیں کہ جن میں اللہ تعالیٰ کی خاص خاص آیات بیّنات کا ظہور ہوا اور اس شایان بے پایاں کے بڑے بڑے عظیم الشان نشان ظاہر ہوئے اور جن میں اہل عالم بالخصوص اللہ والے بڑی بڑی عدیم المثال نعمتوں سے سرفراز اور لازوال دولتوں سے مالا مال ہوئے۔

ان دنوں اور راتوں کو اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں وہ عظمت و سرفرازی حاصل ہوئی کہ خالق کائنات نے ان کو اپنی نسبت بخشی اور اَیّامُ اللّٰہ کا لقب دے کر ان کو خاص اپنا دن فرما دیا۔

عبادت کا موسم چونکہ ان دنوں اور راتوں میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بڑے بڑے جلوے نمودار ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی شانِ جمالی کی بڑی عجیب عجیب تجلّیاں بندوں پر جلوہ فگن ہوتی ہیں۔ اسی لئے یہ دن اور راتیں، توبہ و استغفار کا انمول وقت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عقبیٰ کی کھیتی کا بہترین موسم اور تجارت آخرت کا خاص الخاص سیزن ہیں جس طرح کھیتی کا ایک خالص موسم اور تجارت کا ایک مخصوص سیزن ہوتا ہے اور کسان و تاجر اس کی تاک میں بیٹھے رہتے ہیں اور جونہی وہ موسم و سیزن آتا ہے کسان اور تاجر پر ایسی دُھن سوار ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے ہر آرام و راحت کو تج دیتے ہیں اور ایک ایک منٹ کو اپنا قیمتی سرمایہ سمجھ کر انتہائی محنت و مشقت کے ساتھ اپنی پوری قوت کو مصروف عمل کر دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ کسان اپنے گھر کو غلوں کے ڈھیر اور تاجر اپنی تجوری کو نوٹوں کی گڈیوں سے بھر دیتا ہے۔ اسی طرح خوش نصیب مسلمان ان راتوں اور دنوں کا نہایت شوق و ذوق کے ساتھ انتظار کرتے ہیں اور ان مبارک ساعتوں میں وہ اپنے تمام مشاغل سے مُنہ موڑ کر اپنے نرم نرم بستروں اور گرم گرم لحافوں کی میٹھی نیند کو لات مار کر عبادت خانوں کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور عبادت گزاری، شب بیداری، اور گریہ وزاری کر کے زراعت عقبیٰ و تجارت آخرت کی بے حساب کمائیوں سے بازار قیامت کی پونجی پتی بن جاتے ہیں

اس زمانے کے بعض مسلمانوں کو تو ان دنوں اور راتوں کی عظمت و اہمیت کا پتہ ہی نہیں اور بعض ان کو محض ایک تہوار یا پکوان کا دن سمجھ کر صرف کھا پکا لینے ہی کو سب کچھ سمجھتے ہیں۔ درحقیقت ان کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟ اور ان کے منافع و فوائد سے کس طرح بہرہ اندوز ہوں، ہزارہا مسلمان اس سے غافل یا ناواقف ہیں اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ ان دنوں اور راتوں کے فضائل اور ان کے حقیقی اغراض و مقاصد سے مسلمانوں کو آگاہ کیا جائے تاکہ وُہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنی قیمتی زندگی کی انمول ساعتوں میں توبہ و انابت اور اپنی مالی و بدنی عبادت سے کچھ توشہ آخرت جمع کریں اور اپنے رب کریم کے غفران و رضوان کی دولت سے مالا مال ہوں۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں ایسے دن اور ایسی راتیں جو قرآن پاک کی بولی میں اَیَّامُ اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے دن ہیں اور جن کا ایک ایک لمحہ عبادت اور اطاعت کے لئے گوہر نایاب سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ ان کی ایک طویل فہرست تحریر کی ہے جو مندرجہ ذیل ہے

فضیلت والی پندرہ راتیں

۱۔ رمضان المبارک کی سترھویں رات (۲) رمضان المبارک کی اکیسویں رات (۳) رمضان پاک کی تیسویں رات (۴) رمضان المبارک کی پچیسویں رات (۵) رمضان المبارک کی ستائیسویں رات (۶) رمضان المبارک کی انتیسویں رات (۷) محرم الحرام کی پہلی رات (۸) عاشورہ کی رات (۹) رجب کی پہلی رات (۱۰) رجب کی پندرویں رات (۱۱) شب معراج (۱۲) شب برأت (۱۳) عید الفطر کی رات (۱۴) عرفہ دنویں ذی الحج کی رات (۱۵) عید الاضحیٰ کی رات۔

فضیلت والے انیس (۱۹) دن

۱۔ ۱۰ محرم عاشورہ کا دن (۲) ۲۷ رجب معراج کا دن (۳) ۱۵ شعبان المعظم (۴) ۱۷ رمضان المبارک جنگ بدر کا دن (۵) یکم شوال عید الفطر کا دن (۶) یکم ذوالحج (۷) دو ذوالحج (۸) ۳ ذوالحج (۹) ۴ ذوالحج (۱۰) ۵ ذوالحج (۱۱) ۶ ذوالحج (۱۲) ۷ ذوالحج (۱۳) ۸ ذوالحج یوم الترویہ (۱۴) ۹ ذوالحج عرفہ کا دن (۱۵) ۱۰ ذوالحج عید الاضحیٰ کا دن (۱۶) ۱۱ ذوالحج

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۷) ۱۲ ذوالحج (۱۸) ۱۳ ذوالحج ایام تشریق (۱۹) جمعہ کا دن۔

مقدس دنوں اور مبارک راتوں کی یہ نورانی فہرست ایک مسلمان کی نگاہ ایمان میں سلسلۃ الذہب (سونے کی لڑی) سے بھی کہیں بڑھ کر ہے۔ ان میں سے ہر دن اور رات کے فضائل اس قدر زیادہ ہیں کہ اگر ان کو شرح وبسط کے ساتھ تحریر کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے گی۔ مگر میں نے چونتیس راتوں اور دنوں کی فہرست میں سے صرف ایک رات لیلۃ القدر پر بعض احباب کے اصرار سے باوجود کثرت مشاغل اور قلت وقت کے قدرے تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالتا ہوں تاکہ مسلمانوں کے لئے ذریعۂ رشد و ہدایت اور مجھ گناہگار کے لئے وسیلہ مغفرت وسامانِ آخرت بنے۔ اس کا نام انوارِ لیلۃ القدر رکھتا ہوں۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ وَھُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

فقط

محمد جعفر ضیاء القادری عفی عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قدر والی رات

انوار دی ہر پاسے بارات ہے آج راتیں
رب کردا اے نیکیاں دی خیرات ہے آج راتیں
ایہہ رات قدر والی کردی اے قدر سب دی
ہر اک دے سنور جاندے حالات ہے آج راتیں
لُٹ لوا اج اللہ دی رحمت دے خزانیاں نوں
بخشش دی خدا دیندا سوغات ہے آج راتیں
رنگین گھٹاواں چوں مخمور فضاواں چوں
ملدے اوہدے جلویاں دے اثرات ہے آج راتیں
اُمت نوں سلام آکھن فلکاں توں زمیں دے تے
اوندی اے فرشتیاں دی بارات ہے آج راتیں
اس رات دے وچ پورا قرآن ہویا نازل
انوار بھرے پل دے لمحات ہے اج راتیں
محبوب دے صدقے تھیں محبوب دی اُمت تے
کردی اے کرم رب دی خود ذات ہے اج راتیں

ایہہ رات فجر تیکر مہمان ہے بس حافظؔ
ایہہ فجر تلک ملنے برکات ہے اج راتیں

از حافظ محمد حسین حافظؔ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ
الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الْھَادِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ

نَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ ○ وَمَآ اَدْرٰىكَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ ○
لَیْلَۃُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ ○ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَۃُ وَالرُّوْحُ
فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ○ سَلٰمٌ ۛ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ○

(۱) ترجمہ بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا شب قدر۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر۔ اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں۔ اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے وہ سلامتی ہے۔ صبح چمکنے تک (پ ۳۰ ع ۲۲ سورہ القدر) (کنزالایمان) (۱)

میرے نہایت ہی واجب الاحترام برادران اسلام۔ یہ سورہ القدر مدینہ و بقولے مکیہ ہے اس میں ایک رکوع پانچ آیتیں، تیس کلمے ایک سو بارہ حروف ہیں۔

برادران اسلام! اس سورۃ کا لفظی ترجمہ کے بعد اس کا شان نزول اور اس اُمت کو لیلۃ القدر ملنے کا کیا سبب ہوا۔ اور لیلۃ القدر کی چار خصوصیت کا ذکر (۱) اس رات قرآن مجید نازل ہوا (۲) اس رات میں فرشتے نازل ہوتے ہیں (۳) یہ رات ہزار مہینوں سے افضل و بہتر ہے۔ (۴) اس رات میں صبح صادق تک خیر و برکت امن و سلامتی کی بارش ہوتی رہتی ہے۔ ان خصوصیات کا ذکر اور چند تفسیری فوائد عرض کروں گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ مبارکہ میں لیلۃ القدر کی فضیلت کا ذکر فرمایا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمام دنوں میں سے جمعۃ المبارک کے دن کو اور تمام مہینوں میں سے رمضان المبارک کے مہینے کو فضیلت عطا فرمائی ہے۔ انبیاء کرام میں سے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ فضیلت دی ہے۔ اسی طرح تمام راتوں میں لیلۃ القدر کو فضیلت عطا فرمائی ہے

لیلۃ القدر کے فضائل کو جب دیکھا جائے تو کچھ فضائل تو وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بیان فرمائے ہیں اور کچھ فضائل و مناقب وہ ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے بیان فرمائے ہیں۔ آپ حضرات کے سامنے دونوں کو عَلَى التَّرْتِيْب انشاءاللہ پیش کروں گا۔ تاکہ آپ لیلۃ القدر کی عظمت و شان اور فضیلت کو آسانی سے سمجھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ بے شک ہم نے قرآن پاک کو لیلۃ القدر میں اتارا ہے۔

فائدہ۔ یعنی قرآن مجید لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا پر اسی رات میں اترا ہے یہ ہی ایک بات اس رات کی فضیلت کے لئے کافی تھی کہ قرآن پاک جیسی باعظمت اور مقدس کتاب اس میں نازل ہوئی۔ چہ جائیکہ اس میں اور بھی بہت سے برکات و فضائل شامل ہوگئے ہوں۔ آگے زیادتی شوق کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ۔ اور تم نے کیا جانا شب قدر۔ یعنی اس رات کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بڑائی اور فضیلت کا آپ کو علم بھی ہے کہ کتنی خوبیاں اور کس قدر فضائل اس میں ہیں۔ اس کے بعد چند فضائل کا ذکر فرمایا ہے۔ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ یعنی ہزار مہینہ تک عبادت کرنے کا جس قدر ثواب ہے اس سے زیادہ شب قدر میں عبادت کرنے کا ثواب ہے اور اس زیادتی کا علم بھی نہیں کہ کتنی زیادہ ہے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ - اسی رات میں فرشتے اترتے ہیں۔ علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ملائکہ نے جب ابتداء میں تجھے دیکھا تھا تو تجھ سے نفرت ظاہر کی تھی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا تھا کہ ایسی چیز کو آپ پیدا فرما رہا ہے۔ جو دنیا میں فساد کرے اور خون بہائے اور آج جبکہ توفیق الٰہی سے تو لیلۃ القدر معرفت الٰہی اور اطاعت خدا میں مشغول ہے تو فرشتے بھی اپنے اس فقرہ کی معذرت کرنے کے لئے اترتے ہیں، وَالرُّوْحُ فِیْھَا۔ اور اس میں روح القدس حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی نازل ہوتے ہیں۔ روح کے معنی میں مفسرین کے چند قول ہیں۔ جمہور کا یہی قول ہے جو پہلے ذکر کیا ہے کہ اس سے حضرت جبرئیل علیہ السلام مراد ہیں۔ علامہ فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ یہی قول زیادہ صحیح ہے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کی افضیلت کی وجہ سے ملائکہ کے ذکر کے بعد خاص طور پر ان کا ذکر فرمایا۔

بعض کا قول ہے کہ روح سے مراد ایک بہت بڑا فرشتہ ہے کہ تمام آسمان و زمین اس کے سامنے ایک لقمہ کے بقدر ہے۔ اور دوسرا یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مراد ہیں۔ جو اُمت مصطفیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صلی اللہ علیہ وسلم کے کارنامے دیکھنے کے لئے فرشتوں کے ساتھ اترتے ہیں
تیسرا قول یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے یعنی اس رات میں ملائکہ نازل ہوتے ہیں اور ان کے بعد اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہوتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کے ایک گروہ کے ساتھ اترتے ہیں اور جس شخص کو ذکر وغیرہ میں مشغول دیکھتے ہیں اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لے کر زمین کی طرف اترتے ہیں۔

مظاہر حق میں لکھا ہے کہ اسی رات میں فرشتوں کی پیدائش ہوئی اور اسی رات میں حضرت آدم علیہ السلام کا مادہ جمع ہونا شروع ہوا۔ اسی رات میں جنت میں درخت لگائے گئے اور دعا وغیرہ کا قبول ہونا تو کثرت روایات سے ثابت ہے

در منثور کی ایک روایت میں ہے کہ اسی رات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے اور اسی رات میں بنی اسرائیل کی توبہ قبول ہوئی۔

سَلٰمٌ۔ وہ رات سراپا سلام ہے یعنی تمام رات فرشتوں کی طرف سے مومنین پر سلام ہوتا رہتا ہے کہ ایک فوج آتی ہے۔ دوسری جاتی ہے۔ یا یہ مراد ہے کہ یہ رات سراپا سلامتی ہے، شر اور فساد وغیرہ سے امن ہے هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ یہ رات (ان ہی برکات کے ساتھ) طلوع فجر تک رہتی ہے یہ نہیں کہ رات کے کسی خاص حصہ میں یہ برکت ہو اور کسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں نہ ہو بلکہ صبح ہونے تک ان برکتوں کا ظہور رہتا ہے۔

تجلّی ذات کی رات

مروی ہے کہ رجب کی پہلی جمعرات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر افعال الٰہی کی تجلّی ہوئی اور شب قدر میں ذاتِ الٰہی کی تجلی ہوئی (روح البیان)

اُمت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر ملنے کا سبب

اُمت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مُبارک رات کیوں عطا ہوئی مفسرین کرام نے اس سلسلے میں بہت سے واقعات ذکر کئے ہیں۔ ان میں سے چند پیش کرتا ہوں

مَالِكٌ اَنَّهٗ سَمِعَ مَنْ يَّثِقُ بِهٖ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيَ اَعْمَارَ النَّاسِ قَبْلَهٗ اَوْمَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ ذَالِكَ فَكَاَنَّهٗ تَقَاصَرَ اَعْمَارَ اُمَّتِهٖ عَنْ اَنْ لَّا يَبْلُغُوْا مِنَ الْعَمَلِ مِثْلَ الَّذِيْ بَلَغَ غَيْرُهُمْ فِيْ طُوْلِ الْعُمُرِ فَاَعْطَاهُ اللّٰهُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔

ترجمہ (حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بہت بڑے عالم سے یہ بات سنی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اگلے لوگوں کی عمریں دکھائی گئیں جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا تو آپ نے اپنی امت کے لوگوں کی عمروں کو کم دیکھا اور یہ خیال کیا کہ میری امت کے لوگ (اتنی سی عمر میں) ان کے برابر عمل نہ کر سکیں گے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو لیلۃ القدر عطا فرمائی جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

(مؤطا امام مالک ص ۲۶۰ تفسیر مظہری پ ۳۰ ص ۴۸۱)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُمّت پر شفقت

مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھلی اُمتوں کو دیکھا کہ ان کی عمریں طویل اور آپ کی اُمت کی عمریں چھوٹی۔ اس سے آپ کو خوف ہوا کہ میری امت کے اعمال ان امتوں کے اعمال تک نہ پہنچ سکیں گے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک رات عطا فرمائی جو ان امتوں کے ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔

(فیوض الرحمان اردو ترجمہ روح البیان صـ۴۸۳ پ۳۰)

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانَ فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ رَجُلٌ يَّقُوْمُ اللَّيْلَ حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ يُجَاهِدُ الْعَدُوَّ بِالنَّهَارِ حَتّٰى يُمْسِيَ فَفَعَلَ ذَالِكَ اَلْفَ شَهْرٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ تِيَامُ تِلْكَ اللَّيْلَةِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِ ذَالِكَ الرَّجُلِ"

ترجمہ: حضرت مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک عبادت گزار آدمی تھا جو شام سے صبح تک نماز پڑھتا اور صبح سے شام تک دشمن سے جہاد کرتا تھا۔ اس کا یہ عمل ایک ہزار مہینہ تک جاری رہا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے یعنی اس ایک رات میں عبادت کرنا اس بنی اسرائیل کی ہزار مہینہ کی عبادت سے بہتر ہے

(جامع البیان فی تفسیر القرآن صـ۱۶۷ ج ۳۰۔ تفسیر مظہری پ۳۰ صـ۴۸۱)

(فضائل الاوقات للبیہقی صـ۲۰۷ سنن کبریٰ للبیہقی صـ۳۰۶ ج ۴)

عَنْ عَلِيٍّ وَعُرْوَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا اَرْبَعَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَبَدُوا اللّٰهَ ثَمَانِيْنَ لَمَا مَالَمْ يَعْصُوْهُ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طَرْفَةَ عَيْنٍ فَذَكَرَ اَيُّوْبَ وَزَكَرِيَّا وَحِزْقِيْلَ بْنَ الْعَجُوْزِ وَيُوْشَعَ بْنَ نُوْنٍ فَعَجِبَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَالِكَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ عَجِبَتْ اُمَّتُكَ مِنْ عِبَادَةِ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ ثَمَانِيْنَ سَنَةً فَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ خَيْرًا مِّنْ ذَالِكَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ هٰذَا اَفْضَلُ مِمَّا عَجِبْتَ اَنْتَ وَاُمَّتُكَ خَسَّرَ بِذَالِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ

ترجمہ: حضرت علی اور حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے چار حضرات، حضرت ایوب حضرت زکریا، حضرت حزقیل اور حضرت یوشع بن نون علیہم السلام کا ذکر فرمایا کہ ان حضرات نے اسی اسی سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور پلک جھپکنے کے برابر بھی اس کی نافرمانی نہیں کی، اس پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تعجب ہوا۔ فوراً ہی جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور عرض کیا کہ آپ کی امت کو ان حضرات کے اسی اسی سال عبادت کرنے پر تعجب ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر چیز بھیجی ہے چنانچہ آپ نے سورۃ القدر پڑھ کر سنائی اور عرض کیا کہ اس سے بہتر ہے جس پر آپ اور آپ کی امت کو تعجب ہو رہا ہے یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خوش ہو گئے۔

(الدر المنثور ص ۳۷۱ ج ۶ غنیۃ الطالبین ص ۳۶۰)
(روح المعانی ص ۱۹۲ تا ص ۱۹۳ ج ۳۰)

پہلی امتوں میں عابد کسے کہا جاتا تھا

مفسرین کرام لکھتے ہیں کہ پہلی امتوں میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عابد اُسے قرار دیا جاتا تھا جو ہزار ماہ تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اس امت کو یہ فضیلت حاصل ہوئی کہ وہ ایک رات کی عبادت سے اس سے بہتر مقام حاصل کر لیتی ہے۔

قِیْلَ اَنَّ الْعَابِدَ کَانَ فِیْمَا مَضٰی یُسَمّٰی عَابِدًا حَتّٰی یَعْبُدَ اللّٰہَ اَلْفَ شَھْرٍ وَجَعَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِبَادَۃَ لَیْلَۃٍ خَیْرٍ مِنْ اَلْفِ شَھْرٍ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَھَا۔"

سابقہ امتوں کا عابد وہ شخص ہوتا تھا جو ایک ہزار ماہ تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا۔ لیکن اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے افراد کو یہ شب قدر عطا کر دی جس کی عبادت اُس ہزار ماہ سے بہتر قرار دی گئی ہے۔" (فتح القدیر للشوکانی صـ۴۷۲ ج ۵)

گویا یہ عظیم نعمت بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے صدقے میں اُمت کو نصیب ہوئی۔

حضرات گرامی! لیلۃ القدر کس قدر اہم رات ہے کہ اس کی شان مُبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے پوری سورت نازل فرمائی ہے۔ اس سورۂ مُبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اس مُبارک رات کی کئی خصوصیات ارشاد فرمائی ہیں مفسرین کرام۔ اسی سورہ قدر کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ رات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو لوح محفوظ سے پہلے آسمان پر نازل فرمایا اور پھر تقریباً تیئس ۲۳ سال کی مدت میں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر اسے بتدریج نازل کیا۔ اس رات کی عبادت کو ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل قرار دیا گیا ہے۔ ایک ہزار مہینوں کے تراسی سال

98354

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چار ماہ ہوتے ہیں۔ یعنی جس نے زندگی میں صرف ایک بار بھی اگر لیلۃ القدر کی سعادت حاصل کی تو گویا اس نے تراسی سال چار ماہ سے بھی زیادہ عرصہ کی عبادت کی اور اس "زیادہ" کا علم اللہ تعالیٰ جانے یا اس کے بتلائے سے اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جانیں کہ کتنا ہے۔ اس رات حضرت جبرئیل علیہ السلام اور فرشتے نازل ہوتے ہیں اور پھر عبادت کرنے والوں سے مصافحہ کرتے ہیں۔ اس مبارک رات کا ہر ایک لمحہ سلامتی ہی سلامتی ہے اور یہ سلامتی صبح صادق تک برقرار رہتی ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جب ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم نے سابقہ انبیاء (علیہم السلام) کی امتوں کی طویل عمروں اور اپنی امت کی قلیل عمروں کو ملاحظہ فرمایا تو غمخوار امت تاجدار ختم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل شفقت سے بھر آیا۔ آپ رنجیدہ ہو گئے کہ میری امت کے لوگ اگر خوب خوب نیک کام کریں۔ جب بھی ان کی برابری نہیں کر سکیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش پر آئی اور اس نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر عطا فرمائی۔ (تفسیر عزیزی وغیرہ)

شان نزول سورۃ قدر کا شان نزول بیان کرتے ہوئے بعض مفسرین کرام (علیہم الرحمۃ) نے ایک نہایت ہی ایمان افروز حدیث پاک بیان کی ہے اس کا خلاصہ بیان کیا جاتا ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کے سامنے بنی اسرائیل کے ایک ولی حضرت شمعون رحمہ اللہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت شمعون علیہ الرحمۃ نے ہزار ماہ اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طرح عبادت کی کہ رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کفار کے ساتھ جہاد بھی کرتے اور کبھی بھی اس کے گھوڑے کا نمدہ (پسینہ سے) خشک نہ ہوا، اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگی ہتھیار پہنے رکھتے۔ وہ اس قدر طاقت ور تھے کہ لوہے کی وزنی اور مضبوط زنجیروں کو اپنے ہاتھوں سے توڑ ڈالتے تھے۔ اس بل بوتے پر اس نے دشمنوں کو مغلوب کیا تا آنکہ ان کے دل بہت تنگ ہوئے کفار ناہنجار نے جب دیکھا کہ حضرت شمعون علیہ الرحمہ پر کوئی بھی حربہ کارگر نہیں ہوتا تو بہم مشورہ کرنے کے بعد انہوں نے اس کی عورت کی طرف ایک قاصد بھیجا اور وہ اس بات کے ضامن ہوئے کہ وہ عورت کو سونے کا بھرا ہوا تھال پیش کریں گے۔ اگر وہ اپنے شوہر کو قید کرلے پھر وہ اس مرد مجاہد کو اپنے تیار کردہ مکان میں قید کر دیں اور سب لوگ راحت و سکون پائیں۔ چنانچہ جب وہ سو گیا تو عورت نے اسے کھجور کے چھال سے بٹے ہوئے نہایت مضبوط رسوں سے خوب اچھی طرح باندھ دیا۔ جب وہ بیدار ہوا اور اپنے آپ کو رسیوں سے بندھا ہوا پایا تو فوراً اپنے اعضاء کو حرکت دی اور رسوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور آپ آزاد ہو گئے اور عورت سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا عورت بولی کہ میں تمہاری قوت کا اندازہ لگانا چاہتی تھی کہ آپ ان رسوں سے کس طرح اپنے آپ کو آزاد کراتے ہیں۔ یہ بات بھی رفع دفع ہو گئی۔ جب کافروں کو اس کی خبر ملی تو انہوں نے عورت کی طرف ایک موٹی زنجیر بھیجی اور بے وفا بیوی اس بات کی تاک میں رہی کہ آپ پر پھر نیند طاری ہو اور میں اس کو باندھ دوں آخر کار پھر موقع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مل گیا اس پر نیند کا غلبہ ہوا تو اس ظالم نے نہایت ہی چالاکی کے ساتھ آپ کو لوہے کی زنجیر اچھی طرح باندھ دیا۔ جوں ہی آپ کی آنکھ کھلی آپ نے ایک ہی جھٹکے میں زنجیر کی ایک ایک کڑی الگ کر کے رکھ دی اور بآسانی آزاد ہو گئے۔ بیوی یہ منظر دیکھ کر سٹپٹا گئی۔ مگر پھر مکاری سے کام لیتے ہوئے وہی بات دوہرا دی کہ میں تو آپ کو آزما رہی تھی تب ابلیس کافروں کے پاس آیا اور انہیں یہ بات سمجھائی کہ وہ عورت سے کہیں کہ وہ مرد ہی سے پوچھے کہ کونسی چیز ایسی ہے جس کے توڑنے کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔ چنانچہ انہوں نے عورت کی طرف آدمی بھیجا اور اسے کہلا بھیجا۔ چنانچہ عورت نے اس سے سوال کیا تو اس مرد مجاہد نے اپنی بیوی کے آگے اپنا راز افشاء کر دیا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم ہے۔ اس نے مجھے اپنی ولایت کا شرف عنایت فرمایا ہے۔ مجھے دنیا کی کوئی چیز اثر نہیں کر سکتی۔ مگر ہاں "میرے سر کے بال (گیسو) اس کے اٹھارہ طویل گیسو تھے چالاک عورت ساری بات سمجھ گئی۔

افسوس! اسے دنیا کی محبت نے اندھا کر دیا تھا۔ آخر ایک بار موقعہ پا کر جب وہ سو گیا تو عورت نے آپ کو آپ ہی کے ان چار گیسوؤں سے اس کے پاؤں اور چار سے اس کے ہاتھ باندھ دیئے جن کی درازی زمین تک تھی۔ آپ نے آنکھ کھلنے پر بڑا زور لگایا۔ مگر ساری محنت رائیگاں گئی۔ دنیا کی دولت کے نشے میں بدمست بیوی نے اپنے نیک اور پارسا خاوند کو دشمنوں کے حوالے کرنے پر تیار ہو گئی اور پھر جب کافر آ گئے اور انہوں نے اسے پکڑ لیا اور اسے اپنی قربان گاہ کی طرف لے گئے وہ چار سو ہاتھ بلند تھی۔ مگر اتنی بلندی اور فراخی کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باوجود اس میں صرف ایک ستون تھا۔ کافروں نے اس کے کان اور ہونٹ کاٹ دیئے اور وہ تمام وہیں جمع تھے۔ تب اس مرد مجاہد نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اسے ان بندھنوں کو توڑنے کی قوت بخشے اور کافروں پر یہ ستون مع چھت کے گرادے اور اسے ان کے چنگل سے نجات دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے قوت بخشی وہ ہلا تو اس کے تمام بندھن ٹوٹ گئے۔ تب اس نے ستون کو ہلایا۔ جس کی وجہ سے چھت کافروں پر آگری۔

اپنے ولی کامل پر جو ظلم ہوا تھا اس پر اللہ تعالیٰ کی غیرت کو جوش آیا۔ قہر قہار و غضب جبار نے ظالم کافروں کو زمین کے اندر دھنسا دیا اور ان سب کافروں کو ہلاک کر دیا اور دنیا کے لالچ میں آکر بے وفائی کرنے والی بدنصیب بیوی پر قہر خداوندی کی بجلی گری اور وہ بھی وہیں خاکستر ہو گئی اور حضرت شمعون کو نجات بخشی۔

(مکاشفۃ القلوب ص ۶۴۷ ص ۶۴۸)

حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جب حضرت شمعونؒ کی عبادت اور جہاد و تکالیف و مصائب کا تذکرہ سنا تو انہیں حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ پر بڑا رشک آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اعمال کی کیا حیثیت ہے۔ ہماری تو اتنی عمریں ہی نہیں ہوتی ہمیں تو بہت تھوڑی عمریں ملی ہیں۔ اس میں بھی کچھ حصہ نیند میں گزرتا ہے پھر ہم دن کو کاروبار بھی کرتے ہیں اور رات کو آرام بھی کرتے ہیں۔ کھانے پکانے میں اور طلب معاش میں اور دیگر امور دنیوی میں بھی تو وقت صرف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوتا ہے لہذا ہم تو حضرت شمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ کی طرح عبادت کر ہی نہیں سکتے تو کل قیامت کے دن جب اجر و ثواب ملے گا تو پہلی امتوں کے عابد و زاہد ہم سے سبقت لے جائیں گے ہم سے آگے بڑھ جائیں گے۔

اُمت کے غمخوار آقا صلی اللہ علیہ وسلم یہ سُن کر غمگین ہو گئے اور یہ خیال پیدا ہوا کہ پہلے لوگوں کی عمریں زیادہ ہوتی تھیں۔ ان کو عبادت کے لئے وقت زیادہ مل جاتا تھا۔ میری امت کی عمریں پہلے لوگوں کی عمروں کے مقابلے میں کم ہیں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل قیامت کے دن میری اُمت پیچھے رہ جائے تو اسی وقت حضرت سیدنا جبرئیل امین علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے سورۃ قدر پیش کی اور تسلی دے دی گئی کہ اے میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ تسلی فرمائیں اور اپنے غلاموں کو بھی تسلی دیجئے ہم آپ کی امت کو ایک ایسی مُبارک رات عطا فرما دیتے ہیں جو ہزار مہینے سے افضل ہے۔ آپ کا غلام آپ کا امتی ایمان اور اخلاص کے ساتھ اسی ایک رات میں عبادت کر لے تو اس کی ایک رات کی عبادت کی ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے۔ کیونکہ لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ہم لوگوں کو یہ لیلۃ القدر عطا فرمائی۔ اگر ہم اس رات میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں تو حضرت شمعون رحمۃ اللہ علیہ کے ہزار ماہ کی عبادت سے بھی بڑھ جائیں گے۔

(فیوض الرحمٰن اردو ترجمہ تفسیر روح البیان ص ۴۸۳ پارہ تیسواں)

برادران اسلام! جو خوش نصیب اپنی عمر میں تیس چالیس پچاس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ساٹھ لیلۃ القدر پا لیتے ہیں اور ہر سال اس رات میں جاگتے ہیں اور خلوص کے ساتھ عبادت کرتے ہیں۔ ان کی عبادت اتنی عبادت ہو جاتی ہے اور ان کے اجر و ثواب کا کیا حساب ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی مبارک راتیں بار بار نصیب فرمائے۔

معلوم ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی وہ مزدور ہیں کہ کام کریں تھوڑا اور اجرت پاویں زیادہ۔ پہلی امتوں کے عابد و زاہد ایک ہزار مہینہ مسلسل عبادت کریں تو وہ اجر و ثواب اور وہ درجہ و مرتبہ نہ پا سکیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ایک رات میں پا سکتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے

اے میرے مولا میں تیرے ناز برداروں میں ہوں
تجھ سے اکدن پھول لوں گا اس لئے خاروں میں ہوں
عرض کی میں نے کہ مولا میں گنہ گاروں میں ہوں
بول اُٹھی رحمت نہ گھبرا میں مدد گاروں میں ہوں
عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا
پر تو نے دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تدبیر
لیکن تیری رحمت نے گوارا نہ کیا

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں
ہم گنہگاروں پہ تری مہربانی چاہیئے
سب گناہ دھل جائیں گے رحمت کا پانی چاہیئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک ہزار بیٹے اور بادشاہ کا جہاد کرتے ہوئے شہید ہونا

علامہ قرطبی
کعب احبار

کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے زمانے میں ایک صالح بادشاہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے نبی کو وحی فرمائی کہ اس بادشاہ سے کہیں کہ کوئی تمنا کرے۔ اس بادشاہ نے کہا کہ میری تمنا یہ ہے میں اپنے مال اولاد اور جان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کروں۔ اللہ نے اس بادشاہ کو ایک ہزار بیٹے دیئے۔ اس نے اپنے مال اور اولاد کے ساتھ ایک لشکر تیار کیا وہ اپنے مال اور اولاد کو لے کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں چل پڑا وہ ہر ماہ جہاد کرتا اور اس کا ایک لڑکا شہید ہو جاتا۔ جب ایک لڑکا شہید ہو جاتا تو وہ دوسرے لڑکے کو میدان میں لے آتا۔ اسی طرح ہر ماہ اس کا ایک لڑکا شہید ہوتا رہا اور اپنے بیٹوں کو اپنے ہاتھ سے جہاد کے لئے تیار کرتا اور وہ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جاتے۔ اور وہ اس کے باوجود دن بھر روزہ رکھتا اور رات کو قیام کرتا حتیٰ کہ ہزار ماہ اس کے ہزار لڑکے شہید ہو گئے حتیٰ کہ ایک ہزار مہینے میں یہ سب کے سب شہید ہو گئے اس کے بعد بادشاہ خود بھی آگے بڑھا اور کفار سے جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گیا تو لوگوں نے یہ سن کر خیال کیا کہ اس بادشاہ کی طرح کوئی بھی عبادت نہیں کر سکتا اور اس کا ہم مرتبہ کوئی نہ ہو گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورہ مبارکہ نازل فرمائی اور ارشاد ہوا کہ میں نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ایک ایسی مبارک رات عطا فرمائی ہے کہ اس بادشاہ جیسی ہزار مہینوں کی صیام و قیام اور جہاد کی عبادتوں سے افضل ہے۔ اور اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

23

میں عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔

(علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد قرطبی متوفی ۶۸۵ھ الجامع لاحکام القرآن صـ ۱۳۲ ج ۲۰ مطبوعہ انتشارات ناصر خسرو۔ ایران ۱۳۸۷ھ)

(ماہنامہ ترجمان اہلسنت شمارہ ۴ ستمبر ۱۹۷۷ء)

حضرات گرامی! نزول جو بھی کچھ ہوا ہو۔ لیکن اُمت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے یہ رات بھی اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے اور اس میں عمل بھی اس کی توفیق سے میسّر ہوتا ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی نماز

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایک مرتبہ ایسی نماز پڑھی کہ ہر رکن میں ستر ہزار سال صرف کئے۔ ستر ہزار سال قیام میں، ستر ہزار برس رکوع میں۔ ستر ہزار سال سجدے میں لگائے اس طرح نماز پڑھی کہ ہر رکن میں ستر ہزار سال صرف کئے۔ پھر عرض کی یا اللہ اس طرح کی عبادت تیری مخلوق میں سے کسی اور نے بھی کی ہے۔ جیسی کہ میں نے عبادت کی ہے۔ کہ ہر رکن میں ستر ستر ہزار سال لگاتے ہیں۔ تو میں نے تیری ایسی عبادت کی ہے۔ اس عبادت کے متعلق فرمایا کہ یہ عبادت تیرے نزدیک کتنی پیاری ہے اور اس عبادت کا تیری بارگاہ میں کتنا درجہ اور مرتبہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ جبریل تو نے بڑی شاندار نماز پڑھی ہے ایسی نماز آج تک کسی نے نہیں پڑھی۔ لیکن سُن میرا ایک محبوب ہے جس کی خاطر میں نے کل کائنات کو پیدا کیا ہے۔ میرے اس محبوب کے اُمتی غلام دو رکعتیں پڑھیں گے اور دو تین منٹ صرف کریں گے۔ تیری اس نماز سے ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی دو رکعتیں میرے نزدیک زیادہ پیاری ہیں۔

(خطاب علامہ اوکاڑوی علیہ رحمۃ از مدینہ منورہ)

یہ سب صدقہ ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی وہ مزدور ہیں کہ کام کریں تھوڑا اور اجرت پائیں زیادہ یہ امت اور غلام اللہ تعالیٰ کو اس لئے پیارے ہیں کہ یہ اللہ تعالےٰ کے غلام ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی محبوب اُمت ہے۔

حضرات محترم! اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کو کلمہ اِنّا سے شروع فرمایا اِنّا کلمہ تحقیق ہے شکوک وشبہات دور کرنے کے لئے آتا ہے۔ جہاں کوئی اہم بات آئے اور عظمت والی بات آئے تو اللہ تعالیٰ اس بات کو لفظ اِنّا سے شروع فرماتا ہے اس سورہ کا آغاز بھی لفظ اِنّا سے فرمایا ہے۔

جب قرآن کریم نازل کرنا تھا بات بڑی اہم تھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ بات چونکہ بڑی اہم تھی اور سامعین کو بھی اپنی طرف متوجہ کرنا تھا کہ غور سے سنو تو جہاں بات قیمتی ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔

۲۔ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۙ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ ۝ فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ ۙ۝ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۝

ترجمہ: قسم اس روشن کتاب کی بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا۔ بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام ہمارے پاس کے حکم سے بیشک ہم بھیجنے والے ہیں

(پ۲۵ ع ۱۳ سورۃ الدخان)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس جگہ بھی لفظ اِنّا آیا ہے۔

۳ تیسرے مقام پر جہاں کوثر کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝

ترجمہ: اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں

(پ ۳۰ ع ۳۳ سورۃ الکوثر)

یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے اِنّا فرمایا۔ یا اللہ کوثر کس کو عطا کیا ہے اور قرآن پاک کس کو عنایت کیا ہے۔ فرمایا شاہد کو، مبشر کو، نذیر کو سراجاً منیراً کو

۴۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ط وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ۝

ترجمہ: بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح شام اللہ کی پاکی بولو۔ (پ ۲۶ ع ۹ سورہ الفتح)

اس جگہ بھی اِنّا آیا ہے۔

۵۔ پانچویں مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۝ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝

ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

(پ ۲۲ ع ۳ سورۃ الاحزاب)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہاں پر بھی اِنّا فرمایا ہے
یا اللہ یہ قرآن مجید تو نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا ہے پھر کیا کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۶۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ط

ترجمہ: بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ پ ۱۴ ع ۱ سورہ الحجر

ایک اور واقعہ اہم پیش آیا۔ مکہ مکرمہ فتح ہو گیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

ترجمہ: بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرما دی تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دے اور تمہیں سیدھی راہ دکھا دے۔

(پ ۲۶ ع ۹ سورۃ الفتح)

اللہ تعالیٰ: بار بار اِنَّا اِنَّا فرما رہا ہے۔

- کون اِنّا زمین و آسمان کے خالق و مالک۔ اِنّا
- کون اِنّا سورج اور چاند کو پیدا کرنے والا۔ اِنّا
- کون اِنّا ندی، نالے، دریا، سمندر موجزن کرنے والا۔ اِنّا
- کون اِنّا یہ باغات اور باغیچے سرسبز اور شاداب بنانے والا، اِنّا
- کون اِنّا اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کرنے والا۔ اِنّا
- کون اِنّا اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نوح علیہ السلام کی کشتی کو جودی پہاڑ پر پہنچانے والا۔ اِنَّا

○ کون اِنَّا اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے طفیل حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو آگ سے بچانے والا۔ اِنَّا

○ کون اِنَّا تیز چھری سے اپنے خلیل کو محفوظ رکھنے والا۔ اِنَّا

○ کون اِنَّا کنوئیں میں سے حضرت یوسف علیہ السلام کو نکال کر تخت و تاج کا مالک بنانے والا۔ اِنَّا۔

○ کون اِنَّا حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کو سولی سے بچا کر چوتھے آسمان پر لے جانے والا۔ اِنَّا

○ کون اِنَّا حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لال کو دریتیم پیدا کر کے ساتوں آسمانوں اور عرش معلّٰی سے بھی آگے لامکان کی سیر کرانے والا۔ اِنَّا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ بے شک ہم نے اس کو قدر والی رات میں اتارا۔

اِنَّا کی حکمت اِنَّا تعظیم کے لئے ہے رفعت اور عظمت شان کا مظہر ہے۔ اسی رات کی عظمتوں کو جس میں نازل ہوا روشن کر رہا ہے۔

یہاں فاعل کون ہے وہ جو کائنات بھر کی عظمتوں کا حامل ہے وہ اپنا ذکر اِنَّا سے کر رہا ہے تنبیہ کی جا رہی ہے۔ آگاہ کیا جا رہا ہے۔ فرمایا جا رہا ہے۔ اُس کو نازل کرنے والے ہم ہیں۔ اور اپنا ذکر اِنِّیْ سے نہیں۔ اِنَّا سے فرمایا تاکہ واضح ہو جائے وہ شے کس قدر عظیم ہے جس کا ذکر خالق کائنات جو ہر ایک چیز سے بے نیاز ہے بڑے اہتمام سے کلمہ اِنَّا سے فرما رہا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنَّا کا کلمتوں سے بھرپور کلمہ پیغام دے رہا ہے. عظمتیں چاہتے ہو تو اس نازل ہونے والے صحیفہ اعظم کے مہکتے ہوئے پھولوں سے اپنے خالی دامن کو بھر لو۔

فوز و فلاح اور کامیابی چاہتے ہو تو اس نازل ہونے والے صحیفہ انقلاب سے سیرت کے ہر پہلو کو روشن کر لو. اس مقدس صحیفہ رشد و ہدایت کے زیر سایہ پناہ لے لو. تمام کائنات کی کامیابیاں. کامرانیاں، عظمتیں اور رفعتیں تمہارے قدم چوم لیں گی۔

حکمت ثانی اِنَّا۔ فاعل معنوی ہے۔ فاعل تو فعل کے بعد آتا ہے لیکن یہاں پہلے ہے۔ اس میں بھی ایک حکمت ہے اس تقدیم سے حصر پیدا ہو رہا ہے. اللہ تعالیٰ انزال کا اپنی ذات پر حصر کر رہا ہے۔

کیوں کر رہا ہے۔؟

عالم تصورات میں سوچو۔ آسمان نبوت پر چمکنے والے یہ بدر کامل اور سراج منیر، عرب کے گنواروں کو۔ گم کردہ راہوں کو. رب العالمین کا کلام سنا رہا ہے اور دوسری طرف سے یہ آوازیں آتی ہیں کہ یہ کسی جادوگر کا کلام ہے کسی ساحر کا سحر ہے یہ کسی شاعر کی شاعری ہے یہ کسی جنون زدہ کی پکار ہے اللہ رب العالمین نے فرمایا۔ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝ اس پاک کلام کو نازل کرنے والے ہم ہیں۔ یہ کسی فرشتے کا کلام نہیں ہے. نہ کسی انسان کا۔ اس کو اتارنے والے ہم ہیں. یہ ہمارا کلام ہے. اس میں کسی غیر کا دخل نہیں ہے، انزال کی نسبت ایک بار اِنَّا کی طرف ہے اور پھر دوسری نَا کی طرف ہے اور پھر آغاز اِنَّ سے ہے. جو کلمہ تحقیق و تاکید ہے۔ گویا فرمایا جا رہا ہے کہ اس کو نازل کرنے والے ہم ہیں. ہم ہیں. بے شک ہم ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہٗ ضمیر کی حکمت

حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اَجْمَعَ الْمُفَسِّرُوْنَ عَلٰی اَنَّ الْمُرَادَ اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ الْقُرْاٰنَ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ۔ تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ ہٗ سے مراد قرآن مجید فرقان حمید ہے نام کا صراحتہً ذکر کیوں نہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جس کی برکتوں کو ظاہر کرنا چاہتا ہے اسے خوب ظاہر فرماتا ہے تصریح کی ضرورت تب ہوتی ہے جب خفا ہو۔ پوشیدگی ہو اس میں تو کوئی پردہ نہیں۔ اپنی عظمتوں کی وجہ سے یہ تو ہر ذہن میں موجود ہے جیسے ہی اشارہ ہوگا۔ اس کی عظمتوں کے رنگ چمک جائیں گے۔

حضرات محترم۔ فرمایا جارہا ہے۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ۔ بیشک ہم نے نازل کیا۔ اس کو لیلۃ القدر میں۔ باتیں دو ہیں اور دونوں ہی صحیح ہیں یا تو یہ مقصود ہے کہ ارے۔ یہ مقدس کتاب کتنی اعلیٰ ہے کتنی قدر والی ہے۔ کیونکہ اس کا نزول ایک عظیم اور مبارک رات میں ہو رہا ہے مظروف ذی قدر ہو تو ظرف بھی ذی قدر ہوگا۔ گویا لیلۃ القدر کی عظمتوں کی نسبت سے قرآن کریم کی عظمت بیان کی جارہی ہے۔ یا پھر یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ یہ رات کس قدر عظمتوں والی ہے کہ اس کی عظمتوں کا اندازہ اس امر سے لگالو۔ کہ یہ کلام الٰہی جو فصاحت و بلاغت کا شاہکار ہے جس کے سامنے عرب کے بڑے بڑے فصحاء و بلغا عاجز ہو گئے جس کے آگے بڑے بڑے خطباء و اُدباء گنگ ہو گئے جس کا ایک ایک لفظ حق و صداقت کا علمبردار ہے جو بیماروں کے لئے شفا ہے۔ جو گمراہوں کے لئے ہدایت ہے منبع فصاحت ہے۔ سرچشمہ بلاغت ہے وہ اس رات میں نازل ہوا۔ گویا کہ قرآن پاک کی عظمت کی نسبت سے اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رات کی عظمت کو واضح کیا جارہا ہے۔

فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ

میں نے اس کو قدر والی رات میں اتارا ہے تو معلوم ہوا کہ رات قدر والی ہوئی کیوں یا اللہ راتیں تو بہت ہیں۔ یہ رات کیوں عظمت و شان والی بن گئی۔ فرمایا اے شمع رسالت کے پروانوں۔ یہ قرآن پاک کے نزول کی رات ہے۔ اس کو قدر والی بنا دیا گیا ہے۔ قرآن پاک کی نسبت کی وجہ سے بنا دیا گیا ہے۔ اس کی نسبت قرآن پاک کی طرف ہے۔

قرآن کریم قدر والا جسے جبرئیل لے کر آیا وہ فرشتوں میں قدر والا، جس رات میں لے کر آیا وہ رات راتوں میں قدر والی جس پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہ لے کر آیا وہ سارے نبیوں میں قدر والا جن شہروں میں لے کر آیا وہ شہر تمام شہروں سے قدر والے۔

تمام راتوں کی سردار

پیران پیر، پیر دستگیر حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

قِیْلَ اِنَّ سَیِّدَ الْبَشَرِ اٰدَمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ، وَسَیِّدُ الْعَرَبِ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَسَیِّدُ الْفُرْسِ سَلْمَانُ، وَسَیِّدُ الرُّوْمِ صُہَیْبٌ، وَسَیِّدُ الْحَبْشِ بِلَالٌ، وَسَیِّدُ الْقُرٰی مَکَّۃُ، وَسَیِّدُ الْاَوْدِیَۃِ وَادِیْ بَیْتُ الْمُقَدَّسِ، وَسَیِّدُ الْاَیَّامِ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ، وَسَیِّدُ اللَّیَالِیْ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ، وَسَیِّدُ الْکُتُبِ الْقُرْاٰنُ، وَسَیِّدُ الْقُرْاٰنِ الْبَقَرَۃُ وَسَیِّدُ الْبَقَرَۃِ اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ، وَسَیِّدُ الْاَحْجَارِ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ وَسَیِّدُ الْاَبَارِ زَمْزَمُ وَسَیِّدُ الْعِصِیِّ عَصَا مُوْسٰی، وَسَیِّدُ الْحِیْتَانِ الْحُوْتُ الَّذِیْ کَانَ یُوْنُسُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ بَطْنِہٖ وَسَیِّدُ النُّوْقِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نَاقَۃُ الصَّالِحِ وَسَیِّدُ الْاَفْرَاسِ الْبُرَاقُ، وَسَیِّدُ الْخَوَاتِمِ خَاتَمُ سَیِّدُنَا سُلَیْمَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَسَیِّدُ الشُّھُوْرِ شَھْرُ رَمَضَانَ ط"

ترجمہ:۔ کہا گیا ہے کہ انسانوں کے سردار حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ عربوں کے سردار حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اہل فارس کے سردار حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہیں، رومیوں کے سردار صہیب رومی ہیں، حبشیوں کے سردار حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ، تمام شہروں کا سردار مکہ مکرمہ ہے تمام وادیوں کی سردار وادی بیت المقدس ہے تمام دنوں کا سردار جمعہ ہے تمام راتوں کی سردار لیلۃ القدر ہے۔ تمام کتابوں کی سردار قرآن پاک ہے۔ قرآن پاک کی تمام سورتوں کی سردار سورہ بقرہ ہے۔ سورۃ بقرہ کی تمام آیتوں کی سردار آیت الکرسی ہے۔ تمام پتھروں کا سردار حجر اسود ہے۔ تمام کنوؤں کا سردار زمزم کا کنواں ہے۔ تمام لاٹھیوں کی سردار حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی ہے۔ تمام مچھلیوں کی سردار وہ مچھلی ہے جس کے پیٹ میں حضرت یونس علیہ السلام رہے۔ تمام اونٹنیوں کی سردار حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی ہے اور تمام سواریوں کی سردار براق ہے تمام انگشتریوں کی سردار حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری ہے تمام مہینوں کا سردار رمضان المبارک ہے۔ ایسے ہی تمام راتوں کی سردار لیلۃ القدر ہے

الغنیۃ الطالبین طریق الحق ص۱ ج ۲ حاشیۃ الجمل علی الجلالین ص۲۰۸ ج ۱۔ فضیلت کی راتیں ص۸۱ تا ص۸۳)

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ "لیلۃ القدر" تمام راتوں کی سردار ہے اور کیوں نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اس کا تذکرہ فرمایا ہے جو تمام کلاموں کا سردار ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات۔ اللہ تعالیٰ مکانوں اور زمانوں کا خالق ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے مکانوں کا قبلہ "بیت اللہ" کو بنایا۔ اسی طرح زمانوں کا قبلہ "لیلۃ القدر" کو بنایا۔ جس طرح بیت اللہ محترم ہے ایسے ہی لیلۃ القدر محترم ہے۔

حضرات محترم۔ لیلۃ القدر کی فضیلت کا اس سے اندازہ لگاؤ کہ قرآن پاک میں پوری ایک سورۃ اس کے بارے میں نازل ہوئی ہے جسے سورہ القدر کہتے ہیں۔

یہ سورۃ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ اس کی پانچ آیات اور تیس کلمات اور ایک سو اکیس حروف ہیں۔ اس سورۃ میں لیلۃ القدر کی چار خصوصیات ذکر کی گئی ہیں ۱۔ اس رات میں قرآن مجید نازل ہوا ۲) اس رات میں فرشتے نازل ہوتے ہیں (۳) یہ رات ہزار مہینوں سے افضل و بہتر ہے (۴) اس رات میں غروب آفتاب سے صبح صادق تک خیر و برکت امن و سلامتی اور انوار کی بارش ہوتی رہتی ہے۔

اس رات میں نزول قرآن سے جو اسے اہمیت حاصل ہوئی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے اگر اس کی اور کچھ خصوصیات نہ بھی ہوتی تو اس کی فضیلت کے لئے یہی ایک خصوصیت کافی ہے۔

حضرات محترم، تمام رسولوں میں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہیں۔

تمام فرشتوں میں حضرت جبریل علیہ السلام افضل ہیں۔ تمام صحابہ کرام سے حضرت صدیق اکبر افضل ہیں۔

تمام مسجدوں میں مسجد حرام افضل ہے اور تمام کعبوں سے کعبۃ اللہ افضل ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمام دنوں میں سے جمعۃ المبارک افضل ہے تمام پتھروں سے حجر اسود افضل ہے۔ تمام کتابوں سے قرآن پاک افضل ہے۔ تمام عصاؤں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا افضل ہے۔ تمام سواریوں میں سے براق افضل ہے۔ تمام مچھلیوں سے حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی افضل ہے تمام اونٹنیوں سے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی افضل ہے۔ تمام انگوٹھیوں میں سے حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی افضل ہے۔ سارے چشموں سے زمزم کا چشمہ افضل ہے جیسے تمام پہاڑوں سے کوہ طور افضل ہے۔ جیسے تمام شہروں میں مکہ افضل۔ جیسے تمام دریاؤں میں سے دریائے فرات افضل ہے۔ ایسے ہی تمام مہینوں میں سے رمضان المبارک افضل ہے اسی طرح سال کی تمام راتوں میں لیلۃ القدر افضل ہے۔

جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کے سردار حضرت آدم علیہ السلام تمام آدمیوں کے سردار، حضرت سلمان فارسی تمام فارس کے سردار، حضرت بلال تمام حبشیوں کے سردار، حضرت صہیب تمام رومیوں کے سردار، قرآن پاک تمام کتابوں کی سردار، ایسے ہی رمضان المبارک تمام مہینوں کا سردار اور لیلۃ القدر تمام راتوں کی سردار ہے کیوں نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں تذکرہ فرمایا ہے جو تمام کلاموں کا سردار ہے۔

حضرات! قرآن پاک کی نسبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس رات کو قدر والا اور ساری راتوں کا سردار بنا دیا۔

یا اللہ یہ کتنی قدر والی رات ہے۔ فرمایا۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلْفِ شَهْرٍ ۝ یہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔
جو تم میں سے اس رات کو پالے گا۔ جو رمضان المبارک میں آتی ہے جو رمضان پاک کے آخری عشرہ میں آتی ہے اور جو آتی ہے تو طاق راتوں میں آتی ہے۔ جو اس کو زندگی میں ایک بار ہی پالے گا۔ چاہے اعتکاف والا ہو۔ یا دوسرا۔
اللہ تعالیٰ فرمایا ہے۔ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ میں اس کو تراسی ۸۳ سال اور چار مہینے کی عبادت سے بھی زیادہ ثواب عطا فرمادوں گا۔ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ اللہ تعالیٰ نے اس رات کو خیر فرمایا۔
حضرات گرامی! اللہ تعالیٰ بھی خیر ہے۔ خیر کا معنیٰ بہتر جنگا اور سوہنا۔ اللہ تعالیٰ بھی خیر ہے۔ نبی پاک بھی خیر ہے۔ کتاب بھی خیر ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی خیر ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری اُمت بھی ہے۔ قرآن پاک پڑھنے پڑھانے والا بھی خیر ہے۔
قرآن پاک خیر ہے۔ دلیل کیا ہے۔ فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی خیر ہے وَخَیْرُ الْهَدْیِ هَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ حضرات محترم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیر۔ قرآن مجید خیر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت خیر۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ خیر۔ دلیل کیا ہے۔ پڑھیے۔
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۴۵)
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا زمانہ بھی خیر ہے۔ میرے یاروں کا زمانہ بھی خیر ہے یا اللہ سب خیر ہیں تو امت مصطفےٰ صلی اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ وسلم کے متعلق کہاں لکھا ہے کہ وہ خیر ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا
كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۔

ترجمہ:۔ تم خیر (بہتر) ہو ان سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں
بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔
(پ۴ ع ۲ سورہ آل عمران)

یا اللہ یہ سب خیر ہیں تو پڑھنے پڑھانے والے کے متعلق کیا پیغام
ہے تو اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ خَيْرُكُمْ
مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (بخاری، ابوداؤد۔ ترمذی، نسائی ابن ماجہ)

ترجمہ۔ تم سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید پڑھے اور پڑھائے۔

اس رات کے متعلق ارشاد فرمایا۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ خَيْرٌ
مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی عظمت اور شان بیان فرماتے
ہوئے فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ۝

ترجمہ اور بے شک ہم نے تم کو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں
اور عظمت والا قرآن۔ (پ۱۴ ع ۶ سورہ الحجر)

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو عظیم فرمایا ہے یہ قرآن عظیم ہے۔ تو رحمٰن
بھی اور صاحب قرآن بھی عظیم ہے۔

برادرانِ اسلام۔ رب عظیم، اس کا عرش عظیم اس کا فضل عظیم اس
کا قرآن عظیم، اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق عظیم، قیامت
کا دن بھی عظیم اور عورتوں کا منکر بھی عظیم۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سوال کروگے یہ عظیم ہیں تو کہاں لکھا ہے۔

جواب۔ اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے تو ارشاد فرمایا۔ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ (پ۲۸ ع ۱۱ سورۃ الجمعہ) اس کا عرش عظیم ہے تو فرمایا وَھُوَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (پ۱۱ ع ۵ سورۃ توبہ

اس کا قرآن عظیم فرمایا وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ (پ۱۴ ع ۶ سورہ الحجر) یا اللہ جس پر تو نے قرآن پاک اتارا۔ اس کے متعلق کیا ارشاد ہے نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ۙ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ ۝ وَاِنَّ لَکَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ۝ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝ (پ۲۹ ع ۳ سورہ القلم)

ترجمہ: قلم اور ان کے لکھے کی قسم تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں اور ضرور تمہارے لئے بے انتہا ثواب ہے اور بے شک تمہاری خو بڑی شان کی ہے۔

اس جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کو عظیم فرمایا ہے۔

قیامت کے دن جس میں سب نے پیش ہونا ہے۔ اس کے متعلق ارشاد فرمایا۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ۝

ترجمہ: اے لوگوں اپنے رب سے ڈرو بیشک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے (پ۱۷ ع ۸ سورۃ الحج)

اور دوسرے مقام پر فرمایا۔

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا کَالُوْھُمْ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

هُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ ترجمہ۔ کم تولنے والوں کی خرابی ہے۔ وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پورا لیں اور جب انہیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں۔ کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کیلئے

(پ ۳۰ ع ۸ سورہ المطففین)

اور عورتوں کا مکر عظیم ہے۔ جب زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام کو اندر لے جاتی ہے اور سب دروازے بند کر دیتی ہے اور برائی کی طرف بلاتی ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں۔ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اس کا نام ہے تقویٰ۔ فرمایا اے زلیخا تو نے سب دروازے اور کھڑکیاں بند کر لیئے ہیں اور سارے روشن دان بھی بند کر لئے ہیں۔ ساری دنیا کی نظروں سے تو چھپ گئی۔ پر آسمان والے سے چھپ نہیں سکتی۔ روزے دار نے تو روزہ رکھا ہوا ہے اور بے روزہ آدمی لوگوں سے چھپتا ہے شرم کرتا۔ کپڑے کا پردہ کر لیتا ہے یا کمرے کے اندر چلا جاتا ہے اور سگریٹ پیتا ہے۔ یا شربت پیتا ہے یا شراب پیتا ہے یا کوئی شے کھاتا اور پیتا ہے اور کہتا ہے۔ مجھے کیا کوئی دیکھ رہا ہے۔ ساری دنیا والوں سے تو چھپ سکتا ہے۔ مگر آسمان والے سے چھپ سکتا نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر حضرت یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں مَعَاذَ اللّٰهِ۔

عزیز مصر نے جب دیکھا کہ قمیض پیچھے سے پھٹی ہوئی ہے تو زلیخا کو کہا کہ تو جھوٹی ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام سچے ہیں۔

قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۭ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ۝

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(پ ۱۲ ع ۱۳ سورہ یوسف)

عورتوں کا مکر عظیم ہے۔ قیامت کا دن عظیم، رب کا فضل عظیم ہے اس کا عرش عظیم ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق بھی عظیم ہے۔ اور قرآن پاک عظیم ہے۔

حضرات محترم! قرآن پاک اتارنے والا سب سے افضل جس پر اتارا وہ ساری خدائی سے افضل اور جبریل جو لے کر آیا وہ سارے فرشتوں سے افضل جس شہر میں اتارا وہ سارے فرشتوں سے افضل جس مہینے میں نازل کیا وہ مہینہ سال کے مہینوں سے افضل جس رات میں اتارا ہے۔ وہ رات ساری راتوں سے افضل۔

برادران اسلام! قرآن پاک کو نازل کرنے والا رب العالمین ہے۔ جس شہر میں نازل کیا وہ هُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ ہے جس نبی پر اتارا وہ رحمۃ اللعالمین ہے اور جو قرآن پاک نازل ہوا ہے یہ ذکر للعالمین ہے۔ نازل کرنے والا کون۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ جس پر نازل ہوا وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ جس شہر میں نازل کیا فرمایا۔ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ (پ ۴ ع ۱ سورہ آل عمران)

العَالَمِيْنُ، اَلْعَالَمِيْنَ، اَلْعَالَمِيْنُ فرمایا جا رہا ہے رَبُّ الْعَالَمِيْن، هُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ، ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِيْنَ جس پر نازل ہوا وہ رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْنَ۔

حضرات گرامی! قرآن کریم نازل کرنے والا پاک، لیلۃ والا جبریل پاک، شہر پاک، جس پر نازل کیا ہے وہ معلم کائنات بھی پاک ہے یہ کتاب پاک ہے تو پڑھنے والے تمام صحابہ کرام بھی ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اتر کر حرا سے وہ سوئے قوم آیا — اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا
مس خام کو جس نے کندن بنایا — کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پہ برسوں سے تھا جہل چھایا — پلٹ دی قرآن نے اس کی کایا
سبق پھر شریعت ان کو پڑھایا — حقیقت کا گر ان کو اک اک سکھایا
زمانے کے بگڑے ہوؤں کو بنایا — اور برسوں سے سوتوں ہوؤں کو جگایا
پڑا ہر طرف غل پہ پیغام حق سے — کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدوؤں اور ڈاکوؤں اور چوروں کی تقدیر کو بدل کر رہبر و رہنما بنا دیا۔ آپس میں لڑنے جھگڑنے والوں کو شیر و شکر کر دیا۔ کافروں کو مومن اور مشرکوں کو مسلمان بنا دیا۔ حضرت ابوبکرؓ کو صدیق اکبر بنا دیا۔ حضرت عمرؓ کو فاروق اعظم بنا دیا۔ حضرت عثمانؓ غنی کو ذوالنورین بنا دیا اور حضرت علیؓ کو حیدر کرار مشکل کشاء شیر خدا بنا دیا۔ حضرت خالد بن ولید کو سیف اللہ بنا دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس کو مفسر قرآن بنا دیا۔ حضرت بلال حبشی کو زمین سے اٹھا کر آسمانوں تک پہنچا دیا۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

جس نے ذرے کو اٹھایا اور صحرا کر دیا — جس نے قطرے ملایا اور دریا کر دیا
جس کی حکمت نے یتیموں کو کیا در یتیم — اور غلاموں کو زمانے بھر کا سلطان کر دیا
جس طرف چشم محمد کے اشارے ہو گئے — جتنے ذرے سامنے آئے ستارے ہو گئے
نگاہ نبی میں یہ تاثیر دیکھی — بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

حضرات محترم! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔ قدر کے تین معنیٰ قرآن کریم میں آئے ہیں۔ قدر بمعنی مرتبہ۔ قدر بمعنی تنگی قدر بمعنی تقدیر۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۔ قدر بمعنی مرتبہ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔ اور یہود نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہ جانی جیسی چاہیئے تھی۔

(پ ۷ ع ۱۶ سورہ الانعام)

تو اس آیت میں قدر بمعنیٰ منزلت مرتبہ ہے۔ تو قدر کا معنی عظمت و شرافت اور مرتبہ کے ہوتے چنانچہ عربوں کا ایک مقولہ ہے لِفُلَانٍ قَدْرٌ عِنْدَ فُلَانٍ۔ کہ فلاں آدمی کی فلاں آدمی کے نزدیک بڑی قدر ہے یعنی یہ آدمی اس کے نزدیک بہت بزرگ اور مرتبہ والا ہے چونکہ یہ بھی عظمت و شرافت اور مرتبہ والی رات ہے۔ اس لئے اس کا نام لَيْلَةُ الْقَدْرِ رکھا گیا ہے پھر اس رات کے عظمت و مرتبہ والی ہونے کے بھی دو احتمال ہیں۔

۱۔ ایک تو یہ کہ جو شخص اس رات میں شب بیداری اور عبادت کرے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عظمت و مرتبے والا ہو جاتا ہے۔

۲۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ اس رات میں جو عبادت کی جائے گی۔ وہ عبادت دوسری راتوں کی عبادت سے شرف و مرتبہ میں بڑھ جائے گی۔

علامہ راغب اصفہانی نے بھی قدر کا معنیٰ قدر و منزلت بیان کیا ہے جیسا کہ قرآن پاک ہے۔ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ (سورۃ الانعام)

اور یہود نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہ جانی جیسی چاہیئے تھی۔

اس اعتبار سے اس رات کو لیلۃ القدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید نازل کرنے کی ابتدا فرمائی۔ لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف پورا قرآن مجید نازل فرمایا اور اس رات کی عبادت کا اجر ایک ہزار ماہ کی عبادتوں سے زیادہ کر دیا۔ اسی رات کے عبادت گزاروں کی زیارت کے لئے حضرت جبرائیل علیہ السلام سمیت لاتعداد فرشتے آسمان سے اترتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں اور طلوع فجر تک فرشتے اس رات کے عابدوں کو سلام کرتے رہتے ہیں تو یہ رات بڑے مرتبے والی رات ہے۔ یہ رات ہزار مہینے سے بہتر ہے یا یوں سمجھو کہ اس رات میں جو عبادت کی جاتی ہے یا نیک عمل کیا جاتا ہے وہ ہزار ماہ کی عبادت سے زیادہ درجہ اور مرتبہ رکھتا ہے

حضرت ابوبکر وراق (م ۳۹۶ھ) فرماتے ہیں کہ اس رات کا نام (لیلۃ القدر) اس لئے رکھا گیا ہے کہ ایک تو اس میں مرتبہ و شان والی کتاب نازل ہوئی۔ دوسرے ذی مرتبہ فرشتہ جبریلِ امین علیہ السلام کے ذریعے نازل ہوئی۔ تیسرے ذی مرتبہ اُمّت پر نازل ہوئی۔ شاید اسی لئے اللہ تعالیٰ نے لفظ قدر سورۃ القدر میں تین مرتبہ استعمال فرمایا ہے۔

علامہ راغب اصفہانی نے قدر کا معنیٰ تنگی بیان کیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ (پ ۲۸ ع ۱۷ سورۃ الطلاق) اور جس پر رزق تنگ کیا گیا ہے"

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ، ترجمہ:

اور اگر آزمائے اور اس کا رزق اس پر تنگ کرے (پ ۳۰ ع ۱۴ سورۃ الفجر)

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ

ترجمہ:- اللہ جس کے لئے چاہے رزق کشادہ اور تنگ کرتا ہے۔

(پ ۱۳ ع ۹ سورۃ الرعد)

ان آیات میں قدر بمعنیٰ تنگی ہے اگر قدر بمعنیٰ تنگی لیا جائے تو بھی درست ہے کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ اس رات میں اتنے فرشتے زمین پر اترتے ہیں لشکر در لشکر، لشکروں کے لشکر اترتے رہتے ہیں یہاں تک ان کے واسطے زمین تنگ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح دیگر متعدد آیات میں آتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کو پیدا کیا اور پھر اس کی تقدیر اور اس کا مقدر بنایا جو کچھ اس کی تقدیر میں تھا جو کچھ اس نے کرنا تھا۔ اس کا ہم کو پہلے ہی علم تھا۔ ہم نے پہلے ہی سب کچھ لکھ دیا۔ اگر قدر بمعنی تقدیر لیا جائے تو بھی درست ہے کہ اس رات میں سال بھر میں ہونے والے امور اللہ تعالیٰ لوح محفوظ سے جدا کر کے ان فرشتوں کے سپرد کر دیتا ہے جن فرشتوں کی ڈیوٹیاں اللہ تعالیٰ نے اس عالم میں لگائی ہیں۔ چونکہ اس رات میں تمام مخلوق کے لئے جو کچھ تقدیر ازلی میں لکھا ہے اس کا جو حصہ اس سال میں رمضان المبارک سے دوسرے رمضان المبارک تک پیش آنے والا ہے وہ ان فرشتوں کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

تو تینوں معنیٰ قدر کے یہاں درست ہو سکتے ہیں

لیلۃ القدر کا لغوی اور عُرفی معنیٰ

علامہ راغب اصفہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے بھی لیلۃ القدر میں لفظ قدر کے متعدد معانی بیان کئے ہیں۔ قدر کا ایک معنیٰ قدرت ہے کسی فعل کے کرنے یا کسی کام سے اپنے آپ کو روکنے کی طاقت کو قدرت کہتے ہیں۔ جب قدرت اللہ تعالیٰ کی صفت ہو تو اس سے مراد خلق ہے۔ جب بندے کی صفت ہو تو اس سے مراد کسب ہے اس معنیٰ کے لحاظ سے اس رات کو لیلۃ القدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان قدرت کا اظہار ہوتا ہے کہ وہ ایک رات کی عبادت کا ایک ہزار ماہ کی عبادت سے زیادہ اجر عطا فرماتا ہے۔

علامہ راغب اصفہانی فرماتے ہیں کہ قدرت کا دوسرا معنیٰ تقدیر ہے اور تقدیر کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اپنی حکمت کے تقاضے سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مخصوص مقدار، مخصوص صفت اور مخصوص مدت کے لئے پیدا فرماتا ہے۔ اس اعتبار سے اس رات کو لیلۃ القدر اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک سال کے لئے بارش، رزق، جلانے اور مارنے کے احکام کا قلمدان اس رات میں فرشتوں کو سونپ دیتا ہے۔

شب قدر کا معنی و مفہوم

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قدر کے معنی مرتبہ کے ہیں۔ چونکہ یہ رات باقی راتوں میں شرف و مرتبہ کے لحاظ سے بلند ہے اس لئے "لیلۃ القدر" کہا جاتا ہے

۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ چونکہ اس رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سال کی تقدیر و فیصلے کا قلمدان فرشتوں کو سونپا جاتا ہے۔ اس وجہ سے یہ لیلۃ القدر کہلاتی ہے۔

۳۔ اس رات کو قدر کے نام سے تعبیر کرنے کی وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے نَزَلَ فِيهَا كِتَابٌ ذُو قَدْرٍ عَلٰى لِسَانِ ذِي قَدْرٍ عَلٰى اُمَّةٍ ذِي قَدْرٍ وَ لَعَلَّ تَعَالٰى اِنَّمَا ذَكَرَ لَفْظَ الْقَدْرِ فِي هٰذِهِ سُوْرَةٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لِهٰذَا السَّبَبِ ط

ترجمہ ا۔ اس کتاب میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدر والی کتاب۔ قابل قدر امت کے لئے صاحب قدر رسول کی معرفت نازل فرمائی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس سورۃ میں لفظ قدر تین دفعہ آیا ہے۔ (تفسیر کبیر ۱۶ ص ۲۸)

(۴) قدر کا معنیٰ تنگی کا بھی آتا ہے اس معنیٰ کے لحاظ سے اسے قدر والی رات کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس رات آسمان سے فرشِ زمین پر اتنی کثرت کے ساتھ فرشتوں کا نزول ہوتا ہے کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے (الخازن ص ۴۹۵ ج ۴)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۵۔ امام ابوبکر الوراق رحمۃ اللہ علیہ قدر کہنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ رات عبادت کرنے والے کو صاحب قدر بنا دیتی ہے اگرچہ وہ پہلے اس لائق نہیں تھا۔ (القرطبی ۱۰ ص ۱۳۱)

اور اس کی وجہ تسمیہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ اس رات کے نیک اعمال کی اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی قدر ہوتی ہے اور بڑا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے یہ قدر والی رات ہمیں نصیب فرمائی۔

قدر کے معنی تقدیر اور قسمت بھی ہے اور عزت اور منزلت بھی یہاں دونوں معنی لئے جا سکتے ہیں۔

اس سورۃ مبارکہ میں بتایا گیا ہے کہ یہ کوئی معمولی رات نہیں بلکہ یہ رات وہ رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے اس مقدس کلام کے نزول کی ابتدا ہوئی جو قسمت اور تقدیر کو بدلنے والا ہے اور فرمایا کہ ہم نے اس کو اس رات میں اتارا ہے جو قدر و منزلت کے اعتبار سے بے مثل ہے یا اس رات میں اتارا جو تقدیر ساز ہے۔ اس مبارک رات میں ایسی مقدس کتاب نازل ہوئی۔ جس میں بنی نوع انسان کو اپنی پہچان اور اپنے خالق کا عرفان عطا فرمایا ہے

لیلۃ القدر کا تعین

یہ رات کس مہینہ کی ہے تو مہینہ کا فیصلہ خود قرآن مجید نے فرمایا کہ یہ رات مبارکہ ماہ رمضان ہی کی ہے۔

تاریخ کا تعین

اس بارے علماء کرام کا اختلاف ہے چالیس کے قریب اقوال مذکورہ ہیں لیکن صحیح حدیث مبارکہ میں یہ الفاظ موجود ہیں۔ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ (بخاری شریف)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔ ایک حدیث پاک میں کہ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اکثر علماء کرام کی رائے یہ ہے کہ رمضان پاک کی ستائیسویں رات لیلۃ القدر ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اس پر قسم بھی کھایا کرتے تھے اور حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اسی کے قائل ہیں اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس کے حامی ہیں کہ ستائیسویں رات رمضان ہی کو لیلۃ القدر کہتے ہیں۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ رحمۃ بھی فرماتے ہیں کہ لیلۃ القدر ستائیسویں رمضان المبارک کی رات ہی کو ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے دو دلیلیں بیان فرمائی ہیں۔

اوّل یہ کہ لفظ لیلۃ القدر کے نو حروف ہیں اور یہ کلمہ سورۃ القدر میں تین مرتبہ استعمال کیا گیا ہے۔ تین کو نو سے ضرب دینے سے ستائیس (۲۷) حاصل ہوتا ہے جو اس بات کا غماز ہے۔ کہ لیلۃ القدر (۲۷) ستائیسویں کو ہوتی ہے۔

دوئم۔ اس سورۃ مبارکہ میں تیس (۳۰) کلمات (یعنی تیس الفاظ) ہیں ستائیسواں کلمہ ھِیَ ہے جس کا مرکز لَیْلَۃُ الْقَدْرِ ہے گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیک لوگوں کے لئے یہ اشارہ ہے کہ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات ہی کو لیلۃ القدر ہوتی ہے۔

فضائل لیلۃ القدر اور قرآن پاک

اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر کے فضائل میں جس بات کا خصوصی ذکر فرمایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔وہ اس رات میں قرآن مجید کا نازل کرنا ہے؟ گویا کہ قرآن پاک وہ قدر اور برکت والی کتاب ہے کہ اس کے ساتھ جس کا بھی تعلق ہو گیا۔ وہ برکت والا ہو گیا۔ قدر والا ہو گیا

حضرات گرامی! آپ کہیں بازار میں جا رہے ہو تو راستے میں آپ کو ایک بڑا قیمتی رومال مل جائے آپ اس کو اٹھا کر اور جھاڑ کر کندھے پر رکھ لو گے۔ نہ کوئی اس کا احترام کیا اور نہ ہی اس رومال کی عظمت آپ کے دل میں آئی بس اک قیمتی کپڑا سمجھ کر اٹھا لیا اور چل دیئے۔ مگر آپ مسجد میں تشریف لے گئے تو آپ کو پرانا اور بوسیدہ خلاف ملتا ہے تو آپ اس کو اٹھا کر جھاڑتے ہیں اور چوم کر آنکھوں پر لگاتے ہیں اور پھر اس کو عزت و احترام کے ساتھ الماری میں رکھ دیتے ہیں۔ آپ سے اگر کوئی پوچھے کہ بھائی بازار سے آپ کو قیمتی کپڑا ملا۔ آپ نے اس کو جھاڑ کر کندھے پر رکھ لیا۔ کوئی عزت نہیں کی اور کوئی احترام نہیں کیا اور خلاف کا اس قدر احترام کیوں کیا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے تو آپ نے فوراً جواب دیا کہ بھائی جو کپڑا مجھے بازار سے ملا تھا وہ قیمتی ضرور تھا۔ مگر وہ ایک عام کپڑا تھا لیکن یہ خلاف اگرچہ قیمتی کپڑا نہیں ہے۔ مگر اس کی نسبت قرآن پاک سے تھی اس لئے اس کی نسبت مجھ کو مجبور کیا کہ میں اس کا احترام کروں اس کو آنکھوں سے لگاؤں۔ کیونکہ جو چیز قرآن پاک سے مل جاتی ہے اور جس کا تعلق قرآن پاک سے ہو گیا وہ بابرکت بن جاتی ہے اور قرآن پاک کی نسبت اس کو اونچا کر دیتی ہے۔ چونکہ نسبت اونچی تھی اس لئے کپڑے کو اونچا کر دیا۔

معلوم ہوا قرآن مجید اونچا ہے جس کو اس سے تعلق ہو گیا۔ وہ بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اونچا ہو جائے گا۔

جس سینے میں قرآن پاک آیا وہ سینہ افضل ہو گیا۔
جس شہر میں قرآن پاک آیا وہ شہر افضل ہو گیا۔
جس مہینے میں قرآن پاک نازل ہوا وہ مہینہ افضل ہو گیا۔
اور جس شب میں قرآن پاک آیا وہ شبینہ افضل ہو گیا۔ اس رات کو قرآن پاک نے افضل بنا دیا۔

اگر آپ بلند ہونا چاہتے ہیں۔ اگر قوم بلند ہونا چاہتی ہے۔

؎ گر تو می خواہی مسلمان زیستن!
نیست ممکن جز بقرآن زیستن

؎ وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک مسلمان ہو کر

حضرات محترم۔ آپ کی بلندی۔ قوم کی بلندی، ملک کی بلندی.. سب قرآن پاک سے وابستہ ہے اور آئین قرآن سے وابستہ ہے۔ دستور قرآن سے وابستہ ہے۔ اس رات کو جو لوگ صرف نوافل پڑھ کر خوش ہو جاتے ہیں کہ ہم نے لیلۃ القدر کا حق ادا کر دیا۔ ان کو خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ جب تک عقیدہ۔ عمل اور زندگی کے شب و روز قرآنی تعلیمات کے مطابق نہیں ہوں گے ان کی کسی نیکی کو بارگاہ خداوندی میں شرف قبولیت نہیں بخشا جائے گا!

ہمارے عقیدے میں قرآن پاک آئے۔
ہمارے عمل میں قرآن پاک آئے۔
ہمارے کردار میں قرآن پاک آئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہمارے اقتدار میں قرآن پاک آئے۔
ہمارے قول و فعل میں قرآن پاک آئے۔
ہمارے دل میں قرآن اور صاحب قرآن کا احترام آئے۔

جس نوں حب محمدؐ نہیں دعویٰ کوڑ ایمانی
بھانویں اوہ عالم فاضل ہووے بیلی جان شیطانی

عذاب قبر اور لیلۃ القدر

ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ راستے میں ایک مسلمان کی قبر آئی آپ نے معلوم کیا کہ اس صاحب قبر کو عذاب قبر ہو رہا تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت قبر کی طرف خطاب کر کے فرمایا اے شخص افسوس تو نے شب قدر پائی اور اس میں تو اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کر سکا۔ اگر تو نے لیلۃ القدر کو اللہ تعالیٰ کی عبادت تھوڑی سی بھی کر لیتا تو آج تجھے یہ قبر کا عذاب کیوں ہوتا۔ پھر آپ نے عام امت کی طرف خطاب کر کے فرمایا۔ لوگو! جس نے لیلۃ القدر پائی اور اس رات میں اس نے اللہ تعالےٰ کی عبادت کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے نہایت بلند قدر فرمائے گا۔ (از ماہ صیام ص۴۴)

جاگنا ہے تو جاگ لے افلاک کے سایہ تلے
حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سایہ تلے

ماہ رمضان المبارک اور لیلۃ القدر

اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان المبارک کی فضیلت یہ بیان کی ہے۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ (بقرہ ۱۸۵) رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید نازل کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ماہ رمضان کی تیس (۳۰) راتوں میں سے لیلۃ القدر کا انتخاب اس لئے کیا گیا کہ علم الٰہی میں یہ بات تھی کہ اس رات اللہ تعالےٰ کے بندے اس کی رضا جوئی کے لئے رات بھر جاگ کر عبادت کریں گے اور جس طرح اپنے طبعی تقاضوں کے برخلاف انہوں نے کھانے پینے کو چھوڑ کر اپنے مولیٰ کے احکام کے تقاضوں کو پورا کریں گے۔ اس لئے عین مناسب تھا کہ احکام الٰہی کے نازل کرنے کی ابتداء اس رات سے کی جاتی اسی لئے ارشاد ہوا۔ "اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ" بے شک ہم نے قرآن مجید کو لیلۃ القدر میں اتارا ہے"

قرآن مجید کے ایک حرف کی تلاوت سے دس نیکیاں ملتی ہیں اور آلٓمٓ میں تین حرف ہیں اور اس سے تیس (۳۰) نیکیاں ملتی ہیں تو پورے قرآن مجید کی تلاوت کا کتنا اجر ہوگا! یہ تو پڑھنے کا حال ہے پھر قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنے کا کس قدر ثواب ہوگا: قرآن مجید کی تلاوت کا ایک اور صلہ یہ ہے کہ قرآن مجید اپنے تلاوت کرنے والے کی شفاعت کرے گا اور اس کو جنت میں لے جائے گا۔ گویا قرآن مجید کی وجہ سے اجر بھی ملتا ہے اور شفاعت بھی نصیب ہوتی ہے اس لئے بھی مناسب تھا کہ قرآن مجید اس رات میں نازل کیا جاتا۔ جس رات میں عبادت کا اجر بھی بہت زیادہ ہو اور جو رات شفاعت کی بھی موجب ہو۔ لیلۃ القدر میں عبادت کا اجر ہزار ماہ کی عبادتوں سے زیادہ ہے اور یہ اپنے ساتھ شفاعت کرنے والے لاتعداد فرشتے لے کر آتی ہے! اس لئے لیلۃ القدر قرآن مجید کے بھی مناسب ہے اور رمضان شریف کے بھی۔ کیونکہ رمضان شریف میں بھی ستر (۷۰) درجہ اجر و ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات محترم! ہم سب کو چاہیئے کہ پورے رمضان المبارک میں لیلۃ القدر کی تلاش کریں ورنہ کم از کم ستائیسویں کی رات کو ضرور شب بیداری کریں اور عبادت و ریاضت کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ط بے شک ہم نے قرآن پاک کو لیلۃ القدر میں اتارا۔

حضرات۔ آپ جانتے ہیں کہ قرآن پاک ایک رات میں تو نہیں اترا یہ سارا قرآن پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر تقریباً تیئس ۲۳ سال کے عرصہ میں اترا۔ قرآن مجید کا نزول شروع ہوا سب سے پہلی آیہ کریمہ جو غار حرا میں نازل ہوئی۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ط لیکن اس سورۃ پاک میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ ہم نے قرآن کریم کو لیلۃ القدر میں اتارا۔ علماء کرام فرماتے ہیں کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ نے سارا قرآن پاک لوح محفوظ سے اتار کر آسمان دنیا پر ایک مقام ہے جس کا نام ہے بیت العزت اس میں رکھا۔ اور وہاں سے جبریل امین بحکم رب العالمین تھوڑا تھوڑا کر کے لاتے رہے۔ یہاں تک کہ سارا قرآن پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر نازل ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر جو نزول ہوا ہے اس کا بیان دوسری آیت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَنَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ (پ ۱۴ سورہ النحل)

ترجمہ: اے حبیب ہم نے آپ پر یہ کتاب اتاری ہے کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے

ایک ہے انزال اور ایک ہے تنزیل۔ انزال کا معنیٰ ہے کسی چیز کا ایک دم اتارنا۔ اور تنزیل کا معنیٰ ہے کسی چیز کا آہستہ آہستہ تھوڑا تھوڑا کر کے بتدریج اتارنا تو اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ یہ اِنْزَال سے ہے اور نَزَّلْنَا، تَنْزِیْل سے ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر تنزیل ہوئی ہے اور لیلۃ القدر میں لوح محفوظ سے قرآن کریم کا انزال ہوا ہے۔ قرآن مجید کو جبریل علیہ السلام لوح محفوظ سے آسمان دنیا کے بیت العزۃ میں یکبارگی لائے تو یہ سارا قرآن پاک لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ذات اقدس پر تھوڑا تھوڑا کر کے یہ قرآن پاک نازل ہوگیا اور حسب مصالح جبریل امین نے تھوڑا تھوڑا کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیا۔

یہ بھی معلوم ہوا آسمان دنیا میں لوح محفوظ کے بعد سب سے بڑا اور معزز مکان بیت العزۃ ہے اس لئے کہ وحی الٰہی کا مقر ہے۔

علماء تفاسیر نے تفسیروں میں یہی لکھا ہے اور علماء کرام جو فرمائیں۔ ہمارا سر اس کے سامنے جھکا ہوا ہے۔

صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ اس رات میں یہ سارا قرآن پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر نازل ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّكَ لَاَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۝ اے میرے محبوب آپ حکیم اور علیم کی طرف سے سارا قرآن پاک "القاء" کئے گئے ہیں۔

حضرات! آسمان دنیا پر وہ کون سا بیت العزۃ ہے جس میں یہ قرآن پاک اتارا گیا۔ تو وہ قلب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس مبارک رات میں سارا قرآن پاک اتار کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پاک میں رکھا ہے اور یہ سارا قرآن پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر براہ راست اترا ہے۔ جس میں جبریل علیہ السلام کا بھی دخل نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے. اِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ط ترجمہ اے میرے محبوب آپ حکیم اور علیم کی طرف سے سارا قرآن پاک القاء کئے گئے ہیں. (پ ۱۹ ع ۱۶ سورۃ النمل)

تو یہ سارا قرآن پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر القاء کیا گیا۔ جبریل علیہ السلام آتے جس آیت کے ظاہر کرنے کا وقت آتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت لے کر وہ آیت بڑھ دیتے تھے. مطلب یہ ہوتا تھا کہ محبوب اس حکم کو ظاہر کر دو۔

جبریل امین حاضر ہو کر کہتے ہیں یا رسول اللہ آپ کا خدا فرماتا ہے کَیْفَ عَصَ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں عَلِمْتُ میں جانتا ہوں۔ علماء کرام جانتے ہیں عَلِمْتُ فَهِمْتُ ماضی کا صیغہ ہے. حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے تجھ سے سن کر جان لیا ہے یا اب جان لیا ہے. فرمایا تم اب لے کر آرہے ہو. میں تو پہلے ہی جانتا ہوں. میں تو پہلے سے ہی سمجھا ہوں۔

حضرات محترم۔ عزت کا جو مقام ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب پاک ہے. حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے انوار اور اسرار کا تحمل کرنے والے ہیں اور تحمل اگر کوئی چیز کر سکتی ہے تو وہ قلب مصطفےٰ ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) اس ذات اور قلب پاک سے جن کا تعلق ہو گیا اور جن کی نسبت ہو گئی ہے ان کو قلب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض آرہا ہے ان میں تحمل کا مادہ ہے اور برداشت کا۔

دوسرے تو سن ہی نہیں سکتے. سمجھ ہی نہیں سکتے۔ دل میں جگہ دے ہی نہیں سکتے حضرات گرامی یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ اگر کسی بڑے سے بڑے پہاڑ پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نازل کر دیتا تو وہ پہاڑ اللہ تعالیٰ کے خوف سے پھٹ جاتا ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا چنانچہ قرآن پاک میں ہے۔ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ (پ ۲۸ ع ۶۔ سورۃ الحشر)

ترجمہ:۔ اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تو اسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے۔

سوال۔ اگر یہ قرآن عظیم کسی پہاڑ پر نازل ہوتا تو وہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوتا یا نہیں ۔ ہوتا۔

جواب:۔ یقیناً ٹکڑے ٹکڑے ہوتا۔ کیونکہ یہ خبر دے رہا۔ اللہ تعالیٰ اور اللہ کی خبر کبھی غلط اور خلاف واقعہ نہیں ہو سکتی۔

حضرات محترم! اگر یہ قرآن پاک کسی پہاڑ پر نازل ہوتا تو وہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ اب یہ بتلایئے کہ یہ سارا قرآن پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پاک پر نازل ہوا کہ نہیں۔ نازل ہوا اور ضرور نازل ہوا۔

فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ ترجمہ۔ تو اس (جبریل) نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا۔ (پ ۱ ع ۱۲ سورۃ البقرہ)

اللہ تعالیٰ نے سارا قرآن پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پاک پر اتارا تو کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب پاک پھٹا کہ نہیں ٹکڑے ٹکڑے ہوا کہ نہیں نہیں "نہیں" ہوا معلوم ہوا کہ دنیا کے کسی بڑے پہاڑ میں بھی وہ قوت و طاقت نہیں ہے جو قلب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے

اگر یہ قرآن عظیم کسی بڑے سے بڑے پہاڑ پر نازل ہو جاتا تو وہ پہاڑ یقیناً ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ سارا قرآن پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پاک پر نازل ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب پاک ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہوا۔ پھٹا نہیں۔ معلوم ہوا۔ دنیا کے کسی پہاڑ میں وہ قوت و طاقت نہیں ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو قلب مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پاک میں جو قوت و طاقت ہے وہ کسی چیز میں نہیں ہے

قلب مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ساتھ ہی ایک اصحابی بیٹھے تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گھٹنہ صحابی کی ران پر تھا۔ ساتھ جو لگے بیٹھے تھے صحابی کی ران نیچے تھی اور گھٹنہ مبارک اوپر تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول شروع ہو گیا۔ وحی کا نزول ہوا تو وہ صحابی کہتے ہیں مجھ پر اتنا دباؤ پڑا کہ میں چلا اٹھا کہ کہیں میری ران کی ہڈی نہ ٹوٹ جائے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر سوار ہوتے جانور پر سوار ہوتے وحی نازل ہوتی تو جانور اتنا جھک جاتا کہ زمین کے ساتھ لگ جاتا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا اگر ہم یہ قرآن پاک پہاڑ پر اتارتے تو وہ دب جاتا اور ساتھ ٹکڑے ٹکڑے بھی ہو جاتا۔

لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب پاک اپنی جگہ سے نہیں دبتا تھا اس کا اثر قلب مبارک پر اور دوسری چیزوں پر بھی اتنا پڑتا کہ سواری بھی دب جاتی۔ کوئی ساتھ بیٹھا ہوتا۔ اس کا کوئی حصہ بدن کے نیچے ہوتا اس پر بھی دباؤ پڑتا لیکن وحی الٰہی کا اگر کوئی چیز تحمل کر سکتی تھی۔ قرآن کے نزول کا تحمل کوئی چیز کر سکتی تھی تو وہ قلب مصطفٰے ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دل مبارک ہے۔

یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی حقیقتوں کو کون جان سکتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے اسرار کا خزانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں کسی جگہ میں نہیں سما سکتا۔ نہ آسمانوں میں نہ زمینوں میں اگر سماؤں تو اپنے بندے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے دل میں سما جاؤں۔ اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں سمایا ہی ہوا تھا تم کیا جانو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دل کیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دل اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دل سب سے بڑا کعبہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دل اللہ تعالیٰ کے اسرار کا خزینہ ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے سلام جو لکھا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک ایک ایک عضو شریف پر سلام لکھا ہے۔ دل کا ذکر آیا تو فرماتے ہیں۔

دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں
غنچہ راز وحدت پہ لاکھوں سلام

حضرات گرامی! قرآن پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دل ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہوا اور نہ پھٹا تھا۔

یہاں ایک اشکال پیدا ہوتا ہے اور بعض حضرات یہ خیال کریں گے کہ یہ کونسی بڑی عظمت کی بات ہوگی۔ بلکہ چھوٹے چھوٹے بچے قرآن پاک کے حافظ ہیں۔ سارا قرآن پاک ان کے سینے میں ہوتا ہے۔ ان کا قلب نہیں پھٹتا ان کا سینہ نہیں پھٹتا۔ تو جس شخص کے ذہن میں ایسا خیال آتا ہے۔ تو جان لو وہ عالم نہیں ہے وہ قرآن پاک کے نزول کے معنی کو نہیں سمجھتا۔

حضرات! ایک ہے قرآن پاک کے الفاظ کو یاد کر لینا اور ایک ہے قرآن پاک کا نازل ہونا۔

حافظ قرآن پاک الفاظ یاد کرتا ہے۔ مگر قلب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل ہوا ہے۔ ایک قرآن پاک کا کسی جگہ رکھ دینا اور ایک ہے۔ قرآن پاک کا نازل ہو جانا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مثلاً ہم قرآن پاک کو لکڑیوں کے اوپر رکھ دیتے ہیں. چھوٹی چھوٹی چیزوں کے اوپر رکھ دیتے ہیں وہ نہیں ٹوٹتی وہ نہیں پھٹتی اور پہاڑوں پر آبادیاں ہیں وہاں گھر گھر میں قرآن ہوتا ہے اور وہاں پڑھا جاتا ہے. لیکن وہ پہاڑ نہیں پھٹتے. لیکن اگر نازل ہو جاتا تو پہاڑ پھٹتا یا نہ پھٹتا. پھٹنا" تو معلوم ہوا کہ قرآن پاک کا کہیں رکھ دینا اور بات ہے یا قرآن پاک کے الفاظ کو یاد کر لینا اور بات ہے اور قرآن پاک کا نازل ہونا اور بات ہے. حافظ قرآن پاک کے الفاظ یاد کرتے ہیں مگر قلب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک نازل ہوا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اقدس پر یہ سارا قرآن پاک نازل ہوا اور اس قلب اقدس نے اس کا تحمل کیا. غور کرو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت و طاقت کا اندازہ لگاؤ. ہم لوگ سمجھتیں نہیں.

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت و طاقت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ وہ جبریل امین آنکھ جھپکنے سے پہلے سدرہ سے زمین پر آجاتا ہے. اگر کوئی پیدل جائے تو آٹھ ہزار برس پیدل چلتا رہے تو سدرہ پر جا کر پہنچے اسی سو سال تک چلتا رہے تو سدرہ تک پہنچے. تو جبریل امین آنکھ جھپکنے سے پہلے سدرہ سے زمین پر آجاتے ہیں. جبریل امین کی قوت و طاقت کا اندازہ اس سے بھی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جبریل کے متعلق فرماتا ہے. ذِیْ قُوَّةٍ کہ جبریل بڑی قوت والا ہے تو جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرمائے کہ بڑی قوت والا ہے تو وہ کتنی قوت والا ہو سکتا ہے. جب بنی اسرائیل نے تورات شریف لینے سے انکار کر دیا تھا تو جبرائیل امین نے کوہ طور پہاڑ اپنے ہاتھوں پر اٹھا لیا تھا تو وہ جبریل امین جو پہاڑ کو ہاتھوں پر اٹھا لے آنکھ جھپکنے سے پہلے سدرہ سے زمین پر آجائے جس کو اللہ تعالیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذِیْ قُوَّۃٍ فرماتا ہے. وہ ہی جبریل جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معراج کی رات جب سدرۃ پر پہنچے تو سرکار نے فرمایا کہ جبریل ہمارے ساتھ چلو. تو جبریل نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آگے نہیں جا سکتا اگر آگے جاؤں تو اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات سے میرے پر جل جائیں گے

اگر یک سر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

آگے میں نہیں جا سکتا یہ میری حد ہے یہاں سے آگے نہ کبھی گیا ہوں نہ جا سکتا ہوں. سرکار نے فرمایا جبریل تیری یہاں انتہا ہو گئی اور میری یہاں سے ابتدا ہو گئی۔

تو وہ جبریل جو اتنی قوتوں و طاقتوں والا ہے. وہ جبریل معراج کی رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہیں دے سکا۔ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ ؎

شان خدا نہ ساتھ دے ان کے حرام کا وہ باز
سدرہ سے زمین جسے نرم سی اک اڑان ہے

پہلی وحی آپ حضرات سنتے رہتے ہیں کہ جب پہلی وحی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں تھے صحیح بخاری شریف کی حدیث پاک ہے کہ جبریل امین آئے اور آکر کہا اِقْرَاْ پڑھیئے. حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وَمَا اَنَا بِقَارِءٍ میں پڑھنے والا نہیں. بعض لوگ اس کا ترجمہ کرتے ہیں میں پڑھا ہوا نہیں یہ ترجمہ درست نہیں. میں پڑھا ہوا نہیں. یہ کس کا ترجمہ ہے۔ مَا اَنَا بِقَارِءٍ قاری اسم فاعل ہے جس کا معنی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پڑھنے والا اور اس پر مانافیہ لگا ہوا ہے جس کا معنی ہے میں پڑھنے والا نہیں اور یہ کہتے ہیں کہ میں پڑھا ہوا ہی نہیں تو کتنا فرق پڑ گیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ وَمَآ اَنَا بِقَارِئٍ تو جبریل امین نے آپ کو پکڑ لیا اور پکڑ کر اپنے ساتھ لگا لیا۔ جیسے ہم کسی سے معانقہ کرتے ہیں اور گلے لگاتے ہیں جبریل نے گلے لگا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا دبایا کہ حدیث پاک کے الفاظ ہیں کہ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجُھْدَ ہ جبریل اپنی پوری قوت و طاقت کو پہنچ گئے مطلب یہ ہے کہ جبریل آمین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لگا کے اتنا دبایا کہ سارا جبریلی زور لگا دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پھر کہا پڑھیئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پڑھنے والا نہیں۔ جبریل امین نے پھر پکڑ لیا اور پھر پکڑ کر اسی طرح زور لگایا پھر چھوڑ کر کہا پڑھئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ میں پڑھنے والا نہیں۔ تین مرتبہ ایسے ہوا چوتھی مرتبہ جبریل نے کہا اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ۔ پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا ہے۔ جب جبریل نے یہ کہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً قرأت فرمائی

بعض لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر پڑھنے کی استطاعت نہیں تھی۔ طاقت نہیں تھی۔ طاقت نہیں تھی تو جبریل ساتھ لگا کر فیض پہنچاتے تھے اور پڑھنے کی استطاعت پیدا کرتے تھے۔ تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر پڑھنے کی استطاعت اور استعداد اور طاقت پیدا ہو جائے۔ تو یہ فیض پہنچانے کا طریقہ بھی بڑا عجیب ہے کہ تین مرتبہ سارا زور لگا دیا۔ فیض دیا۔ پوری کشتی لڑی۔ جبریل نے سارا جبریلی زور لگایا تو ابھی استعداد ہی پیدا نہیں ہوئی۔ ابھی فیض ہی نہیں پہنچا۔ حالانکہ فیض پہنچانے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والے تو سینکڑوں ہزاروں میلوں سے بیٹھے بیٹھے فیض پہنچا دیتے ہیں اور یہاں جبریل سارا زور لگا رہا ہے اور فیض نہیں پہنچ رہا۔ بات یہ نہیں ہے۔ بلکہ ہم نے اپنے بزرگوں سے جو پڑھا اور سیکھا وہ یہ ہے۔

بات یہ تھی کہ آج کل لوگ کہتے ہیں کہ جبریل کے آنے سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی معرفت نہیں رکھتے تھے حضورؐ نہیں جانتے تھے ایمان کس کو کہتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جانتے تھے کہ کتاب کس کہتے ہیں تو معاذ اللہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایمان سے ہی ناواقف تھے تو ایمان کی بنیادی بات ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت، اللہ تعالیٰ کو جاننا تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی معرفت بھی نہیں رکھتے تھے تو اس قسم کی جو باتیں کرنے والے ہیں ان کے لئے اتنا جواب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، فرمایا جبریل جاؤ اور پہلے میرے محبوب سے صرف اِقْرَأْ کہنا اور سارا زور لگا کے دیکھ لینا۔ ایک بار نہیں دو بار نہیں، تین بار سارا زور لگا کے دیکھ لینا اور صرف اِقْرَأْ، اِقْرَأْ کہتے رہنا۔ میرا حبیب نہیں پڑھے گا۔ جب تک میرا نام پڑھنے کے لئے نہیں کہوں گے۔ تآنکہ پتہ چل جائے کہ میرے حبیب کو میری معرفت تیرے جاننے سے حاصل نہیں ہوئی تیرے جاننے سے پہلے بھی میرا حبیب میری معرفت رکھتا ہے اور میرا اس کے ساتھ رابطہ ہے وہ میری معرفت رکھتا ہے میرے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور ایسا گہرا تعلق رکھتا ہے کہ جب تک میرا نام لے کر پڑھنے کے لئے نہیں کہو گے۔ ہرگز نہیں پڑھے گا۔

حضرات گرامی! وہ جبریل جس کے اندر اتنی قوت، وطاقت ہے جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے اس جبریل نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے ساتھ لگا کے پورا جبریلی زور لگایا. تو بتائیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مضمحل ہوا نہیں. کوئی ہڈی ٹوٹی. نہیں. کچھ بھی نہیں ہوا. اس سے آپ حضرات اندازہ لگائیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت و طاقت کا کیا عالم ہوگا. لیکن آج کل بعض لوگ سطحی نظر سے دیکھنے والے کہتے ہیں کہ اگر اتنی طاقت تھی. تو جنگ اُحد میں صحابہ کیوں شہید ہو گئے اور وہ جو فتح تھی شکست میں تبدیل ہو گئی اور جنگ بدر میں ایسا کیوں ہوا فلانی جنگ میں ایسا کیوں ہوا. اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی طاقت تھی تو مکّے سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ کیوں گئے. اور کافروں سے ڈرتے کیوں تھے لوگ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں. جو لوگ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں وہ اصل حقیقت سے واقف نہیں۔

حضرات گرامی! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معلم اخلاق حسنہ بن کر آئے تھے معلم دین اسلام بن کر آئے تھے. ہمارے لئے نمونہ بن کر آئے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور نمونہ سب کچھ کر کے دکھایا. اگر سرکار اپنی قوتوں کو بروئے کار لاتے تو پھر تو یہ ہوتا کہ بھائی وہ تو سرکار کی خصوصیّت تھی تو اب تو ہم ایسا نہیں کر سکتے. سرکار نے ہمیں تعلیم دی اگرچہ میں بڑی قوتوں کا مالک ہوں. مگر میں اپنی قوتوں کو بروئے کار نہیں لاؤں گا. کہ میں تمہاری تعلیم کے واسطے آیا ہوں. جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے کے محتاج نہیں تھے. بیوی بچوں کے محتاج نہیں تھے زمان و مکان کے محتاج نہیں تھے یاد رکھنا یہ بات کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے محتاج ہیں. حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں اور ساری کائنات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محتاج ہے اور حضور اکرم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ تو کھانے پینے کی حاجت تھی۔ صوم وصال کے متعلق پڑھ کر دیکھئے، صحاح ستہ میں حدیثیں ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وصلی روزے رکھتے تھے تو صحابہ نے بھی رکھنے شروع کر دیئے جب کمزوری خاص طور پر نمایاں ہوئی تو سرکار نے خود فرمایا۔ لَا تُوَاصِلُوْا کہ تم وصلی روزے نہ رکھو صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ آپ خود رکھتے ہیں ہمیں منع فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَسْتُ مِثْلَکُمْ فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں اَیُّکُمْ مِثْلِیْ کون ہے۔ تم میں میری مثل، میری برابری کرتے ہو۔ ارے تم کھاتے پیتے کے محتاج ہو میں تمہاری طرح کھانے پینے کا محتاج نہیں ہوں اور بعض دفعہ جنگوں میں شکست کھانی بھی پڑتی ہے۔ مگر ہمت نہ ہارنا۔ آخر فتح جو ہوتی ہے وہ حق کی ہوتی ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پوری قوتوں اور طاقتوں کو استعمال نہیں فرمایا تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی قوتیں اور طاقتیں عطا فرمائی ہیں۔

جہان در خیال لیلۃ القدر　　حسن در بند گیسوے محمدؐ
شب قدر ہو یا فروغ سحر ہو　　یہ سب تیرے جلووں کی تابانیاں

برادران اسلام! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ۔ اترتے ہیں اس رات میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے ملائکہ اترتے رہتے ہیں ایک ہی بار نہیں اترتے بلکہ رات کو فوج در فوج لشکر در لشکر اترتے رہتے ہیں اور اتنی تعداد میں فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ جیسے کہ پہلے آپ پڑھ چکے ہیں کہ زمین ان کے واسطے تنگ ہو جاتی ہے۔ وَالرُّوْحُ اور فرشتوں کے ساتھ روح بھی آتی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روح سے کون مراد ہے۔ اکثر مفسرین کرام تو یہی فرماتے ہیں کہ روح سے مراد جبریل امین ہیں یعنی یہ رات ایسی مبارک رات ہے کہ فرشتوں کے ساتھ سارے فرشتوں کے سردار روح الامین حضرت جبریل بھی آتے ہیں لیکن شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر عزیزی میں لکھا ہے کہ روح سے مراد انبیاء و اولیاء کی روحیں بھی ہو سکتی ہیں۔ اس رات میں انبیاء اولیاء کی ارواح آتی ہیں اور نیک لوگوں کی روحوں کو آزادی ہوتی ہے وہ اللہ کے حکم سے جہاں جانا چاہتی ہیں چلی جاتی ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید علامہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی جو بہت بڑے محدث اور مفسر ہوئے ہیں اور بہت بڑے ولی اللہ بھی ہوئے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ یہ ان کے خلیفہ ہیں اور ان کے مرید ہیں فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اگر اللہ تعالیٰ مجھ سے پوچھے گا کہ مظہر میرے لئے تم کیا ہدیہ لائے ہو۔ تو میں قاضی ثناء اللہ کو پیش کروں گا۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرمایا کرتے تھے کہ قاضی ثناء اللہ صاحب اپنے وقت کے امام بیہقی ہیں، علم کے لحاظ سے آپ کا اتنا اونچا مقام ہے۔

شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ روحیں آسکتی ہیں اور علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی اس آیہ کریمہ کے تحت وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بحث کرتے ہوئے یہ فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ بھی شہداء کے زمرے میں داخل ہیں۔ کیونکہ شہداء جہاد اصغر کرتے ہیں اور اولیاء اللہ جہاد اکبر کرتے ہیں کہ جب جہاد اصغر کرنے والے شہید ہیں تو جہاد اکبر کرنے والے بھی شہید ہیں اور وہ بھی شہداء کے زمرے میں داخل ہیں تو قاضی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب شہیدوں اور ولیوں کے بارے میں فرماتے ہیں ارواح ایشاں در زمین و آسمان بہشت ہر جا کہ خواہد میروند و دوستاں را و معتقداں را در دنیاء و آخرت مدد کاری می فرمانند و دشمناں را ہلاک نمایند۔

فرماتے ہیں کہ شہداء اور اولیاء اللہ کی روحیں آسمان میں زمین میں بہشت میں جہاں بھی جانا چاہتی ہیں چلی جاتی ہیں اور دوستوں اور مریدوں کی مدد کرتی ہیں اور دشمنوں کو ہلاک کرتی ہیں تو اس رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو اجازت ہوتی ہے اور فرشتوں کے ساتھ پاک لوگوں کی روحیں بھی آتی ہیں اور وہ رات میں عبادت گزار لوگوں کے پاس بیٹھتی ہیں انس حاصل کرتی ہیں اور ان کے لئے دعائیں کرتی ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قسم کے واقعات انفاس العارفین میں لکھتے ہیں۔ جس صاحب کو شوق ہو وہ پڑھ سکتا ہے۔ جیسا کہ شیخ سعدی کا شیراز سے آگرہ اکبر آباد میں آنا اور یہ ثابت ہے کہ اولیاء اللہ کی روحیں مجسم ہو کر جہاں جانا چاہتی ہیں چلی جاتی ہیں اور مریدوں کی مدد کرتی ہیں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ نہیں مدد کرتی وہ بھی ٹھیک کہتے ہیں۔ ان کی مدد نہیں کرتی۔ کیونکہ مدد تو کی جاتی ہے غلاموں کی۔ دشمنوں کی تھوڑی مدد کی جاتی ہے۔ مدد تو غلاموں کی وفاداروں کی کی جاتی ہے۔ جو مخالف ہو اور جو دشمن ہو ان کی مدد کون کرتا ہے تو وہ بھی سچے اگر وہ کہتے ہیں کہ کوئی مدد نہیں کرتا تو کہو بالکل ٹھیک ہے۔ تمہاری مدد نہیں کرتے، ہماری مدد کرتے ہیں۔ کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا شَفَاعَتِیْ حَقٌّ مَنْ یُؤْمِنُ بِھَا میری شفاعت حق ہے مگر نصیب اس کے ہوگی جو اس پر ایمان رکھتا ہو۔ جو ایمان رکھتے ہیں ان کو شفاعت نصیب ہوگی اور جو ایمان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں رکھتے ان کے نصیب نہیں ہوگی. شفاعت ایمان والوں کے لئے ہے اور جو ایمان والے نہیں ہیں ان کے واسطے نہیں ہے بہرحال اولیاء اللہ کی روحوں کو اجازت ہے جہاں جانا چاہتی ہیں چلی جاتی ہیں. لیلۃ القدر میں بھی فرشتوں کے ساتھ اولیاء اللہ کی روحیں آتی ہیں اور جو لوگ عبادت میں مصروف ہوتے ہیں مشغول ہوتے ہیں ان کے پاس آکر بیٹھتی ہیں اور مسرت حاصل کرتی ہیں. اُنس حاصل کرتی ہیں اور عبادت گذاروں کے واسطے دعائیں کرتی ہیں. اب آپ حضرات یہ خیال کریں گے کہ ہم ہر سال شب قدر میں جاگتے ہیں. ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ ہمارے پاس کوئی فرشتوں کی جماعت آکے بیٹھی ہو یا اولیاء اللہ کی روحیں ہمارے پاس آئی ہیں
اور اگر آتی بھی ہیں تو ہمیں نظر نہیں آتی تو ان کی کوئی علامت کوئی نشانی تو ہونی چاہیئے. تاکہ ہم سمجھ لیں اس وقت ہمارے پاس آکر بیٹھے ہوئے ہیں

بزرگان دین فرماتے ہیں کہ فرشتے عام لوگوں کو نظر نہیں آتے، اور روحیں بھی عام بندوں کو نظر نہیں آتی. اللہ تعالیٰ اپنے مقربوں کو دکھا دیتا ہے لیکن اگر کوئی شخص بیٹھا ہوا عبادت کر رہا ہو. بڑے اخلاص کے ساتھ بڑے خشوع و خضوع کے ساتھ اور بڑی محبت کے ساتھ تو بیٹھے بیٹھے اچانک اس کے بدن پر ایک کپکپی سی طاری ہو جائے لرزہ سا طاری ہو جائے رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور ایک رقت سی طاری ہو جائے. تو اس وقت وہ عابد یہ سمجھے کہ میرے پاس فرشتے بیٹھے ہوئے ہیں. پاس فرشتے بیٹھے ہوئے ہیں. میرے پاس پاک لوگوں کی ارواح موجود ہیں تو وہ وقت بڑا مبارک وقت ہوتا ہے. اس وقت وہ جو دعا مانگے اور اس کو دعا مانگنی چاہیے کہ نیک دعا کرے. کیونکہ وہ سب حاضرین آمین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہیں گے اور ان کی برکت سے دُعا قبولیت کا درجہ پائے گی۔ اور آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض لوگ عبادت میں مصروف ہوتے ہیں تو اچانک ان پر ایک لرزہ سا طاری ہو جاتا ہے۔ ایک کیفیت سی طاری ہو جاتی ہے تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ وقت ایک خاص وقت ہے۔ میرے پاس اس وقت ایک فرشتوں کی جماعت موجود ہے اور یہ رقت مجھ پر طاری ہوئی ہے اور یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ خود بخود ایسا ہو۔ قدرتی طور پر ایسی کیفیت طاری ہو تو ٹھیک ہے جان بوجھ کر ایسے نہ ہلتا رہے کہ دیکھنے والے سمجھیں کہ سارے فرشتے اسی کے پاس آئے ہوئے ہیں۔ اور کسی کے پاس کوئی آیا ہی نہیں۔ کیونکہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ خواہ مخواہ بیٹھے ہوئے ایسے ہی کرتے رہتے ہیں جیسے کہ ان پر انوار و تجلیات کا نزول ہو رہا ہے۔ یاد رکھو اگر کسی کو کہا جائے کہ تم وجد کرو۔ رقص کیا کرو۔ بڑی جلدی کریں گے۔

یہاں پنجاب میں ایک صاحب ہیں جو اپنے مریدوں کو باقاعدہ رقص کرنا سکھاتے ہیں۔ طریقہ سکھاتے ہیں۔ چنانچہ ان کے جو مریدین ہیں داڑھیاں ان کی منڈی ہوئی ہوتی ہیں۔ نماز پڑھتے نہیں۔ لیکن قوالی میں جب ان کو وجد ہوتا ہے تو دیکھنے والا حیران ہو جاتا ہے۔ مچھلی کی طرح ایسے لوٹ جاتے ہیں۔ سارے مجمعے میں مجمع کو ہلا کے رکھ دیتے ہیں۔ دیکھنے والا کہتا ہے کہ کیا کہیئے۔ مگر ان کے کارنامے سے دیکھ کر بالکل یقین نہیں آتا کہ ان پر بھی کوئی تجلی نازل ہوتی ہوگی۔ یا یہ صاحبان وجد و رقص میں ہیں۔ تو اگر کسی کو کہا جائے کہ وجد کیا کرو۔ رقص کیا کرو۔ کریں گے اور اگر کہو تسبیح کھڑکا لو۔ تو زور سے زور سے کھڑکائیں گے حالانکہ تسبیح پڑھنے کے لئے ہوتی ہے کھڑکانے کے لئے نہیں ہوتی تو اس قسم کے کام لوگ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بڑی جلدی کرتے ہیں۔ لیکن اگر ان کو کہو داڑھی رکھ لو۔ موت پڑ جائے گی جیسے پہاڑ گر گیا۔ تو یاد رکھو۔ یہ سب کچھ کرنا آسان ہے۔ اصل چیز ہے سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ نفس جو ہے اس کو سرکش گھوڑا سمجھو اور یہ گھوڑا مطیع نہیں ہوتا۔ رام نہیں ہوتا جب تک اس کے منہ میں سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لگام نہ دی جائے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جو درجے اور مرتبے سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے سے حاصل ہوتے ہیں وہ کسی اور چیز سے حاصل نہیں ہوتے۔ نفس اگر مطیع ہوتا ہے نفس اگر عمارہ سے مطمئن بنتا ہے تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے سے بنتا ہے تو اصل چیز ہے سنت پر عمل کرنا۔ تو بات کہاں سے چلی تھی کہ اگر خود بخود ایسی کیفیت طاری ہو۔ اس میں بناوٹ اور تصنع کا دخل نہ ہو تو پھر یہ کیفیت بڑی پیاری ہے لیکن اگر کوئی جان کے ایسے ہلتا رہے تو ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بناوٹ اور تصنع جو ہے وہ پسندیدہ نہیں ہے۔ بہرصورت عابدوں زاہدوں کے پاس فرشتے آتے ہیں اور آکر بیٹھتے ہیں اور اُنس حاصل کرتے ہیں اور ان کے لئے دُعائیں کرتے ہیں۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ۔ یہ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ جو ہے یہ بھی تاتلہ ہے کہ یہ رات تقدیر کی ہے اس رات میں سال بھر میں ہونے والے امور مقدر ہوتے ہیں اور جن فرشتوں کی ڈیوٹیاں اللہ تعالیٰ نے اس عالم میں لگائی ہیں وہ ان کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تفسیر میں ہے کہ روح سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں کہ اسی رات میں آپ کی روح اقدس خصوصیت سے زمین کی طرف نزول اجلال فرماتی ہے (یعنی متوجہ فرماتی ہے) (فیوض الرحمٰن اردو ترجمہ روح البیان ص۴۸۶)

انبیاء واولیاء اور عالم ارواح

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ ط

اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا۔

(پ۳ ع ۱۷ سورہ آل عمران)

النَّبِيّٖنَ۔ صیغہ ہے جمع کا اور جمع پر جب الف لام داخل ہو جائے۔ تو فائدہ عموم استغراق کا دیتا ہے۔

معلوم یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو جمع فرمایا۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ اور یاد کرو جب اللہ نے سارے نبیوں سے پکا عہد لیا یہ عہد کہاں لیا عالم ارواح میں۔ پہلی بات یہ ثابت ہوئی کہ نبی عالم ارواح میں صفت نبوت سے موصوف ہو چکے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نبیوں سے عہد لیا اور عہد لیا عالم ارواح میں۔ تو قرآن پاک سے ثابت ہوا کہ نبی عالم ارواح میں نبی بن چکے تھے۔ آگے فرمایا۔

لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ۔ میں نے تم کو کتاب اور حکمت سے دیا۔

ثابت ہوا نبی عالم ارواح میں ہی نبوت سے اور کتاب سے اور حکمت سے سرفراز ہو چکے تھے وہاں کتاب بھی مل چکی تھی۔ وہاں حکمت بھی مل چکی تھی نبوت بھی مل چکی تھی اس کی تائید قرآن کریم سے پڑھیے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور حضرت مریم علیہا السلام ان کو گود میں اٹھا کر آئی تو قوم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے دیکھ کر کہا اے مریم تیرا نکاح تو نہیں ہوا اور تیری گود میں ہم بچہ دیکھ رہے ہیں اور کیا بات ہے تو نے تو ہمیں تعجب میں ڈال دیا ہے حضرت مریم نے جواب نہیں دیا۔ فرمایا میں نے چپ کا روزہ رکھا ہوا ہے۔ اک چپ کا روزہ ہوتا ہے۔ فَقُوْلِیْ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا میں نے رحمٰن کے لئے نذر مانی ہے کہ میں چپ کا روزہ رکھوں گی۔ فَلَنْ اُکَلِّمَ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا ط اور ایسا روزہ کہ کسی سے کلام نہیں کروں گی۔

روزے کی بھی قسمیں ہوتی ہیں۔ جو رکھتے ہیں ان سے پوچھو۔

حضرت مریم علیہا السلام منہ سے تو بولی نہیں۔ خود تو چپ کا روزہ رکھا ہوا تھا۔ جواب نہیں دیا۔ فَاَشَارَتْ اِلَیْہِ۔ گود میں بچے کی طرف اشارہ کیا کہ اس سے بات کرو۔

قَالُوْا کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا ط وہ کہنے لگے کہ ہم اس سے کیسے کلام کریں وہ تو گود والا بچہ ہے بولنے کے قابل نہیں۔

سمجھنے کے قابل نہیں۔ ہم اس سے کیسے کلام کریں۔ بس ان کا یہ کہنا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ماں کی گود میں بولے اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ ق اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ۔ بچے بھی جانتے ہیں میں اللہ کا بندہ ہوں اٰتٰنِیْ ماضی کا صیغہ ہے اور ماضی گذرے ہوئے زمانے کو کہتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ماں کی گود میں فرماتے ہیں میں جس اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دے دی ہے وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۵ اس نے مجھے نبی بنا دیا ہے۔ جَعَلَ بھی ماضی کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہاں نبی بنا دیا۔ عالم ارواح میں۔ کہاں کتاب دے دی۔ عالم ارواح میں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عالم ارواح میں کتاب ملی۔ سارے نبیوں کو عالم ارواح میں کتاب ملی اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیارے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں ملی اور ہمارے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں نہیں ملی حضور صلی اللہ علیہ کو بھی وہاں ملی ہے اور باقی جس جس کو ملی ہے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے ملی۔

حضرات! بتائیے ڈگری پہلے ملتی ہے یا تعلیم پہلے ہوتی ہے۔ تعلیم پہلے ہوتی ہے ڈگری بعد میں ملتی ہے۔ یہ نہیں کہ کوئی بچہ سکول میں داخل ہوا اور بی اے کی ڈگری پہلے ہی اس کے ہاتھ میں دے دی جائے اور قاعدہ پھر شروع کروایا جائے "نہیں" پہلے تعلیم دی جاتی ہے پھر ڈگری ملتی ہے۔ جب ان کو عالم ارواح میں ڈگریاں مل گئی تو تعلیم یہاں آکر شروع ہوئی ہے تعلیم کا سلسلہ یہاں سے شروع ہوا ہے "نہیں" اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا ہی کامل اکمل کیا۔ ان کی فطرتوں میں علوم اور معارف رکھ کے ان کو پیدا کیا۔ یہ عالم ارواح میں عالم بھی تھے عارف بھی تھے اور علم و معرفت کا خزانہ بھی تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تو شان ہی بہت بلند ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو دیکھو اور غلاموں کے غلاموں کو دیکھو۔ ایک واقعہ پڑھیئے اور کمال یہ ہے کہ اس کو لکھا ہے اشرف علی تھانوی نے جو ہم اہلسنت وجماعت کے مخالف اور حکیم دیوبند ہیں انہوں نے لکھا ہے کتاب کا نام ہے امداد المشتاق۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور امام غزالی علیہ الرحمۃ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج کی رات تشریف لے گئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی حضور میں ایک بات پوچھتا ہوں۔ آپ کا یہ فرمان ہے عُلَمَاءُ اُمَّتِی کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں جیسے ہیں تو حضور کیا آپ کی اُمت کے عالم ہمارے جیسا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علم ہمارے جیسا فہم، ہمارے جیسی صلاحیت قابلیت رکھتے ہیں۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چونکہ وہ میرے علم کے وارث ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ علم عطا فرمایا ہے جو پہلے نبیوں کو بھی نہیں ملا تو جب وہ میرے علم کے وارث ہیں تو میرے علم کے وارث ہو کر وہ بڑے قابل اور بڑے فہیم اور بڑا اللہ کا فضل ہے ان پر ان کی بڑی صلاحیتیں ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا حضور اپنی اُمّت کا ایک عالم تو بلائیے میں اس کی قابلیت، صلاحیت کو تو دیکھوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم ارواح میں نظر اٹھائی تو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی روح اٹھی۔ حضور مجھے بلائیے۔ حضور میں حاضر ہوں یہ نہ سمجھیے کہ دوسرے نہ بولے۔ دوسرے تو ادب کی وجہ سے تواضع کی وجہ سے خاموش تھے یہ ذرا تیز بڑے تھے اور بڑے عالم ہیں۔ بڑے فلسفی، بڑے منطقی۔ بڑا کرم۔ عرض کیا۔ حضور میں حاضر ہو۔ فرمایا چل پھر تو ں ای آجا۔ امام غزالی کی روح آئی۔ سلام کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ تمہارا نام کیا ہے۔ عرض کی حضور میرا نام ہے محمدؐ میرے باپ کا نام محمد میرے دادا کا نام بھی محمد، میرے پڑدادے کا نام بھی محمد، محمد بن محمد بن محمد بن محمد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یہ کوئی قابلیت ہے کہ سوال کیا۔ ایک اور جواب دے رہے ہیں سات۔ انبیاء کے سامنے خواہ مخواہ کلام کو لمبا کرتے ہو یہ طول کلامی یہ کیسی بات ہے میں نے تمہارے باپ دادے کا نام پوچھا ہے میں نے تو تم سے صرف تمہارا نام پوچھا ہے اور تم باپ دادے کا نام بتا رہے ہو میں نے تم سے تمہارے باپ دادے کا نام نہیں پوچھا۔ تو امام غزالی نے عرض کیا حضور اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا تھا۔ وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ۔ اے موسیٰ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صرف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اتنا پوچھا تھا کہ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے تو آپ نے کتنے جواب دیئے آپ نے عرض کیا تھا۔ هِيَ عَصَايَ یہ میرا عصا ہے اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا۔ میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں۔ وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ اور اس کے ساتھ اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ۝ اور اس سے اور بھی بڑے کام لیتا ہوں۔ (پ ۱۶ ع ۱۰ سورہ طٰہٰ) تو اللہ تعالیٰ یہ سب کچھ آپ سے پوچھا تھا کہ اس عصا سے کیا کیا کام لیتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تو یہ پوچھا تھا کہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے تو تم نے کتنے جواب دیئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے کلام تو اس لئے لمبا کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف زیادہ سے زیادہ حاصل ہو۔ اگر میں اتنا کہہ دیتا لاٹھی ہے تو بس اتنی بات کا شرف حاصل ہوتا۔ تو میں نے کلام کو طول دیا کہ اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف زیادہ حاصل ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونا یہ کوئی معمولی شرف نہیں بہت بڑا شرف ہے۔ اس شرف کے حصول کے لئے میں نے کلام کو طول دیا تھا۔

امام غزالی نے عرض کیا حضور اگر آپ کا اللہ سے ہمکلام ہونا آپ کے لئے شرف اور عزت کی بات ہے تو میرا آپ جیسے جلیل القدر پیغمبر سے ہمکلام ہونا میرے لئے شرف اور عزت کی بات نہیں۔ میں نے بھی اسی واسطہ کلام کو طول دیا کہ آپ سے زیادہ ہمکلامی کا شرف حاصل ہو۔ اب موسیٰ علیہ السلام خاموش ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امام غزالی کو ہاتھ سے ذرا ایسے چھوا دے کر فرمایا اَدِّبْ يَا غَزَالِيُّ۔ ادب کر اے غزالی تو نے تو مناظرہ ہی شروع کر دیا۔ بزرگوں کے سامنے اتنی لمبی بات کہ بزرگوں کو خاموش کرا دیا جائے۔ ادب کر۔ جلال والے ہیں۔

Click For More Books -
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو غور کرو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے تقریباً چار سو سال بعد پیدا ہوئے پیدا ہونے کے بعد انہوں نے علم پڑھا۔ لیکن یہ بات ہے عالم ارواح کی۔ بولو وہاں کہاں سے پڑھا اور بات کہاں کی کر رہے ہیں ذرا غور کرو ابھی عالم ارواح میں ہیں تو جانتے ہیں کہ میں پیدا ہوں گا۔ تو میرا نام یہ ہوگا میرے باپ دادے، پڑدادے کا نام یہ ہوگا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے تقریباً دو ہزار سال پہلے پیدا ہوئے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دو ہزار سال پہلے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے جو اللہ تعالیٰ سے کلام کیا۔ سوال و جواب ہوئے موسیٰ علیہ السلام اس کا بھی علم رکھتے ہیں۔ جب غلاموں کے علوم کا یہ حال ہے کہ عالم ارواح میں اگلی پچھلی باتوں کا علم ہے تو خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا کیا حال ہوگا

توں عالم ما کان و ما یکون ہے
مگر بے خبر، بے خبر دیکھتے ہیں

جاننے والوں سے پوچھو امام شرف الدین بوصیری صاحب قصیدہ بردہ شریف، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی اپنی چادر اتار کے نہیں دی۔ امام بوصیری علیہ رحمۃ فرماتے ہیں۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا!
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

یارسول اللہ یہ دنیا و آخرت تو آپ کی سخاوتوں میں سے ایک سخاوت ہے اور لوح محفوظ اور قلم کا علم تو آپ کے علموں میں سے ایک علم ہے۔ یارسول اللہ کیا یہ لوگ ہیں جاننے والے نہیں نہیں یہ بھی جاننے والے کما حقہ،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں ہیں۔ یہ تو شریف الدّین بوصیری ہیں۔

حضرات! سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کو کما حقہ صدیق اکبر نے بھی نہیں جانا۔ صدیق اکبر جو اس امت میں سب سے افضل ہیں سب سے اعلیٰ، سب سے بالا ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں ڈالا ہے وہ میں نے ابوبکر صدیق کے سینے میں ڈال دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس ابوبکر سے فرماتے ہیں۔ یَا اَبَابَکْرٍ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ لَمْ یَعْلَمْنِیْ حَقِیْقَۃً غَیْرُ رَبِّیْ (مطالع المسرات ص ۱۲۳)

اے ابوبکر! اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میری حقیقت کو میرے خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ؎

محمدؐ سرِ وحدت ہیں، کوئی رمز اس کی کیا جانے
شریعت میں تو بندہ ہیں حقیقت میں خدا جانے

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر مظہری کے اندر جو اپنی نظیر آپ ہے۔ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ۔

اس آیت کے تحت لکھا ہے اور انہوں نے ثابت کیا ہے کہ اولیاء اللہ شہدا کے زمرے میں داخل ہوتے ہیں اور وہ بھی زندہ وجاوید ہیں۔ ایک اور کتاب انہوں نے لکھی ہے۔ تذکرۃ الموتیٰ والقبور۔ تفسیر مظہری کے اندر وہی عبارت ہے اور تذکرۃ الموتی والقبور کے اندر وہی عبارت ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ ادھر فارسی میں ہے ادھر عربی میں ہے۔ کیا لکھتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔

ارواح ایشاں کہ در زمیں، آسماں و بہشت ہر جا کہ بہر نمیدہند۔ پاک لوگوں کی روحیں۔ انبیاء کی۔ شہداء اولیاء اللہ کی روحیں زمین میں آسمان میں، بہشت میں جہاں بھی جانا چاہتی ہیں چلی جاتی ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ الرحمۃ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہٗ کے مزار پر زیارت کے لئے گئے۔ شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ میرے ابا جان جب آستانے پر گئے تو دور ہی کھڑے ہو گئے یہ سمجھ کر کہ میں گنہگار ہوں اس قابل اور لائق نہیں کہ اس مقدس آستانے پر جاؤں۔

علم اور ادب حضرات، اصل میں ادب وہی کر سکتا ہے جس کو علم ہو جس کو علم ہی نہیں وہ کیا ادب جانے جس کو علم ہے اس کو قدر ہے۔ ہیرے کی قدر وہ ہی جانے گا جس کو ہیرے کا علم ہو گا جواہرات کی قدر وہ ہی کرے گا جس کو جواہرات کا علم ہے جس کو علم نہیں وہ قدر کیا کرے گا۔ علم والا قدر کرتا ہے بے علم قدر نہیں کرتا۔ جاہل جو ہوا۔

کچ دی منکا تے لعل دی منکا اکو رنگ دوہاندا
صراف کولوں جے مل کر لیئے فرق لکھاں تے کوہاندا

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور موچی حضرت امام محمد علیہ الرحمۃ حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے شاگرد اعظم ہیں۔ بڑی شان والے ہیں جب نئے نئے علم پڑھ کے بغداد آئے۔ جوتی تھی ٹوٹی ہوئی ایک موچی کے پاس گئے موچی سے فرمایا۔ میری جوتی کو ٹانکا لگا دو۔ یہ ٹوٹ گئی ہے اس نے کہا چار آنے (۲۵ پیسے) لوں گا۔ آپ نے فرمایا میرے پاس پیسے نہیں میں تجھے ایک مسئلہ بتا دوں گا اس نے کہا حضور مسئلہ وسئلہ میں نہیں جانتا۔ چار آنے رکھو فرمایا بھئی میرے پاس نہیں ہیں چلو میں تمہیں دو مسئلے بتا دوں گا میں نے بڑی محنت سے حاصل کئے ہیں، تین مسئلے بتا دوں گا۔ اس نے کہا میں مسئلے نہیں جانتا چار آنے نہیں تو تین آنے دے دو، مسئلہ نہ کرو۔ قدر جو نہیں تھی۔ جاہل تھا۔ حضرت امام محمد علیہ الرحمۃ سے پوچھو جنہوں نے محنت کر کے وہ مسئلے سیکھے۔ کہنے لگے۔ کتنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوستاں را و معتقداراں در دنیا و آخرت مددگاری می فرمانند۔ دوستوں کی مریدوں کی اور معتقدین کی دنیا اور آخرت میں مدد کرتی ہیں۔ دشمنان را ہلاک نماند اور دشمنوں کو ہلاک کر دیتی ہیں۔

حضرات! اولیاء اللہ کی روحیں پاک لوگوں کی روحیں جہاں جانا چاہتی ہیں چلی جاتی ہیں۔ ان آنکھ والوں سے دیکھوں کے کتنی ارواح کو دیکھتے ہیں

حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ بیٹھے بیٹھے فرمایا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ صحابہ نے عرض کیا حضور آپ کس کو سلام کا جواب دے رہے ہیں۔ کس نے سلام کیا ہے۔ کوئی آیا نہیں۔ کوئی گیا نہیں۔ ہم نے سنا نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا چچازاد بھائی فرشتوں کے ساتھ گزرا ہے فرشتوں کی جماعت گزری ہے اور میرا چچازاد بھائی بھی ان کے ساتھ گزرے تو میرے چچازاد بھائی نے مجھے سلام کیا ہے میں نے جواب دیا ہے۔

دیکھا آپ نے یہ باقاعدہ جہاں جانا چاہتے ہیں چلے جاتے ہیں۔ لوگ تو یہ سمجھتے ہیں۔ مر گئے۔ کھپ گئے۔ ہڈیاں بھی جل گئی ہوں گی۔ "نہیں نہیں"۔ یہ اللہ والے جو ہوتے ہیں۔ پتہ ہے یہ کس شان سے جاتے ہیں۔ فرشتے ان کے تختوں کو اٹھاتے ہیں اور غلامی کرتے ہیں اور یہ جہاں جانا چاہتے ہیں چلے جاتے ہیں۔

حضرت شاہ عبدالرحیم کا خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے مزار پر حاضر ہونا

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ انفاس العارفین میں جو خود ان کی اپنی تصنیف ہے اس میں لکھتے ہیں کہ میرے والد ماجد شاہ عبدالرحیم

ص ۸۱

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جاہل ہے کتنا بے قدر ہے اس کو قدر ہی نہیں۔

برادران اسلام! جو بے علم ہوتا ہے اس کو قدر نہیں ہوتی۔ یہ علم والے ہیں جتنا جس کو علم ہوگا۔ اتنا ہی وہ قدر کرے گا۔ جتنا زیادہ علم اتنی قدر زیادہ یہ خاص بات ہے۔ اس کو سمجھو۔

شان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر اللہ تعالیٰ جانتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا کماحقہٗ علم ہے تو ہم جانتے ہی نہیں تو ہم قدر کیا کر سکتے ہیں ؎

خدا دی قدر مصطفےٰ جانداے
تے مصطفےٰ دی قدر خدا جاندا اے

غالب ایک شاعر ہوا۔ اس نے ساری عمر غزلیں لکھیں۔ کسی نے کہا تم غزلیں لکھتے ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی نعت لکھ دو۔ غالب نے نعت لکھی اور کمال کر دی۔ لکھتا ہے۔

غالب ثنائے خواجہ بیزداں گذاشتیم
کآن ذات پاک مرتبہ دان محمدؐ است

کہ اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا مرتبہ جانتا ہے اور وہ ہی شان بیان کر سکتا ہے۔ جب ہم جانتے ہی نہیں تو ہم بیان کیا کر سکتے ہیں۔ کہ ہم بات کریں گے نیچے کی بات ہوگی۔ ان لوگوں نے کمال کر دیا اور ان لوگوں نے ہی کچھ پایا ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے تو قلم ہی توڑ دیا۔ ایسا کوئی کیا لکھے گا۔ حد کر دی۔ اتنا بلند تخیل، اتنی عقیدت، فرماتے ہیں۔

وَمَا اِنْ مَّدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ
لٰکِنَّ مَدْحِیْ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرماتے ہیں میں اپنے کلام سے اپنے شعروں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف نہیں کرتا۔ میں کون ہوں کہ اپنے کلام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرسکوں۔ میں اپنے کلام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف نہیں کرتا بلکہ اپنے کلام میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لاکر اپنے کلام کو قابلِ تعریف بنا لیتا ہوں۔

جب اپنے کلام میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے آتا ہوں میرا کلام تعریف والا ہو جاتا ہے۔ کتنا بلند خیال ہے۔ کیسے پاکیزہ خیالات اور عقائد ہیں۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اپنے کلام میں لے آتا ہوں تو میرا کلام قابل تعریف ہو جاتا ہے

بعض بدعقیدہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ سُنّی جو ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا سے ملا دیتے ہیں۔

ہم اہلسنت کہتے ہیں بے وقوفوں ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کبا خدا سے ملانا ہے۔ حضورؐ تو ہمیں بھی خدا سے ملانے آئے۔

تم یہ کہتے ہو کہ سنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا سے ملا دیتے ہیں۔

ہم تو یہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بھی خدا سے ملانے آئے ہیں۔ ہم کون ہیں ملانے والے۔ خدا نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو جدا کیا ہی نہیں کیونکہ کوئی محبّ اپنے محبوب کو جدا نہیں کرتا۔ جس کو جدا کر دیا جائے وہ حبیب ہی نہیں ہوتا۔ جو محبوب ہوتا ہے۔ محب اس کو جُدا نہیں کرتا۔ اس کو اپنی آنکھوں میں بٹھاتا ہے۔ اپنے دل میں جگہ دیتا ہے۔ ہم کون ہیں ملانے والے۔

چلو زیادہ اسرار میں معرفت میں نکتہ شناسی میں نہ جاؤ۔ یہ کلمہ لکھا ہوا دیکھو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گے. لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ. درمیان میں اللہ تعالیٰ کا نام اس کے ساتھ ہی محمدؐ. جہاں اللہ کی ہ ختم ہوتی ہے. وہاں محمدؐ کی میم شروع ہوتی ہے درمیان میں واؤ نہیں. واؤ تو تقسیم کے لئے آتی ہے فصل کیلئے آتی ہے. یہاں فصل کون کرے. یہاں تو وصل ہے. وصل واؤ تو فصل کے لئے آتی ہے. واؤ تو جدائی کے لئے آتی ہے واؤ تو نکھیڑے کے لئے آتی ہے. یہاں تو وصل ہے یہاں کون نکھیڑے.

حضرات محترم! اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو جدا کیا ہی نہیں. جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصل کا بیان کرتا ہے وہ خود جدا ہو جاتا ہے جو غیریت قائم کرتا ہے وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا مصداق بن جاتا ہے. ہم کون ہیں ملانے والے. اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو جدا کیا ہی نہیں

جہاں دیکھوں ایمان والو
پس ذکر حق ہے ذکر مصطفےٰ کا

انگوٹھی پر نام خدا اور نام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو انگوٹھی دی اور فرمایا جاؤ اس انگوٹھی میں میرے رب کا نام لکھوا لاؤ. حضرت ابوبکرؓ گئے. صاحب عشق تھے. صاحب محبت تھے. صاحب ایمان تھے جا کر صراف سے لکھنے والے سے کہا اس پر اللہ کا نام بھی لکھ دو اور حضور صلی اللہ کا نام بھی لکھ دو. لکھنے والے نے لکھ دیا. آنکھیں ٹھنڈی ہوئی. دل خوش ہوا. انگوٹھی دیکھی. آ گئے. حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انگوٹھی دیکھی تو مسکرا کر فرمایا میں نے تو کہا تھا کہ میرے رب کا نام لکھوا دو. اس میں میرا نام بھی لکھا ہوا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور میرے نام کے ساتھ تمہارا نام بھی لکھا ہوا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ سنا تو حیران ہوئے۔ عرض کی حضور خدا کی قسم میں نے آپ کا نام لکھوایا ہے اور اپنا نام نہیں لکھوایا۔ یا رسول اللہ میرے ایمان نے میری محبت نے اجازت نہیں دی کہ اللہ کا نام ہو۔ اللہ کے محبوب کا نام نہ ہو۔ آپ کا نام میں نے لکھوایا ہے مگر میں نے اپنا نام نہیں لکھوایا۔ اسی وقت جبرائیل امین حاضر ہو گئے۔ عرض کی یا رسول اللہ ابوبکر کو کچھ نہ کہیئے "ابوبکر" کا نام اللہ نے لکھوایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کا نام اس لئے لکھوایا ہے کہ میرے پیارے حبیب جب ابوبکرؓ تجھ کو مجھ سے جدا نہیں کرتا تو میں ابوبکرؓ کو تجھ سے کیسے جدا کر دوں۔ ابوبکرؓ نے تیرے نام سے ملایا ہے۔ میں نے ابوبکرؓ کا نام تیرے نام سے ملا دیا ہے (تفسیر کبیر) معلوم ہوا جو وصل کا بیان کرتا ہے وہ خود واصل ہو جاتا ہے اور جو جدائی کرتا ہے وہ خود جدا ہو جاتا ہے۔

میں عرض کر رہا تھا کہ فرشتے اور روحیں اڑتی ہیں۔ اللہ والے جہاں چاہیں چلے جاتے ہیں۔ حضرت شاہ عبدالرحیم فرماتے ہیں کہ میں دور کھڑا ہو گیا یہ خیال کر کے کہ میں گنہگار اس قابل نہیں کہ اس مقدس آستانے پر جاؤں۔ عقل والے تھے۔ جانتے تھے کسی شاعر نے کیا اچھا شعر کہا ہے۔ ؎

یہ سمجھ کر قابل سجدہ نہیں اپنی جبیں
دور ہی سے ہم نے کسی کا آستاں دیکھا جو تھا

دور کھڑے ہو گئے۔ جو مزار کے قریب چبوترا تھا اس پر۔

فرماتے ہیں روح ایشاں ظاہر شدند۔ اس جگہ حضرت خواجہ قطب الدین علیہ الرحمۃ کی روح مجسم ہو کر ظاہر ہوئی و فرمودند پیہ بیشتر بیاہ۔ فرمایا آگے آ جاؤ۔ حضرت شاہ عبدالرحیم فرماتے ہیں۔ میری ہمت نہیں پڑتی تھی کہ اتنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بڑی سرکار ڈرتے ڈرتے ایک دو قدم اٹھائے. نیز فرمودند پیش بیاہ. حضرت خواجہ صاحب نے پھر فرمایا آگے آؤ فرماتے ہیں. میں ڈرتے ڈرتے دو تین قدم اور آگے گیا. اسی طرح وہ فرماتے رہے اور میں آگے بڑھتا رہا. یہاں تک کہ میں آپ کے بہت قریب ہو گیا. فرماتے ہیں. حضرت صاحب نے اوپر دیکھنا شروع کر دیا. میں نے بھی دیکھا کہ کس کو دیکھ رہے ہیں. اس وقت میں نے دیکھا کہ چار فرشتوں نے ان کی قبر کے نزدیک ایک تخت اتارا ہے. ایک بزرگ اس تخت سے اترے حضرت خواجہ قطب الدین علیہ الرحمۃ کے گلے ملے معانقہ کیا. پھر آہستہ آہستہ آپس میں راز و نیاز کی باتیں کی. پھر وہ بزرگ جو آئے تھے تخت پر بیٹھ کر واپس چلے گئے. جب چلے گئے تو میں آگے بڑھا. حضرت خواجہ قطب الدین میری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا کہ می گوئی در حق شعر. اے عبدالرحیم تم شعر کے متعلق کیا کہتے ہو یہ جو پڑھے جاتے ہیں. جواب دینے میں کمال کر دی معلوم ہوتا ہے یہ بھی بڑے عالم فاضل صاحب علم و عرفان تھے. فرماتے ہیں. میں نے جواب دیا. کلام حسنہ حسن. قبیحہ قبیح وہ ایک کلام ہے اس میں جو اچھا ہے وہ بہتر ہے اور جو برا ہے وہ خراب ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعر بھی ایک کلام ہے. جیسے کلام اچھا بھی ہوتا ہے. برا بھی ہوتا ہے. اس طرح شعر کا حال ہے کہ شعر اچھے بھی ہوتے ہیں اور برے بھی ہوتے ہیں. حضرت شاہ عبدالرحیم فرماتے ہیں. جب میں نے یہ جواب دیا کہ جو اچھا ہے وہ اچھا ہے اور جو برا ہے وہ برا ہے تو خواجہ قطب الدین صاحب نے فرمایا بَارَكَ اللّٰهُ فِيهِ اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے بہت اچھا جواب ہے پھر آپ نے فرمایا چہ می گوئی در حق حسن صورت خوبصورت آواز کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر کسی کی آواز اچھی ہو. تو حضرت شاہ عبدالرحیم فرماتے ہیں کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں نے کہا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا فرماتا ہے۔ فرمایا بَارَكَ اللّٰهُ۔

شاہ عبدالرحیم فرماتے ہیں پھر مجھے قطب الدین صاحب نے فرمایا کہ اگر شعر بھی بہت اچھا ہو اور آواز بھی بہت اچھی ہو کوئی اچھی آواز سے اچھے انداز سے شعر کو پڑھے تو پھر تم کیا کہتے ہو۔ فرماتے ہیں۔ میں نے کہا نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاءُ فرمایا نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ اللہ جس کو چاہے دے۔ فرمایا بس ہمارا بھی یہی مشغلہ تھا کہ کسی اچھی آواز والے سے کوئی اچھا شعر سن لیا کرتے تھے۔ تم بھی سن لیا کرو۔ میں نے عرض کیا بہت اچھا پھر میں نے عرض کیا حضور یہ جو بزرگ آئے اور تخت پر بیٹھے تھے یہ کون تھے۔ فرمایا یہ تخت پر حضرت خواجہ بہاوالدین نقشبند تھے۔ کسی معاملے میں میرے ساتھ مشورہ کرنا تھا اور گفتگو کرنی تھی۔ اس لئے آئے تھے۔ ساتھ فرشتے تھے جنہوں نے تخت پر بٹھایا ہوا تھا۔

حضرات۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم تو سمجھتے ہیں کہ یہ مر گئے، مٹی میں مل گئے۔ ہڈیاں تحلیل ہو گئی ہوں گی، جل گئی ہوں گی، سڑ گئی ہوں گی۔ "معاذ اللہ" لیکن یہ اللہ والے کس طرح زندہ ہیں جہاں جانا چاہتے ہیں۔ جاتے ہیں فرشتے غلامی کرتے ہیں۔ ان کے تختوں کو اٹھاتے ہیں۔ شہنشاہوں کی طرح آج بھی یہ اولیاء اللہ آپس میں ملتے ہیں مشورہ کرتے ہیں۔ باطنی امور ان کے ہاتھ میں ہیں۔ اس رات میں تو عام اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ نبیوں، ولیوں کو فرماتا ہے کہ جاؤ دیکھو لوگ کیا کر رہے ہیں اور اللہ اللہ کرنے والوں کو دیکھو،

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ يَنْزِلُ جِبْرِيْلُ فِيْ مَلَاءٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ قَائِمًا اَوْ قَاعِدًا یُذَکِّرُوْنَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ

لیلۃ القدر میں حضرت جبریل امین برگزیدہ فرشتوں کی عظیم جماعت کے ساتھ زمین پر تشریف لاتے ہیں اور زمین کا کوئی ایسا گوشہ باقی نہیں رہتا جہاں کوئی فرشتہ نہ جائے اور اس بندے کے لئے دُعائے مغفرت اور التجائے رحمت نہ کرے جو سجدہ یا قیام کی حالت میں ذکر الٰہی میں مشغول ہو۔"

ایک روایت میں یُسَلِّمُوْنَ بھی آیا ہے یعنی فرشتے سلامتی کی دُعا کرتے ہیں۔ البتہ عیسائیوں کا گرجا۔ یہودیوں کی عبادت گاہ۔ بت پرستوں کا مندر اور وہ مقامات جہاں گندگی ڈالی جاتی ہے۔ اس اعزاز سے مستثنیٰ ہیں

(بیہقی و غنیۃ الطالبین)

ایک روایت میں یوں ہے کہ جبریل امین ان فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ ہر ذاکر اور عبادت گزار کے گھر جائیں اور ان سے مصافحہ کریں اور ان کی دُعاؤں پر امین کہیں جن سے ذاکرین اور عابدین کو ذکر و عبادت میں وہ لذت و حلاوت حاصل ہوتی ہے جو اس سے پیشتر کبھی ان کو نصیب نہیں ہوئی۔ فرشتے ہر مومن کے گھر جاتے ہیں اور ان سے مصافحہ کرتے ہیں۔ البتہ ان کے گھروں میں داخل نہیں ہوتے جن میں کتا سُور۔ حرامکاری۔ شرابی اور ذی روح چیزوں کی تصویریں ہوتی ہیں۔

فیا للعجب! کتنے دُکھ اور افسوس کی بات ہے کہ آج مسلمان محض خیالی زینت اور دماغی عیاشی کی خاطر اپنے گھروں کو طرح طرح کی نیم عریاں اور ذی روح چیزوں کی تصویروں سے سجاتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی بے پناہ نعمتوں اور رحمتوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔

اللہ اکبر! کتنا خوش نصیب اور بلند اقبال ہے وہ مومن بندہ جو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس مقدس و مبارک رات کو اپنے رب رحمٰن و رحیم کی یاد اور بندگی میں بسر کرتا ہے اور آخر کار حضرت روح الامین اور مقرب فرشتوں کے ساتھ مصافحہ کرنے کا شرف حاصل کرتا ہے اور ملائکہ کا یہ مقدس گروہ اس کی مغفرت اور بخشش کے لئے دعائیں کرتا ہے۔

جب اس حسین رات کی صبح ہوتی ہے تو روح الامین فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ اب واپس چلو۔ فرشتے عرض کرتے ہیں اے جبریل! اللہ تعالےٰ نے آج کی مبارک رات میں اُمّت محمدیہ سے کیا معاملہ کیا؟ جبریل امین فرماتے ہیں کہ پروردگار عالم نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری امت کو اپنی مخصوص رحمتوں سے نوازا ہے اور ان کی خطاؤں اور لغزشوں کو معاف کر دیا ہے۔ ؎

جے میں دیکھاں جرماں ولے کجھ نہیں میرے پلّے
جے میں دیکھاں رحمت تیری بلّے بلّے بلّے
فضل تیرے دی آس کریماں ہور اُمید نہ کوئی
صدقہ اپنے پاک نبی دا بخش خطاء جو ہوئی

برادران اسلام! اللہ تعالیٰ کے نورانی فرشتے اس مبارک رات کو آتے ہیں کیوں آتے ہیں۔ دعائیں دینے کے لئے۔

مغفرت اور بخشش کی بشارت دینے کے لئے۔ کس کی طرف سے مغفرت اور بخشش ہو گی۔

اللہ کریم کی طرف سے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھولیاں پھیلاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت تمہارا انتظار کر رہی ہے۔

معلوم ہوا یہ رات بڑی ہی رحمت اور مغفرت والی ہے اس رات گنہگاروں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آسمان دنیا سے فرماتا ہے۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل نہیں
راہ دکھلائیں کسے رہرو منزل ہی نہیں

میاں محمدؐ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پنجابی کے شاعر ہوئے فرماتے ہیں۔

اج دی راتیں رحمت رب دی کرے بلند آوازہ
بخشش منگن والیاں کارن کھلا رحمت دا دروازہ

جو لوگ ایسی مبارک راتوں کو یاد الٰہی میں گذارتے ہیں۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ (ترجمہ) یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں ہیں اور رحمت۔ (پ۲ ع ۳ سورۃ البقرۃ)

فرشتوں کا سردار صرف فرشتے ہی نہیں۔ بلکہ تمام فرشتوں کا سردار آکر آواز دیتا ہے۔

او لیلۃ القدر میں گناہوں سے معافی مانگنے والو! اور لیلۃ القدر میں رونے والو۔ رات میں اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہونے والو۔ رب کریم کے حضور دستِ سوال دراز کرنے والو۔ سَلَامٌ۔ تمہارے لئے بھلائی ہی بھلائی ہے۔ خیر ہی خیر ہے برکتیں ہی برکتیں، بخشش ہی بخشش ہے۔ بلکہ

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل نہیں
راہ دکھلائیں کسے راہ رو منزل ہی نہیں
تیرے کرم سے بے نیاز کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

حضرات محترم! وہ ستار ہے۔ غفار ہے۔ رحمان ہے۔ رحیم ہے کریم ہے وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے دروازے پر آنے والوں کو خالی نہیں لوٹاتا. بلکہ دامن بھر کے بھیجتا ہے اور گناہوں کو مٹا کے بھیجتا ہے.

اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝

ترجمہ، اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب پکارے تو انہیں چاہیئے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں۔ (پ۲ ع ۷ سورۃ البقرۃ)

اے میرے محبوب کے غلاموں پکارنا تمہارا کام ہے اور گناہوں سے پاک کرنا میرا کام ہے سبحان اللہ۔

رحمت خداوندی

حضرات محترم! ایک رحمت بھری روایت سنو. ایک دن حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا یا اللہ! جب کوئی تیرا فرمانبردار بندہ تجھے پکارتا ہے تو تو اسے جواب کیسے دیتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا. میں جواب میں کہتا ہوں لَبَّیْکَ. یعنی میں موجود ہوں. بولو کیا مانگتے ہو؟" حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا. یا اللہ! اور اگر کوئی تیرا گنہگار بندہ تجھے پکارے تو اسے جواب میں تو کیا فرماتا ہے؟ فرمایا گنہ گار کے جواب میں دو مرتبہ فرماتا ہوں لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا یا اللہ! گنہگار کو جواب میں لَبَّیْکَ دو مرتبہ کیوں فرمایا موسیٰ. یہ اس لئے کہ میرے فرمانبردار بندے کو تو اپنے نیک اعمال پر بھی بھروسہ ہوتا ہے اور گنہگار کو تو صرف میری رحمت پر ہی بھروسہ ہوتا ہے. پھر جسے صرف میری رحمت ہی پر بھروسہ ہو اس کے لئے میری رحمت کیوں جوش میں نہ آئے

(نزہتہ المجالس صـ۶۸ ج۲)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جے میں ویکھاں عملاں ونّے کجھ نہیں میرے پلّے
جے میں ویکھاں رحمت تیری بلّے بلّے بلّے

کسی شاعر نے خوب کہا ہے کہ

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا
پر تو نے دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تدبیر
لیکن تری رحمت نے گوارا نہ کیا

پیاری آواز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو گنہگار بندے کی آواز سے بڑھ کر کوئی آواز پیاری نہیں. جو وہ گناہوں پر نادم ہو کر اللہ کو پکارنے کے وقت نکالتا ہے اور کہتا ہے. اے میرے رب! اور پھر فرشتوں کو مخاطب فرما کر فرماتا ہے. میرے فرشتو! گواہ رہو کہ میں نے اُسے بخش دیا. اور ایک دوسری حدیث پاک میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش مبارک سے پہلے عرش کے اوپر یہ آیت کریمہ لکھی ہوئی تھی۔

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی ط

ترجمہ:۔ اور بے شک میں بہت بخشنے والا ہوں اسے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا۔ (پ ۱۶ ع ۱۳ سورہ طٰہٰ)

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ حضرات! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا۔ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ۔ تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ ۲۴ ع ۳ سورۃ الزمر)

سبحان اللہ! بندہ گنہگار کے لئے اس سے زیادہ اور کیا خوشخبری ہوگی کہ وہ اگر سچے دل سے نادم ہو کر توبہ کرے تو اللہ کی رحمت سے ناامید ہرگز نہ ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تو بڑا مہربان اور اس کی رحمت بڑی وسیع ہے۔

وسعتِ رحمت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کیا کہ حضور گنہگار کے لئے بھی اللہ کی رحمت سے حصہ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو برتن منگوائے۔ ایک ان میں سے بڑا خوبصورت تھا اور دوسرا بدنما۔ آپ نے دونوں کو بارش میں رکھ دیا۔ پانی سے دونوں بھر گئے۔ فرمایا كَذٰلِكَ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعُمُّ الطَّائِعَ وَالْعَاصِيَ اسی طرح اللہ کی رحمت بھی فرمانبرداروں اور گنہگاروں کے لئے عام ہے یعنی جس طرح بارش کے پانی نے اچھے برتن کو بھی بھر دیا ہے اور برے کو بھی۔ اسی طرح اللہ کی رحمت اچھوں کے لئے بھی ہے اور بروں کے لئے بھی۔

گنہگاروں کے آنسو علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اِنَّ دَمْعَةَ الْمُعَاصِيْ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ۔ گنہگار کے آنسو اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کو بجھا دیتے ہیں۔

علامہ صفوری علیہ الرحمۃ یہ حدیث پاک لکھ کر پھر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا جانور پیدا فرمایا ہے جو سانپ کے بل پر جا کر سانپ کو کھا جاتا ہے اور جب اس پر سانپ کا زہر اثر کرتا ہے اور اسے تکلیف ہوتی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو وہ فوراً رونا شروع کر دیتا ہے۔ جب دو چار آنسو نکلتے ہیں تو زہر کا اثر جاتا رہتا ہے" بھائیو! اسی طرح جو مار عصیاں کا ڈسا ہوا گنہگار بندہ ہے وہ بھی اگر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو کر سچے دل سے تائب ہو کر اپنی آنکھوں سے دو آنسو بہا دے گا تو اس سے گناہ کا سارا زہر دور ہو جائے گا۔

ہر کجا آب رواں غنچہ بود ہر کجا اشک رواں رحمت شود

حضرات! توبہ بڑی اچھی چیز ہے اور خوب یاد رکھیئے کہ توبہ سے شیطان بہت گھبراتا ہے۔ شکاری کے جال میں شکار آجائے اور پھر نکل جائے تو شکاری پر بہت گراں گزرتا ہے۔ اسی طرح شیطان کے جال میں پھنسا ہوا گنہگار توبہ کر کے جب جال سے نکل جاتا ہے تو شیطان کا بہت برا حال ہوتا ہے اللہ تعالےٰ صدق دل سے معافی کی توفیق عطا فرمائے۔

سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سلامتی ہے اور یہ فجر کے طلوع ہونے تک ساری رات سلامتی کا نزول ہوتا ہے اور یہ سلسلہ فجر کے طلوع ہونے تک جاری رہتا ہے۔ یہ رات سراپا رحمت ہے اس میں مکمل طور پر رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ اس لئے یہ رات سانپ بچھو دیگر کیڑے مکوڑے۔ بلاؤں، آفتوں اور شیطانوں سے بالکل محفوظ ہے یہ رات مکمل طور پر سلامتی کی ضامن ہے۔

اس رات اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگو ضرور ملتا ہے لیکن شرط اخلاص اور صدق دل ہے ایسا صدق دل کہ جس میں دکھاوا، بناوٹ کا امکان تک نہ ہو۔

لوٹ لو لوٹ لو گنج سخا لوٹ لو
لوٹنے کا مزا آج کی رات ہے

حکایت: مشہور ہے کہ حضرت شبلی علیہ الرحمہ نے ایک حکیم سے کہا کہ مجھے گناہوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا مرض ہے اس کی دوا دو۔ حکیم صاحب تو خاموش ہو گئے۔ مگر سامنے ایک میدان میں تنکے اکٹھے کرنے والا بوریا نشین بول پڑا۔ اس نے کہا کہ شبلی صاحب ادھر آؤ اس کا نسخہ میں بتاتا ہوں۔ پھر یوں گویا ہوا۔ حیا کے پھل، صبر و شکر کے پھول، عجز و نیاز کی جڑ، غم کی کونپل، سچائی کے درخت کے پتے، ادب کی چھال، اور حسن اخلاق کے بیج، یہ سب لے کر ریاضت کے ہاون دستہ میں کوٹنا شروع کرو اور عرق پشیمانی ان میں زور زور سے ملاتے رہو۔ ان سب دواؤں کو دل کی دیگچی میں بھر کر شوق کے چولہے میں پکاؤ جب پک کر تیار ہو جائے تو صفائے قلب کی صافی میں چھان لینا اور شیریں زبان کی شکر ملا کر محبت کی تیز آنچ دینا۔ جس وقت یہ تیار ہو جائے تو اس کو خوف خدا کی ہوا سے ٹھنڈا کر کے استعمال کرنا... جب شبلی علیہ الرحمہ نے آنکھ اٹھا کر دیکھا تو وہ بوریا نشین دیوانہ غائب ہو چکا تھا..... اللہ اکبر

سلامٌ اللہ تعالیٰ نے عالمین میں حضرت نوح علیہ السلام پر سلام بھیجا فرمایا۔ سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ۝ حضرت نوح علیہ السلام ساڑھے نو سو سال تک تبلیغ میں مصروف رہنے کے بعد کفار پر غالب آئے اور انہیں ان پر فتح یابی کا وارث بنایا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور ہارون علیہم السلام پر سلام بھیجا۔ فرمایا۔ سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دریا میں سلامتی کا وارث بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم پر سلام بھیجا۔ فرمایا۔ سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے نجات پانے کا وارث بنایا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سلام بھیجا اور انہیں مردوں کو زندہ کرنے کا وارث بنایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا اور آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو شفاعت کا وارث بنایا اور آخر میں آپ کی امت پر لیلۃ القدر میں سلام بھیجا اور انہیں رحمت کا وارث بنایا۔

امت نوں سلام آکھن فلکاں توں زمین وَسّے
اوندی اے فرشتیاں دی بارات ہے اج رانی
محبوب دے صدقے تھیں محبوب دی اُمّت تے
کردی اے کرم رب دی خود ذات ہے اج راتی

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ

لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ آخرت میں فرشتے مسلمانوں کی زیارت کریں گے اور آکر سلام عرض کریں گے اور آکر سلام عرض کریں گے۔ اَلْمَلٰٓئِکَۃُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْہِمْ مِنْ کُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ۔ فرشتے (جنت کے) ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے اور آکر سلام کریں گے۔ اور لیلۃ القدر میں یہ ظاہر فرمایا کہ اگر تم میری عبادت میں مشغول ہو جاؤ تو آخرت تو الگ رہی دنیا میں بھی فرشتے تمہاری زیارت کو آئیں گے اور آکر دنیا میں بھی تم کو سلام کریں گے۔

ملائکہ کی دو عیدیں

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کی عیدیں دو راتوں میں پسند فرمائیں۔ جیسے زمین پر مسلمانوں کی عیدیں ہوتی ہیں، اسی طرح آسمان پر ملائکہ کی عیدیں ہوتی ہیں انسان دن کو نہیں سوتا اس لئے ان کی عیدیں دن کو اور ملائکہ رات کو نہیں سوتے ان کی عیدیں رات کو بنائی گئیں۔ ملائکہ کی پہلی عید شب برات کو اور دوسری عید شب قدر کو قرار دی گئی۔

(از ماہنامہ نور اسلام شرق پور شریف صـ۴۲ ماہ جنوری ۱۹۹۶ء)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا مصافحہ کرنا

تبلیغی جماعت کے مولوی زکریا سہارنپوری صاحب نے فضائل رمضان کے ابتداء میں روایت نقل کی ہے

جو شخص حلال کمائی سے رمضان میں روزہ افطار کرائے اس پر رمضان کی راتوں میں فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اور شب قدر میں جبرائیل علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔

حضرات! روزہ افطاری کی فضیلت کے ساتھ یہ بھی عقیدہ رکھنا پڑے گا کہ جبرائیل اور فرشتے دنیا کے ہر اس شخص کو جانتے ہیں جو حلال کمائی سے روزہ افطار کراتا ہے اب اس کا تعلق بھی علم غیب سے ہے اور یہ سب جانتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام اور فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ہیں اور پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہیں۔ اگر اُمتیوں کو اللہ تعالیٰ نے اتنا علم عطا فرمایا ہے تو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا کیا مقام ہوگا۔

ع یہ شان ہے خدمتگاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا۔

طبرانی کبیر میں یہ حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حلال کمائی سے روزہ افطار کرائے۔ رمضان المبارک میں تو اس ماہ مقدس کی تمام راتوں میں فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور شب قدر میں جبرائیل اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور جبرائیل کے وہ ہاتھ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے مَس ہوئے ہیں۔ آج مصافحہ میں یہ برکتیں حاصل کرو حضرت جبرائیل افضل ملائکہ ہیں جن کی بزرگی اور افضیلت کے بارے میں صاحب تفسیر روح المعانی نے یہ وجہ لکھی ہے کہ تمام انبیاء کرام کے مقابلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت شریفہ ان کو زیادہ حاصل ہوئی پس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت جبرائیل کے قرب میں آج کی رات صحبت و قرب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتیں حاصل کرو۔ جو حیات قلب و روح کا سبب ہے یہ رات محلِ سلام ہے صبح تک فرشتوں کا سلام۔ ایمان والوں اور اہل مسجد کو پہنچتا ہے

تفسیر کبیر میں علامہ فخر الدین رازی علیہ الرحمہ

حجاج ابن یوسف فرماتے ہیں کہ حجاج بن یوسف نے ایک شخص کو قتل کا حکم دیا وہ کسی طرح بادیاب ہو کر حجاج سے سوال کرتا ہے سلام کا جواب کیا ہے اس نے کہا وَعَلَیْکُمُ السَّلَام یعنی تم پر سلامتی ہو کہا بس آپ نے زبان دے دی آپ کی زبان سے مجھے سلامتی کا پیام پہنچ گیا اب میں سلامتی اور امان میں آگیا۔ آخر حجاج نے اس کو امان دے دی اور کہا جا تو نے اپنے علم و دانش سے اپنے کو بچا لیا۔

معصوم ملائکہ سلام کریں تو گویا اللہ تعالیٰ نے ان کی زبان سے سلامتی پر سلامتی کا پیام پہنچا دیا۔ صبح تک یہ پیام پہنچتا رہتا ہے۔

نیز سلام۔ اللہ تعالیٰ کا نام بھی ہے گویا غفلت دور کر کے متوجہ الی اللہ کرتے ہیں۔ اشارہ کیا کہ اسی میں سلامتی ہے کہ ہمہ وقت اس دھیان میں رہو۔ ذات باری تعالیٰ تم پر نگران ہے اور خاص نظر عفو و کرم ہے غرضیکہ یہ رات انوارِ قرآن۔ انوارِ ملائکہ۔ انوارِ تجلیات الٰہی سے روشن ہے اس رات کو عبادت میں مصروف رہ کر قلب کی تنویر میں گذارا جائے گناہوں کی غفلت میں سو کر ضائع نہ کیا جائے کہ بڑی قدر و منزلت کی رات ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات! اللہ تعالیٰ نے فرزندان اسلام کو متعدد مقدس اور مبارک راتیں عطا فرمائی ہیں۔ میلاد پاک کی رات، معراج کی رات، شب برات اور لیلۃ القدر یہ سب ہی قدر و منزلت کی راتیں ہیں۔ ان راتوں کو اللہ تعالیٰ نے مختلف قسم کے انعام واکرام سے نوازا ہے یوں تو کوئی لمحہ اس کی عطا سے خالی نہیں۔ اگر اس کی عطا نہ ہو تو عالم ویران ہو جائے۔ مگر ان کی نوازشوں کا جو انداز لیلۃ القدر میں ہوتا ہے وہ کسی اور رات میں نظر نہیں آتا۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام اتار کر اور اس نعمت سے کتنی ہی نعمتوں کے دروازے کھول دیئے انسان کی زبان نطق یزدان کی محافظ بنی۔ سینہ بشریت لاہوتی اسرار کا محرم ہوا۔ اور پیکر آب وگل میں وحی الٰہی کے فانوس روشن ہو گئے۔

اس رات کے عابدوں پر غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک نور برستا رہتا ہے۔ رحمتیں ہزار گنا بڑھ جاتی ہیں اس رات کا منظر دیکھنے کے لئے فرشتے آسمانوں سے قطار در قطار اترتے ہیں اور جب انسان کی عبادتوں اور ریاضتوں پر نگاہ پڑتی ہے تو برسوں کے مان ٹوٹ جاتے ہیں اور لکھوکھہا سال کی عبادتوں پر ناز کرنے والے قدسیوں کو اس کے عابدوں پر سلام بھیجنا پڑتا ہے۔

مفسرین کرام لکھتے ہیں کہ لیلۃ القدر میں عبادت کرنے والے انسان کو جس وقت روح الامین آکر سلام کرتا ہے اور اس سے مصافحہ کرتا ہے تو اس پر خشیت الٰہی کی ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے آنکھیں ڈبڈبا جاتی اور بدن کا رونگٹا رونگٹا کھڑا ہو جاتا ہے۔

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ فرشتوں کا سلام سلامتی کا ضامن ہوتا ہے۔ سات فرشتوں نے آکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سلام کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو ان پر نار نمرود بردا و سلاما ہو گئی۔ لیلۃ القدر کے عابدوں پر جب لاتعداد فرشتے آکر سلام کرتے ہیں تو کیوں کر نہ یہ امید کی جائے کہ ان پر نار جہنم امن و سلامتی ہو جائے گی۔

رمضان شریف اول تا آخر رحمتوں کا خزینہ ہے اس مبارک مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دریا جوش میں ہوتا ہے مگر لیلۃ القدر سارے رمضان پاک کی سردار ہے کیونکہ یہ مرجع برکات اور پیام حسنات و خیرات ہے۔ یہ ہی وہ افضل اور مقدس رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دریا جوش میں آجاتا ہے۔ دریائے رحمت میں طغیانی آجاتی ہے جو ہر گناہگار کے ہر گناہ کو خش و خاک کی طرح بہا کر لے جاتی ہے اور بنجر کھیتی کو سرسبز و شاداب کرنے کے لئے دریا کی تند و تیز لہروں کو دور دور تک پھینکتی ہے تاکہ کوئی بھی کھیتی خشک نہ رہنے پائے یہ مقدس اور حسین و جمیل رات ہے جن میں رشد و ہدایت کا منبع قرآن مجید نازل ہوا جو کہ عظیم تر سعادت ہے۔

یہ وہ رات ہے جو گنہگاروں کو نجات و مغفرت کا مژدہ سناتی ہے۔ یہ وہ رات ہے جس کے ماہ کامل کی گواہی میں انسانوں کی قسمت کے فیصلے ہوتے ہیں۔ یہ وہ رات ہے جس کے پردے میں ستار العیوب شرم عصیاں کی لاج رکھتا ہے یہ وہ رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت هَلْ مِنْ مُغِيثٌ يُغِيثُنَا کے مبارک فرمان کے ساتھ سائلوں کی تلاش کرتی ہے۔ اس ایک رات میں خدا کی جو رحمتیں نازل ہوتی ہیں وہ ہزار مہینوں سے بھی زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خود اس رات کا نام "لیلۃ القدر" رکھا یعنی عظمت والی رات، بلندی والی رات کیونکہ اس رات میں عظمت والے رب کا کلام اس کے عظمت والے رسول پر نازل ہوا۔ اس کتاب اور اس رسول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو ماننے والے اس پر عمل کرنے والے بھی بڑی عظمت والے ہو گئے تمام اُمتوں سے افضل و اعلیٰ امت بن گئے پس جو بھی اس رات کی عظمت کا لحاظ کرتا ہے۔ اس میں اعمال خیر کرتا گناہوں سے توبہ کرتا ہے قرآن پاک کے مطابق زندگی بسر کرنے کا عزم کرتا ہے اور پوری طرح صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بن جاتا ہے وہ بہت ہی بلند مرتبے اور عظمت والا ہو جاتا ہے ۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں
محمدؐ کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی

برادران اسلام! یہ دین اسلام کے انوار و تجلیات اور فیوض و برکات میں سے ایک اہم رفیع الشان اور دلکشا حقیقت ہے کہ نیک اعمال کی قدر و قیمت اور اجر و ثواب صرف وزن، تعداد اور مقدار کی وجہ ہی سے مرحمت نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اعمال کی باطنی کیفیت اور روحانی نسبت کو بھی ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ اعمال خیر کی قدر و منزلت اور اس کی اہمیت و کیفیت کبھی تو کسی اشرف و اعلیٰ مکان کی نسبت سے اور کبھی کسی مقدس و مبارک زمان کے سبب سے بڑھ جاتی ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی عظیم شخصیت کے تقدس کی نسبت کی وجہ سے اس کی نیکی کو غیر معمولی قبولیت اور عظمت حاصل ہو جاتی ہے۔

چنانچہ مولا کریم جل و علیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری امت کو محض اپنے فضل و کرم سے زمان و مکان کے چند ایسے ممتاز اوقات اور مخصوص مقامات مرحمت فرمائے ہیں جو انوار و تجلیات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور فیوض و برکات کے اعتبار سے تمام زمانوں اور مکانوں پر شرف و برتری رکھتے ہیں اور ان اوقات و مقامات میں اعمال خیر ادا کرنے کی وجہ سے ان اعمال کی قدر و منزلت اور انوار و برکات میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے

چنانچہ رب کریم نے بعض مقامات اور مکانات کو اپنے امتیازی انوار و تجلیات اور فیوض و برکات کا مرکز بنایا اور ان کو ایسی لازوال فضیلتوں، عظمتوں اور سعادتوں سے نوازا ہے جن کا عشر عشیر بھی کسی دوسرے مقام کو حاصل نہیں مثلاً کعبۃ اللہ، حرم مکہ معظمہ۔ صفا و مروہ۔ عرفات و مزدلفہ۔ مدینہ منوّرہ۔ بیت المقدس اور تمام دینی عبادت گاہیں اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور محبوب ترین مقامات ہیں ان مقدس مقامات کو ایسی برکتیں اور لازوال رفعتیں بخشی گئی ہیں جو زمین کے کسی دوسرے حصّے کو نصیب نہیں مکہ مکرمہ میں ایک نیکی کا اجر ایک لاکھ اور مدینہ منورہ میں ایک نماز کا اجر پچاس ہزار اور بیت المقدس میں پچیس ہزار نیکیوں اور نمازوں سے کہیں افضل و اعلیٰ ہے خصوصاً مدینہ منوّرہ کا وہ تابناک اور ایمان افروز خطّہ جس کو گنبد خضراء کے حیات بخش نام سے پکارا جاتا ہے اور جہاں اس وقت وہ ذاتِ گرامی جلوہ نما ہے جس نے قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کی جلوہ گاہ ناز میں باریاب ہو کر ذات الٰہی کا بے حجاب جلوہ اپنے سر اقدس کی ظاہری آنکھوں سے دیکھا اور جو ساری مخلوق میں خدائے اکبر کے بعد بزرگ ترین ہستی اور لوح و قلم، عرش و کرسی کی زینت ہے بالاتفاق مدینہ طیبہ کا وہ دلآویز خطّہ تمام کائنات سے بلند و بالا اور افضل و اعلیٰ ہے حتیٰ کہ مسجد اقصیٰ۔ مسجد نبوی۔ مسجد حرام۔ سدرہ و جنت اور عرش و کرسی سے بھی زیادہ فضیلت و برتری رکھتا ہے۔

گنبد خضراء شاہد ازل کی تجلیوں کا وہ تنہا مرکز جمیل ہے۔ جس کی ازلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عظمتوں اور ابدی فضیلتوں کی طلعتوں کو جنت الفردوس کی رعنائیاں بھی حسرت کی نگاہوں سے دیکھتی ہیں ؎

نبی کا جس جگہ پر آستاں ہے
زمین کا اتنا ٹکڑا آسماں ہے

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بعض اجزائے زماں کو بھی بعض ایسی امتیازی سعادتوں اور خصوصی شانوں سے سرفراز فرمایا ہے جو انہیں کا حصّہ ہے بعض مُبارک دن، بعض مبارک راتیں اور بعض مبارک مہینے ایسے بزرگ و برتر اور خصوصیّت و مقبولیت کے حامل ہوتے ہیں. جن کا عشر عشیر بھی دوسرے ایّام کو حاصل نہیں. چنانچہ زمانوں میں بہترین اور افضل ترین زمانہ شب ولادتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم. رمضان المبارک. عشرہ ذی الحجہ. شب معراج شب برات، شب قدر. شب مزدلفہ، جمعۃ المبارک اور یوم میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دیا گیا ہے ان مُبارک اور مسعود اوقات کو ایسی ازلی فضیلتوں اور ابدی کرامتوں سے نوازا گیا ہے. جنہوں نے ان مخصوص اوقات کو سب راتوں اور دنوں سے زیادہ مقدس و مُبارک اور انوار سے منور فرما دیا ہے. چنانچہ جس مسعود و مُبارک دن میں سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی اسے دنیا کے تمام مبارک دنوں سے زیادہ عزو شرف اور مجد و کرم سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔

اسی طرح اللہ رب العالمین نے سال کے بارہ مہینوں میں سے رمضان المبارک کو سب سے زیادہ فضیلت، قبولیت اور عظمتِ شان سے بہرہ ور فرمایا. اس مُبارک مہینہ کو اپنی ذات بے ہمتا کی طرف منسوب فرما کر اس کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک امتیازی عظمتِ شان سے ممتاز کر دیا ہے۔ رمضان المبارک کی ہر معمولی اور نفلی نیکی کو غیر رمضان المبارک کی بے شمار نیکیوں اور عبادتوں سے کہیں زیادہ اعلیٰ و افضل قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور پر نور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ رمضان المبارک میں ایک نیکی (نفلی) غیر رمضان المبارک کے فرض کے برابر ہے اور رمضان پاک کا ایک فرض ستر فرض کے برابر ہے اور نفلی عبادت کی حیثیت فرض کے مقابل ایسی ہے جیسے سمندر کے مقابل سوئی کی نوک جو پانی میں ڈبوئی گئی ہو (طبرانی)

رمضان المبارک کا ایمان افروز مہینہ شروع ہوتے ہی نظام عالم میں انقلاب عظیم رونما ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم اور جود و سخا کی بارش ہونے لگتی ہے رحمت اور جنت کے تمام دروازے کھل جاتے ہیں۔ دوزخ کے تمام دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ سرکش جن اور ملعون شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔ اس مبارک مہینہ کا پہلا عشرہ سراپا رحمت۔ دوسرا عشرہ مجسم مغفرت اور تیسرا عشرہ دوزخ سے آزادی کا پیغام ہے اور بارگاہ رب العالمین سے مسلسل اعلان ہوتا رہتا ہے کہ:۔

"اے بھلائی کے چاہنے والے نیکیوں کی طرف سبقت کر۔ اور بدی کے چاہنے والے بدی سے رک جا"

اب اس حدیث پاک روشنی میں رمضان المبارک کے فرائض و نوافل خیرات و حسنات کے فیوض و برکات اور فوائد و ثمرات کا اندازہ کیجئے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

جشن میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک رات کے سوا سال بھر کی تمام مقدس راتوں میں امت محمدیہ کے حق میں "لیلۃ القدر" سب سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زیادہ مقدس، مُبارک اور پر انوار رات ہے یہ رات شام سے لے کر صبح تک یمن و سعادت اور خیر و برکات سے بھرپور اور انوار تجلّیات سے معمور رہتی ہے۔

الواردی ہر پاسے خیرات ہے اج راتی
رب کردا اے نیکیاں دی خیرات ہے اج راتی
ایہہ رات قدر والی کردی اے قدر سب دی
ہر اک دے سنور جاندے حالات ہے اج راتی

قرآن کریم رات میں نازل ہونے کی حکمت

حضرت شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

فَاِنْ قُلْتَ مَا الْحِکْمَۃُ فِیْ اِنْزَالِ الْقُرْآنِ لَیْلًا، قُلْتُ لِاَنَّ اَکْثَرَ الْکَرَامَاتِ وَنُزُوْلُ النَّفَحَاتِ وَالْاِسْرَاءُ اِلَی السَّمٰوٰتِ یَکُوْنُ بِاللَّیْلِ وَاللَّیْلُ مِنَ الْجَنَّۃِ لِاَنَّھَا مَحَلُّ الْاِسْتِرَاحَۃِ وَالنَّھَارُ مِنَ النَّارِ لِاَنَّ فِیْہِ الْمَعَاشُ وَالتَّعَبُ وَالنَّھَارُ حَظُّ اللِّبَاسِ وَالْفِرَاقِ وَاللَّیْلُ حَظُّ الْفِرَاشِ وَالْوِصَالِ وَعِبَادَۃُ اللَّیْلِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَۃِ النَّھَارِ لِاَنَّ قَلْبَ الْاِنْسَانِ فِیْہِ اَجْمَعُ وَالْمَقْصُوْدُ ھُوَ حُضُوْرُ الْقَلْبِ

ترجمہ: کہ اگر تم یہ سوال کرو کہ قرآن کریم کو رات میں نازل کرنے کے اندر کیا حکمت ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ (اگر دیکھا جائے تو) اکثر کرامات و عطیات یا خیرات و برکات کا نزول اور آسمانوں کی طرف اسراء یہ رات ہی میں ہوا ہے رات جنت کا سماں ہے کہ محل راحت و آرام ہے اور دن دوزخ کا نقشہ پیش کرتا ہے کہ اس میں آدمی حصولِ معاش کے لئے نکلتا ہے اور تعب و مشقت اٹھاتا ہے۔ دن میں لباس پہنا جاتا ہے اور محبوب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے فراق ہوتا ہے اور رات میں آدمی بستر پہ آرام اور محبوب کا وصال حاصل کرتا ہے۔ رات کی عبادت دن کی عبادت سے افضل ہے کیونکہ رات میں انسان کو جمعیت قلبی حاصل ہوتی ہے اور مقصودِ عبادت بھی یہی ہے کہ قلب حاضر ہو

(تفسیر روح البیان ص۴۸۰ ج ۱۰)

رات افضل ہے یا دن حضرت علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ کے اس بیان سے کہ رات افضل ہے دن سے۔ رات کے افضل ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ راتوں میں تو ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے لیکن دنوں میں کوئی ایسا دن نہیں جو ہزار مہینوں سے افضل ہو۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید کا نزول لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا پہ رات میں ہوا ہے نہ کہ دن میں تیسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا ظہور رات میں ہوتا ہے۔

چنانچہ اکثر احادیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر رات کو آخری تہائی حصہ میں آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے۔

چوتھی وجہ یہ ہے کہ واقعۂ معراج بھی رات ہی میں پیش آیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رات افضل ہے

پانچویں وجہ یہ ہے کہ رات راحت و آرام اور امن و سلامتی کا وقت ہے شاید ایک وجہ حیوانات کے رات میں ذبح کرنے کے مکروہ ہونے کی یہ بھی ہو۔

احادیث سے مفہوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں دشمن پر رات میں حملہ نہیں کرتے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رات میں سفر کی ترغیب دی گئی ہے کہ اس میں منزل جلدی کٹتی ہے
نکاح وبیاہ کے رات میں کرنے کو پسند کیا گیا ہے۔

؎ عمر ساری کی ہے اک طرف بندگی
لیلۃ القدر کی اک طرف رات ہے

؎ لوٹ لو لوٹ لو گنج سخا لوٹ لو
لوٹنے کا مزہ آج کی رات ہے

لیلۃ القدر میں غروب آفتاب سے صبح صادق تک خیر و برکت اور امن و سلامتی کا ہونا

اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر کے بارے میں ارشاد فرمایا سَلٰمٌ وہ رات سراپا سلام ہے۔

اس کے مفسرین کرام نے بہت سے مطلب بیان کئے ہیں۔ حضرت امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فرشتے ابتداء رات سے لے کر صبح صادق تک فوج در فوج آسمان سے زمین پر اترتے ہیں اور شب بیداروں اور عبادت گزاروں کو سلام کرتے ہیں۔

فرشتوں کے اس سلام کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیئے بلکہ اس میں اُمّتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی فضیلت کا اظہار ہوتا ہے۔ کیونکہ پہلے فرشتے صرف انبیاء کرام پر اترتے تھے۔ وحی لے کر اور اب اُمّتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر اترتے ہیں سلام و دُعا لے کر۔

دوسرا یہ کہ یہ رات شر و آفات سے محفوظ و سلامت رہتی ہے فرشتے اس میں خیر و برکت اور سعادتیں لے کر اترتے ہیں کسی تکلیف دہ چیز کو لے کر نہیں اترتے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تیسرا یہ کہ امام ابو مسلم رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ رات تیز آندھیوں۔ بجلیوں اور کڑک سے سلامتی والی ہے یعنی یہ چیزیں اس میں نہیں ہوتی۔

چوتھا یہ کہ حضرت مجاہد تابعی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ رات شیطان کے شر سے سلامت ہے یعنی اس رات شیطان کسی قسم کی برائی اور ایذا رسانی نہیں کر سکتا۔ (تفسیر کبیر ص۳۶ ج ۳۲ فضائل الاوقات للامام البیہقی ص۲۵۵ تا ص۲۵۶ شعب الایمان ص۳۳۸ ج ۳)

شب قدر میں اتنی مخلوق بخشتا ہے جتنی ماہ رمضان میں

حدیث پاک میں ہے اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی ہر ساعت میں چھ لاکھ دوزخیوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور شب قدر میں اتنی مخلوق بخشتا ہے کہ جتنی ماہ رمضان میں بخشی گئی تھی اور رمضان کی آخری رات کو اتنے بخشے جاتے ہیں کہ تمام ماہ رمضان اور تمام جمعہ کے ایام اور لیلۃ القدر میں بخشے گئے تھے ان سے دس حصے زیادہ لوگ بخشے جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف ماہ صیام ص۵۸)

یا الٰہی رحم فرما مصطفےٰ کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے
مشکلیں حل کر شاہِ مشکلکشاء کے واسطے
کربلائیں رو شہید کربلا کے واسطے

ھِیَ

یہ اشارہ ہے اس طرف کے ستائیسویں رات ہے جیسے کہ اشارہ جو ہوتا ہے وہ تعین کرتا ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ روڈ کے اوپر بورڈ لگا ہوتا ہے اور اوپر تیر کا نشان بنا ہوتا ہے اور نیچے لکھا ہوتا ہے کہ گورنر ہاؤس۔ گورنر ہاؤس اس طرف ہے تو یہ اشارہ بنا تا ہے کہ گورنر ہاؤس اس طرف ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسی طرح ھِیَ کلمہ جو لیلۃ القدر کی طرف اشارہ کرتا ہے وہ ستائیسواں ہے جو بعض بزرگوں نے یہاں سے نکالا۔ کہ یہ ستائیسویں رات ہے۔

قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر شب، شب قدر است اگر قدر تو دانی۔ اگر قدر جانو تو ہر رات ہی شب قدر ہے

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو کسی نے دیکھا کہ عید کے دن سوکھا روٹی کا ٹکڑا کھا رہے ہیں، دیکھنے والے نے عرض کیا حضور آج عید کا دن ہے لوگ بڑی بڑی اور لذیذ چیزیں کھا پی رہے ہیں اور آپ سوکھا ٹکڑا کھا رہے ہیں۔ فرمایا کہ ہم جس دن کوئی گناہ نہ کریں۔ وہ دن ہمارے واسطے عید کا دن ہوتا ہے اور وہ گناہ تو کرتے ہی نہیں تھے معلوم ہوا ان کے واسطے ہر دن یوم عید ہے اور ہر رات شب قدر ہے کئی ہمارے جیسے ہیں کہ ان کے واسطے شب قدر بھی شب قدر نہیں ہوتی۔ کئی شب قدریں آئیں اور چلی گئیں اور وہ جیسے کہ دھتورے کے دھتورے ہی رہے۔

حضرات! شب قدر تو اس کے لئے ہے جو قدر جانے اور جو قدر نہیں جانتا۔ اس کے واسطے شب قدر بھی قدر نہیں۔

ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ھِیَ مبتداء اور حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ خبر ہے اور سلام خبر مقدم ہے اور سلام کی تقدیم مفید حصر ہے تو معنی یہ ہوئے ای التسلیم کل اللیۃ کہ لیلۃ القدر مکمل سلامتی اور بالکلیہ خیر ہی خیر ہے اور اس رات میں خرابی اور شر کو کوئی دخل نہیں۔ یعنی یہ رات شر اور خرابی سے محفوظ ہے۔ مجاہد فرماتے ہیں کہ اس رات میں شیطان کا کوئی حیلہ حربہ شر بپا نہیں کر سکتا۔ اور یہ رات طلوع فجر تک سلامتی سے معمور ہے ضحاک فرماتے ہیں۔ چونکہ لیلۃ القدر سلامتی ہے لہذا کوئی شر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مقدر ہی نہیں ہوتا۔

وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔ یہ سماں طلوع فجر تک رہتا ہے گویا کوئی بدنصیب ہی ہوگا جو رات کی برکتوں سے مالا مال نہ ہو سکے۔

تہجد کے لئے اُٹھے گا۔ اگر تہجد بھی نصیب نہ ہوئی، تو ان راتوں میں سحری کھانے کے لئے تو اُٹھے گا۔

بس ذرا چند گھڑیاں پہلے اُٹھیئے اور وضو کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے نفل پڑھیں اور رب العالمین سے دُعا مانگئے اور اپنے دُکھ درد اور حاجات کو پیش کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور وسیلہ سے دُعا کریں۔

طلوع فجر سے پہلے پہلے قسمت کا ستارہ طلوع ہو جائے گا۔

طلوع فجر سے پہلے مقدر کا ستارہ طلوع ہو جائے گا۔

طلوع فجر سے پہلے مغفرت کا ستارہ طلوع ہو جائے گا۔

جس طرح رات اپنی سیاہی ساتھ لے جاتی ہے۔

اسی طرح یہ رات گناہوں کی سیاہی کو بھی ساتھ لے جائے گی۔

حضرت جبریل علیہ السلام کا دُعائے رحمت کرنا

حضرات محترم! لیلۃ القدر میں جو خوش بخت لوگ عبادت کرتے ہیں حضرت جبریل امین اور فرشتے ان کے لئے دُعا کرتے ہیں چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ کَبْکَبَۃٍ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ یُصَلُّوْنَ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْ قَاعِدٍ یَذْکُرُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ

(بیہقی شریف، فیوض الرحمٰن اردو ترجمہ روح البیان ص ۴۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ:۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لیلۃ القدر آتی ہے تو جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کے جھرمٹ میں نازل ہو کر ہر اس بندے کے لئے دعائے رحمت کرتا ہے جو کھڑا یا بیٹھا اللہ تعالیٰ کے ذکر و عبادت میں مشغول ہوتا یا نماز (نوافل) وغیرہ پڑھ رہا ہوتا ہے (تفسیر مظہری پ۳۰)

لیلۃ القدر کو کیا دعا مانگی جائے

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ۔

قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَئَیْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَیُّ لَیْلَۃٍ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِیْھَا قَالَ قُوْلِیْ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ (ترمذی شریف)

میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ رات لیلۃ القدر ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے کیا عرض کروں اور کونسی دعا مانگوں؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عرض کر!

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ط

یا اللہ تو بہت معاف فرمانے والا ہے اور عفو کو محبت فرماتا ہے۔ سو مجھے معاف فرما دے۔ (مسند احمد۔ جامع ترمذی۔ سنن ابن ماجہ)

حضرات۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں بالعموم اور طاق راتوں میں بالخصوص اس دعا کو زیادہ سے زیادہ کریں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک اور لیلۃ القدر کی برکتوں اور انوار سے مالا مال ہونے کی توفیق عطا فرمائے (امین)

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اگر میں لیلۃ القدر پالوں تو اللہ تعالیٰ سے کیا مانگوں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا مانگنا۔ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دُعائے مبارک کی طرف اشارہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۱۔

یا اللہ! میں تجھ سے عفو و عافیت اور دین و دنیا و آخرت میں معافاۃ (عافیہ) مانگتا ہوں۔

مستحب ہے کہ لیلۃ القدر میں اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ کا ورد زیادہ کرے۔

مسئلہ جس نے لیلۃ القدر کی عشاء اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھ لی اس کو لیلۃ القدر کا ثواب مل گیا اور جو اس سے زیادہ عبادت کرے گا اللہ اس کے ثواب میں اضافہ کر دے گا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جماعت کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اس نے گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے جماعت کے ساتھ فجر کی نماز بھی پڑھی اس نے گویا پوری رات عبادت کی۔ (مسلم شریف)

یعنی باجماعت عشاء کی نماز کے بعد باجماعت فجر کی نماز بھی پڑھی تو گویا پوری رات نماز پڑھی۔ ہر نماز آدھی کی عبادت کے قائم مقام ہوئی۔

(تفسیر مظہری پ۳۰)

علامہ آلوسی غنیۃ الطالبین کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا! اللہ تعالیٰ اس رات میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیتا ہے کہ وہ سدرۃ المنتہیٰ سے ستر ہزار فرشتے لے کر زمین پر جائیں ان کے ساتھ نور کے جھنڈے ہوتے ہیں۔ جب وہ زمین پر اترتے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور باقی فرشتے چار جگہوں پر اپنے جھنڈے گاڑ دیتے ہیں' کعبہ پر' سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور پر' بیت المقدس کی مسجد پر اور طور سیناء کی مسجد پر پھر جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں کہ زمین پر پھیل جاؤ' پھر فرشتے تمام زمین پر پھیل جاتے ہیں اور جس مکان یا خیمے یا پتھر پر یا کسی کشتی میں غرض جہاں بھی کوئی مسلمان مرد یا عورت ہو وہاں فرشتے پہنچ جاتے ہیں۔

ہاں جس گھر میں کتا یا خنزیر یا شرابی ہو یا تصویروں کے مجسمے ہوں یا کوئی شخص زناکاری سے جنبی ہو وہاں نہیں جاتے۔ وہاں پہنچ کر فرشتے تسبیح وتقدیس کرتے ہیں کلمہ پڑھتے ہیں اور رسول کریم ﷺ کی امت کے لئے استغفار کرتے ہیں اور جب فجر ہوتی ہے تو آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اور جب پہلے آسمان کے فرشتوں سے ان کی ملاقات ہوتی ہے تو وہ پوچھتے ہیں تم کہاں سے آئے ہو؟ فرشتے کہتے ہیں کہ ہم دنیا میں تھے۔ کیونکہ آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی لیلتہ القدر تھی۔ آسمان دنیا کے فرشتے کہتے ہیں! اللہ تعالیٰ نے آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حاجات کے سلسلے میں کیا کیا؟ فرشتے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان میں سے نیک لوگوں کو بخش دیا اور بدکاروں کی شفاعت قبول کرلی۔ پھر آسمان دنیا کے فرشتے دوسرے آسمان پر جاتے اور وہاں اسی طرح گفتگو ہوتی ہے علی ھذا القیاس سدرہ المنتہیٰ' جنت الماوی' جنت نعیم' جنت عدن اور جنت الفردوس سے ہوتے ہوئے وہ فرشتے عرش الٰہی پر پہنچیں گے وہاں عرش الٰہی آپ کی امت کی مغفرت پر شکریہ ادا کرے گا اور کہے گا۔ اے اللہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ گذشتہ رات تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے صالحین کو بخش دیا اور گنہگاروں کے حق میں نیکوکاروں کی شفاعت قبول کرلی' اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے عرش تم نے سچ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے میرے پاس بڑی عزت اور کرامت ہے اور ایسی نعمتیں ہیں جن کو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی کے دل میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان نعمتوں کا کبھی خیال آیا۔

(روح المعانی جز 30 صفحہ 194 از علامہ سید محمود آلوسی حنفی متوفی 1270ھ مطبوعہ ادارہ الطباعۃ المنیریہ مصر)۔

فرشتوں کے زمین پر نازل ہونے کی حکمتیں : مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ فرشتے زمین پر انسانوں کی عبادات کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔

امام فخرالدین رازی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سورۃ قدر میں فرماتا ہے

تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ

فرشتے اور جبرائیل امین اللہ تعالیٰ کی اجازت سے زمین پر نازل ہوتے ہیں۔"

اس سے معلوم ہوا کہ بشمول جبرائیل تمام فرشتے اللہ تعالیٰ سے زمین پر آنے کی پہلے اجازت طلب کرتے ہیں پھر اس کے بعد زمین پر اترتے ہیں اور یہ چیز انتہائی محبت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ پہلے وہ ہماری طرف راغب اور مائل تھے اور ہم سے ملاقات کی تمنا کرتے تھے لیکن اجازت کے منتظر تھے اور جب اللہ تعالیٰ سے اجازت مل گئی تو قطار در قطار صف باندھے زمین پر اتر آئے۔

(تفسیر کبیر صفحہ 447 جلد 8 دار الفکر بیروت)

اگر یہ کہا جائے کہ ہمارے اس قدر گناہوں کے کے باوجود فرشتے ہم سے ملاقات کی تمنا کیوں کرتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ فرشتوں کو ہمارے گناہوں کا پتہ نہیں چلتا کیونکہ جب وہ لوح محفوظ کا مطالعہ کرتے ہیں تو مسلمانوں کی عبادات کو تفصیل کے ساتھ پڑھتے ہیں اور جب گناہوں پر پہنچتے ہیں تو لوح محفوظ پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے اور اس وقت فرشتوں کی زبان سے بے اختیار یہ کلمات نکلتے ہیں پاک ہے وہ ذات جس نے نیکیوں کو ظاہر کیا اور گناہوں کو چھپا لیا۔

(تفسیر کبیر صفحہ 447 جلد 8 از علامہ فخرالدین رازی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگر یہ کہا جائے کہ فرشتے خود عبادات سے مالا مال ہیں۔ تسبیح، تقدیس اور تہلیل کے تو نگر ہیں قیام، رکوع اور سجود کون سی عبادت ہے جو ان کی جھولی میں نہیں ہے پھر انسانوں کی وہ کون سی عبادت ہے جسے دیکھنے کے شوق میں وہ انسانوں سے ملاقات کی تمنا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے زمین پر اترنے کی اجازت طلب کرتے ہیں! اس کا۔

جواب یہ ہے کہ کوئی شخص خود بھوکا رہ کر اپنا کھانا کسی اور ضرورت مند کو کھلا دے یہ وہ نادر عبادت ہے جو فرشتوں میں نہیں ہوتی، گناہوں پر توبہ اور ندامت کے آنسو بہانا اور گڑگڑانا اللہ تعالیٰ سے معافی چاہنا۔ اپنی طبعی نیند چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی یاد کے لئے رات کے پچھلے پہر اٹھنا اور خوف خدا سے ہچکیاں لے لیکر رونا یہ وہ عبادت ہے جس کا فرشتوں کے ہاں کوئی تصور نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے گناہ گاروں کی سسکیوں اور ہچکیوں کی آواز اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تہلیل کی آوازوں سے زیادہ پسند ہے اس لئے فرشتے یاد خدا میں آنسو بہانے والی آنکھوں کے دیکھنے اور خوف خدا سے نکلنے والی آہوں کے سننے کے لئے زمین پر اترتے ہیں!

امام فخرالدین رازی علیہ الرحمہ نے دوسری وجہ یہ لکھی ہے کہ انسان کی عادت ہے کہ وہ علماء اور صالحین کے سامنے زیادہ اچھی اور زیادہ خضوع وخشوع سے عبادت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رات فرشتوں کو بھیجتا ہے کہ اے انسانو! تم عبادت گذاروں کی مجلس میں زیادہ عبادت کرتے ہو آؤ اب ملائکہ کی مجلس میں خضوع اور خشوع سے عبادت کرو۔

(تفسیر کبیر صفحہ 446 جلد 8)

ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ انسان کی پیدائش کے وقت فرشتوں نے اعتراض کی صورت میں کہا تھا کہ اسے پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہے جو زمین میں فسق وفجور اور خونریزی کرے گا اس رات اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان کی امیدوں سے بڑھ کر اجروثواب کا وعدہ کیا' اس رات کے عبادت گذاروں کو زبان رسالت سے مغفرت کی نوید سنائی' فرشتوں کی آمد اور ان کی زیارت اور سلام کرنے کی بشارت دی تاکہ اس کے بندے یہ رات جاگ کر گزاریں تھکاوٹ اور نیند کے باوجود اپنے آپ کو بستروں اور آرام سے دور رکھیں تاکہ جب فرشتے آسمان سے اتریں تو ان سے کہا جاسکے یہی وہ ابن آدم ہے جس کی خونریزیوں کی تم نے خبر دی تھی یہی وہ شررخاکی ہے جس کے فسق وفجور کا تم نے ذکر کیا تھا' اس کی طبیعت اور خلقت میں ہم نے رات کی نیند رکھی ہے لیکن یہ اپنے طبعی اور خلقی تقاضوں کو چھوڑ کر ہمارے رضا جوئی کے لئے یہ رات سجدوں اور قیام میں گذار رہا ہے تم نے فسق وفجور اور خونریزیاں دیکھی تھیں ہماری خاطر راتوں کو جاگ کر سجدہ کرنے والی جبینیں نہیں دیکھی تھیں' ہماری یاد کے سبب آنکھوں میں مچلنے والے آنسو نہیں دیکھے تھے! دیکھو ! اللہ تعالیٰ بڑے مان سے تمہاری عبادت دکھانے کے لئے آسمان سے فرشتے اتارتا ہے کہیں تم یہ رات گناہوں میں گذار کر یاسو کر اس کا مان توڑ نہ دینا!

سسی ستی تے یار گواچا' ویکھیں توں وی سوں نہ جاویں
اک پل دے آرام دی خاطر ساری عمردا روگ نہ لاویں
جہڑا غافل ہوئیا موئیا کتے غافل ہو نہ جاویں
اعظم ستیاں عمر گذاری ہن جاگ کے یار مناویں

حضرات گرامی : وہ شخص کتنا خوش بخت اور صاحب نصیب ہے جو اس رات میں اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور رات اسی حال میں بسر کرتا ہے کہ جبرائیل اور ملائکہ اس کے ساتھ مصافحہ کرنے کا شرف حاصل کرنے کے لئے آسمان سے آتے ہیں اور اس کی مغفرت و بخشش کے لئے دعائیں مانگتے ہیں۔

اس مبارک رات میں ہر مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت پر امید رکھتے ہوئے اپنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گناہوں کی بخشش اور رضائے الٰہی کے حصول کے لئے دعا مانگنا چاہئے۔

ہر ویلے دعا واں سُندا اے
جہڑا خالق مالک ہر دا اے
مولا دے دوارے دا منگتا
رحمت تھیں جھولیاں بھر دا اے

سچے دل سے اپنے گذشتہ گناہوں کی معافی مانگیں اور عرض کریں۔

جے اسیں لکھ گناہیں ڈبے توں غفار قدیمی
توں مالک اسیں بندے تیرے تیری شان کریمی
خلق کے راندے ہوئے دنیا کے ٹھکرائے ہوئے
آئے ہیں تیرے در پر ہاتھ پھیلائے ہیں
فضل تیرے دی آس کریماں ہور امید نہ کوئی
صدقہ اپنے پاک نبی دا بخش خطا جو ہوئی

ملائکہ ہمارے مشتاق ہیں اس سے ثابت ہوا کہ ملائکہ ہمارے دیکھنے کے مشتاق اور ہماری طرف رغبت رکھتے ہیں اس لئے ہمارے ہاں تشریف لانے کی اجازت مانگتے ہیں۔ اجازت ملتے ہی ہمارے ہاں پہنچ جاتے ہیں۔

سوال : ہم گنہگار بندے جس کا ملائکہ کو علم ہے تو پھر وہ ہماری طرف کیسے رغبت رکھتے اور مشتاق ہوتے ہیں۔

جواب : وہ ہمارے گناہوں کی تفصیل سے واقف نہیں۔

واہ انسان تیری شان : مروی ہے کہ ملائکہ کرام لوح محفوظ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ جب انسانوں کے گناہوں کے دفتر تک پہنچتے ہیں تو ان کے آگے پردے لٹکا دیئے جاتے ہیں تاکہ انسانوں کے گناہوں پر ان کی نظر نہ پڑے اور ان کے قبائح سے انہیں واقفیت حاصل نہ ہو سکے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واہ کریم تری شان | سبحان اللہ! کیسا کریم ہے وہ کہ وہ ہمارے محاسن تو ظاہر کرتا ہے لیکن قبائح چھپاتا ہے۔

محبوبانِ خدا | دراصل ملائکہ کرام آسمانوں پر اہل زمین کی طاعات کو دیکھتے ہیں جیسے غریبوں اور مسکینوں کو کھانا کھلانا اور گنہگاروں کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رونا۔ گریہ زاری سے ان کی زیارت کے لئے فرشتے بیتاب ہو جاتے ہیں۔

حدیث قدسی میں ہے! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَاَنِیْنُ الْمُذْنِبِیْنَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ رُجُلِ الْمُسَبِّحِیْنَ ط

ترجمہ : مجھے گنہگاروں کے رونے کی آواز تسبیح کہنے والوں کی آواز سے زیادہ پسند ہے۔

اسی لئے فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ زمین پر جا کر ان لوگوں کو دیکھیں جن کے رونے کی آواز اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ ذرا ہم بھی ان کے رونے کی آواز اپنے کانوں سے سن لیں کہ ہماری تسبیح پڑھنے کی آواز سے ان کی آواز اللہ تعالیٰ کو پسند ہے تو کیوں اور کیسے!

نکتہ : دراصل رونے کی آواز کو اللہ تعالیٰ اس لئے پسند کرتا ہے کہ تسبیح پڑھنے میں تسبیح پڑھنے والوں کے کمال کا اپنا اظہار ہے اور گنہگار کے رونے میں رب العالمین کی غفاریت کا اظہار ہے۔

عدل کریں تے تھر تھر کمبن اچیا شاناں والے
فضل کریں تے بخشے جاون میں جیئے منہ کالے

ایک جھگڑا محرومی کا سبب بنا : ایک نہایت اہم وجہ اس کے مخفی کر دینے کی جھگڑا بھی ہے۔ کیونکہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ اس رات کے تعین کے بارے میں اپنی امت کو آگاہ فرما دیں کہ یہ فلاں رات ہے مگر دو آدمیوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے جھگڑنے کی وجہ سے بتلانے سے منع فرمادیا گیا روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُخْبِرَ بِلَیْلَۃِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَکُمْ بِلَیْلَۃِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی فُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرًا لَّکُمْ فَالْتَمِسُوْھَا فِی التَّاسِعَۃِ وَالسَّابِعَۃِ وَالْخَامِسَۃِ ۔ (البخاری ص۲۷۱ ج ۱)

ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شب قدر کی تعین کے بارے میں آگاہ کرنے کے لئے گھر سے باہر تشریف لائے۔ لیکن راستہ میں دو آدمی جھگڑ رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں لیلۃ القدر کے بارے میں اطلاع دینے آیا تھا مگر فلاں فلاں کی لڑائی کی وجہ سے اس کی تعین اٹھالی گئی کیا بعید ہے کہ یہ اٹھالینا اللہ تعالیٰ کے علم میں بہتر ہو لہٰذا اب اس رات کو اتیسویں ستائیسویں اور پچسویں شب میں تلاش کرو۔ اس روایت نے یہ بھی واضح کردیا کہ لڑائی جھگڑے کی وجہ سے انسان اللہ تعالیٰ کی بہت سی نعمتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج امت برکتوں اور سعادتوں سے محروم ہوتی جارہی ہے

مذکورہ روایت سے بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوگی کہ شاید اس کے بعد تعین شب قدر کا آپ کو علم نہ رہا حالانکہ یہ بات درست نہیں۔ کیونکہ شارحین حدیث نے تصریح کردی ہے کہ تعین کا علم جو اٹھالیا گیا تو صرف ایک سال کی بات ہے ہمیشہ کے لئے نہیں۔ امام بدرالدین عینی شرح بخاری میں رقمطراز ہیں۔

فان قلت لما تقرر اَنَّ الَّذِیْ ارْتَفَعَ عِلْمُ تَعْیِیْنِھَا فِی تِلْکَ السَّنَۃِ فَھَلْ عَلِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ تَعْیِیْنَھَا؟

اس سال تعین شب قدر کا علم اٹھالیا گیا کہ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی تعین کا علم رہا یا نہ رہا۔ قُلْتُ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ اَنَّہٗ اَعْلَمُ بَعْدَ ذَالِکَ بِتَعْیِیْنِھَا ۔ (عمدۃ القاری ص۱۳۸ ج ۱۱)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں کہتا ہوں کہ حضرت سفیان بن عینیہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی تعین کا علم تھا۔ "ہمارے نزدیک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ صرف تعین کا علم ہے بلکہ آپ بعض غلاموں کو اس پر آگاہ بھی فرماتے ہیں۔

ایک صحابی کو آگاہ فرمانا

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! اِنَّ لِی بَادِیَةً اَکُوْنُ فِیْهَا وَاَنَا اُصَلِّی بِحَمْدِ اللّٰهِ فَاَصَرِّنِی بِلَیْلَةٍ اَنْزِلُهَا اِلٰی هٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْزِلْ لَیْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِیْنَ:

میں ایک ویرانے میں رہتا ہوں۔ وہاں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نماز ادا کرتا ہوں۔ آپ مجھے حکم دیں کہ کون سی رات آپ کے ہاں مسجد نبوی میں بسر کرنے کے لئے آؤں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان المبارک کی تیئسویں رات کو آجاؤ۔ یہ صحابی ہمیشہ تیئسویں رات مسجد نبوی میں آکر جاگا کرتے۔ لوگوں نے آپ کے صاحبزادے سے پوچھا کہ بتاؤ آپ کے والد اس رات کو کیا کرتے تھے تو انہوں نے کہا!

کَانَ یَدْخُلُ الْمَسْجِدَ اِذَا صَلَّی الْعَصْرَ فَلَا یَخْرُجُ اِلَّا لِحَاجَةٍ حَتّٰی یُصَلِّیَ الصُّبْحَ فَاِذَا صَلَّی الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّهٗ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَیْهَا وَلَحِقَ بِبَادِیَتِهٖ۔

کہ وہ عصر سے صبح تک مسجد سے بغیر کسی حاجت کے باہر نہ آتے اور صبح اپنی سواری پر سوار ہو کر اپنے دیہات کی طرف روانہ ہو جاتے (ابوداؤد شریف)

اس روایت سے یہ بھی واضح ہوتا کہ ہر آدمی کے لئے شب قدر الگ الگ ہے۔ شب قدر کے بارے میں آگاہ کرنا دور صحابہ کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ غلاموں پر آپ کی شفقت کا سلسلہ تاقیامت جاری ہے۔

علامت لیلۃ القدر

علماء کرام فرماتے ہیں اسی رات کی علامت یہ ہے کہ وہ رات نہ گرم ہوتی ہے۔ نہ سرد، اور اس کی صبح کو جب سورج طلوع کرتا ہے تو اس میں شعاع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں ہوتی کیونکہ طلوع شمس کے وقت ملائکہ کرام آسمانوں پر چڑھتے ہیں تو سورج کی شعاع کو پھیلنے نہیں دیتے۔ کیونکہ ملائکہ کرام کثیر التعداد میں ہوتے ہیں یا اس لئے کہ سورج اس رات میں شیطان کے دو قرنوں کے درمیان میں طلوع نہیں کرتا' جیسے بعض روایات میں ہے کہ سورج شیطان کے دو قرنوں کے درمیان طلوع کرتا ہے تو پھر شیطان اس کی شعاع بڑھانے اور اس کے طلوع میں زینت دیتا ہے تاکہ کفار (سورج پرستوں) کا دھوکا بڑھے اور اسے سجدہ کرنے والوں کی آنکھوں میں اسی کا منظر بھلا لگے حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ لیلتہ القدر کی علامات بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

یہ رات نہایت صاف شفاف ہوتی ہے۔ اس میں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ سخت سردی۔ موسم بھی اس رات معتدل ہو جاتا ہے۔ نہ تیز و تند ہوا چلتی ہے نہ ہی بادل چھائے ہوتے ہیں۔ اس رات بارش بھی نہیں ہوتی اس رات شیاطین ستاروں سے نہیں مارے جاتے اس رات کی صبح کو سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے۔

(کشف الغمہ)

فائدہ : پہلے گذرا ہے کہ اس رات میں کڑوا پانی میٹھا ہو جاتا ہے' اور اس رات کو جو نور دیکھا جاتا ہے وہ ملائکہ کے پروں کا نور ہوتا ہے یا جنتہ عدن کا کہ اس رات کو اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ یا لواء الحمد کا نور یا اسرار العارفین کا نور ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے اسرار کے پردے اٹھاتا ہے تاکہ مخلوق ان کے ضیاء و شعاع دیکھے یہی زیادہ مناسب ہے لیلتہ القدر کی حقیقت کے لئے اس لئے کہ اس کی حقیقت یہ ہے کہ عارف کے قلب کے لئے ملکوت منکشف ہو جائیں اور قاعدہ ہے کہ جب عارف کا باطن منور ہو جاتا ہے تو ملکوت کا نور اس کے ظاہر پر منعکس ہوتا ہے۔

ہمیں علامات کیوں نظر نہیں آتیں : اس کے جواب میں علماء کرام فرماتے ہیں۔ ان باتوں کا علم ہر ایک کو نہیں ہو سکتا کیونکہ ان کا تعلق کشف و کرامات سے ہے اسے تو وہی دیکھ سکتا ہے جس کو بصیرت (یعنی قلبی نظر) کی نعمت حاصل ہو۔ ہر وقت معصیت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی نحوست میں لت پت رہنے والا گنہگار انسان ان نظاروں کو کیسے دیکھ سکتا ہے۔

آنکھ والا تیرے جلووں کا تماشہ دیکھے　　دیدہ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

حضرات : اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت کے تحت لیلتہ القدر کو پوشیدہ رکھا ہے لہٰذا ہمیں یقین کے ساتھ نہیں معلوم کہ لیلتہ القدر کون سی رات ہوتی ہے۔

فضیلت سورۃ القدر

حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْقَدْرِ اُعْطِیَ ثَوَابَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَاُحْیَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ۔

ترجمہ : جو سورۃ القدر پڑھتا ہے اسے اللہ تعالیٰ رمضان پاک کے روزے دار اور لیلتہ القدر میں جاگنے والے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

(فیوض الرحمن اردو ترجمہ روح البیان صفحہ 490 پ 30

حضرت جبریل امین کا سبز جھنڈے کے ساتھ آنا : حضرت ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب لیلتہ القدر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک سبز جھنڈا لئے فرشتوں کے بہت بڑے جلوس کے ساتھ زمین پر تشریف لاتے ہیں اور اس سبز جھنڈے کو کعبہ معظمہ پر لہرا دیتے ہیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام کے سو بازو ہیں۔ جن میں سے دو بازو صرف اسی رات کھولتے ہیں۔ وہ بازو مشرق و مغرب میں پھیل جاتے ہیں۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ جو کوئی مسلمان آج رات قیام میں، نماز میں یا اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہے اس سے سلام و مصافحہ کرو۔ نیز ان کی دعاؤں پر آمین بھی کہو۔ چنانچہ صبح تک یہی سلسلہ رہتا ہے۔ صبح ہونے پر حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کو پھر واپس چلنے کا حکم صادر فرماتے ہیں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں، اے جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کسی حاجات کے بارے میں کیا کیا؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر خصوصی نظر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرم فرمائی اور چار قسم کے لوگوں کے علاوہ تمام لوگوں کو معاف فرمادیا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان۔نے عرض کیا' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ چار قسم کے لوگ کون سے ہیں؟ارشاد فرمایا۔(1) ایک تو علوی شرابی (2) دوسرا والدین کا نافرمان (3) تیسرے قطع رحمی کرنے والے' یعنی رشتہ داروں سے رشتہ توڑنے والے (4) چوتھے وہ لوگ جو آپس میں بغض بغض رکھتے ہیں اور آپس میں قطع تعلق کرنے والے۔
(الترغیب والترھیب)

بدنصیب لوگ | حضرات محترم۔لیلتہ القدر کس قدر عظمت والی رات ہے۔اس رات میں ہر خاص وعام کو بخش دیا جاتا ہے تاہم کچھ لوگوں کی بدقسمتی کا بھی روایات بالا میں ذکر ہے۔جیسا کہ گھروں میں تصاویر آوازیں کرنے والے۔گھروں کے اندر کتے رکھنے والے۔بے غسل رہنے والے' شرابی۔ماں باپ کے نافرمان' قطع رحمی کرنے والے اور آپس میں بلا کسی شرعی مجبوری کے کینہ رکھنے والے وغیرہ۔اس عام بخشش سے محروم کردیئے جاتے ہیں چنانچہ ارشاد فرمایا جارہا ہے کہ نو قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ آج کی رات بھی ناخوش رہا اور ان کو معاف نہیں فرمایا۔وہ نو قسم کے لوگ یہ ہیں۔
(1) جو لوگ مال کی زکوٰۃ نہیں دیتے' (2) جو لوگ خون ناحق کرتے ہیں' (3) رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے والے' (4) قبرستان میں جاکر ہنسنے والے' (5) لگائی بجھائی کرنے والے' (6) ظلم کرنے والے' (7) دینی استاد کو تکلیف دینے والے' (8) نماز میں سستی کرنے والے' (9) تین دن سے زیادہ مسلمان بھائی کی طرف سے دل میں کینہ رکھنے والے۔

حضرات! قہر حق اور غضب جبار سے لرز جانے کے لئے کیا یہ بات کافی نہیں ہے؟ اور لیلتہ القدر جیسی بابرکت رات بھی جن مجرموں کی بخشش نہیں کی جارہی وہ کس قدر شدید مجرم ہوں گے؟ ہاں اگر ان گناہوں سے سچے دل سے توبہ کرلی جائے اور حقوق العباد والے معاملات بھی حل کرلئے جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم بے حد وبے انتہا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر گھڑی کے بدلے سو سال کی عبادت کا ثواب ایک دن ہمارے آقا و مولا تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے تو لوگوں کو مناجات میں مشغول پایا تو تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' میں تمہارے پاس اس ارادے سے آیا تھا کہ تم کو لیلتہ القدر کی اطلاع دوں۔ مگر مجھ کو خوف ہے کہ تم اس کو ضبط نہ کر سکو گے۔ وہ تمہارے لئے باعث خیر و برکت ہے تم اسے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں جبکہ نو راتیں باقی رہ جائیں تلاش کرو۔ اس کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ وہ رات نہ زیادہ سرد ہوتی ہے اور نہ گرم اور اس کی صبح کو آفتاب کی شعاعیں بندھی رہتی ہیں۔ جس شخص نے اس رات میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ بیداری کی اس کے لئے ہر ساعت ہر گھڑی کے عوض میں سو سال کی عبادت کا ثواب ہے۔

تذکرۃ الواعظین۔)

ہر شے کی پہچان کے لئے کچھ نشانیاں ہوتی ہیں۔ مثلاً" بارش ہونا ہو تو آسمان پر سیاہ ابر چھا جاتے ہیں اور جب قیامت قریب آئے گی تو لوگ شراب کا استعمال بکثرت کریں گے۔ سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔ اسی طرح لیلتہ القدر کی پہچان کے لئے بھی کچھ نشانیاں مخصوص ہیں۔ جن سے یہ پتہ چل جاتا ہے کہ یہ رات لیلتہ القدر ہے۔ اس کی چند علامتیں مخصوص ہیں۔ جو لیلتہ القدر کی آمد کا اعلان ہوتی ہیں۔

علاماتِ لیلۃُ القدر

عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّہٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَالْتَمِسُوْھَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاِنَّھَا فِیْ وِتْرٍ فِیْ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ اَوْ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ اَوْ خَمْسٍ وَعِشْرِیْنَ اَوْ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ اَوْ تِسْعٍ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَعِشْرِيْنَ اَوْ فِيْ آخِرِ لَيْلَةٍ فَمَنْ قَامَهَا اِبْتِغَاءَهَا اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا ثُمَّ
وُفِّقَتْ لَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ. وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمَارَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اِنَّهَا صَافِيَةٌ بَلْجَةٌ كَاَنَّ
فِيْهَا قَمَرًا سَاطِعًا سَاكِنَةٌ سَاجِيَةٌ لَا بَرْدٌ فِيْهَا وَلَا حَرٌّ وَلَا يَحِلُّ
لِكَوْكَبٍ اَنْ يُرْمٰى بِهٖ فِيْهَا حَتّٰى تُصْبِحَ وَاِنَّ اَمَارَتَهَا اَنَّ الشَّمْسَ
صَبِيْحَتَهَا تَخْرُجُ مُسْتَوِيَةً لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ مِثْلَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ
الْبَدْرِ وَلَا يَحِلُّ لِلشَّيْطَانِ اَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا يَوْمَئِذٍ ط

(در منثور مسند احمد 318 ج 5 مجمع الزوائد 175 ج 3-)

حضرت عبدہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں لیلتہ القدر کے بارے میں سوال کیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' لیلتہ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے۔ یعنی اکیس' تئیس' پچیس' ستائیس یا انتیسویں رات میں ہے یا رمضان المبارک کی آخری شب میں ہے تو جو کوئی ایمان کے ساتھ بہ نیت ثواب اس مبارک رات میں عبادت کرے۔ اس کے تمام گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اس کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ مبارک رات کھلی ہوئی' روشن اور بالکل صاف وشفاف ہوتی ہے' اس میں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ زیادہ سردی۔ بلکہ یہ رات معتدل ہوتی ہے۔ گویا کہ اس میں چاند کھلا ہوا ہوتا ہے۔ اس پوری رات میں شیاطین کو آسمان کے ستارے نہیں مارے جاتے۔ مزید نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس رات کے گزرنے کے بعد جو صبح آتی ہے اس میں سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے کہ گویا چودھویں کا چاند۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن طلوع آفتاب کے ساتھ شیطان کو نکلنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے روک دیا ہے۔ (اس ایک دن کے علاوہ ہر روز سورج کے ساتھ ساتھ شیطان بھی نکلتا ہے۔)

سمندر کا پانی میٹھا ہونا | حضرات محترم! حدیث مذکورہ میں فرمایا گیا ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں یا آخری رات میں سے کوئی ایک رات لیلتہ القدر ہے۔ اس رات کو پوشیدہ رکھنے میں ہزارہا حکمتیں ہیں۔ جن میں یقیناً ایک حکمت یہ بھی ہے کہ مسلمان ہر رات اسی رات کی جستجو میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزارنے کی کوشش کرے کہ نہ جانے کون سی رات' لیلتہ القدر ہو۔ اسی حدیث پاک میں لیلتہ القدر کی بعض علامات بھی ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ ان علامات کے علاوہ بھی دیگر روایات میں مزید علامات لیلتہ القدر کا بیان کیا ہے۔ ان علامات کو پا لینا سب کے بس کی بات نہیں۔ بلکہ یہ تو صرف اہل نظر ہی کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بسا اوقات اپنے خاص بندوں پر ان کا ظہور فرماتا ہے۔ لیلتہ القدر کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اس رات میں سمندر کا کھاری پانی میٹھا ہو جاتا ہے۔ نیز انسان وجنات کے علاوہ کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ عظمت کے اعتراف میں سجدہ ریز ہو جاتی ہے مگر یہ ہر ایک کو معلوم نہیں ہو سکتا۔

حکایت : عبید ابن عمران رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ایک رات کو بحیرہ قلزم کے کنارے پر تھا اور اسی کھاری پانی سے وضو کرنے لگا۔ جب میں نے وہ پانی چکھا تو شہد سے بھی زیادہ میٹھا معلوم ہوا۔ مجھے بے حد تعجب ہوا۔ میں نے جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا۔ "اے عبید رضی اللہ عنہ وہ لیلتہ القدر ہوگی۔"

مزید فرمایا جس شخص نے یہ رات اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزاری اس نے گویا ہزار ماہ سے بھی زیادہ عرصہ عبادت کی اور اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو معاف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمادے گا۔ (تذکرۃ الواعظین)

اسی حکایت سے ملتی جلتی حکایت حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی نقل کی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

حکایت : حضرت عثمان ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام نے آپ سے عرض کیا کہ اے آقا! مجھے کشتی بانی کرتے ایک عرصہ گزرا۔ میں نے دریا کے پانی میں ایک عجیب بات محسوس کی۔ جس کو میری عقل تسلیم کرنے سے قاصر ہے۔ آپ نے پوچھا کہ وہ کیا عجیب بات ہے؟

عرض کیا! اے آقا! ہر سال ایک ایسی رات بھی آتی ہے کہ جس میں سمندر کا پانی میٹھا ہو جاتا ہے۔ آپ نے غلام سے فرمایا کہ اس بار خیال رکھنا جیسے ہی رات میں پانی میٹھا ہو جائے تو مجھے مطلع کرنا۔ جب رمضان المبارک کی ستائیسویں رات آئی تو غلام نے آقا سے عرض کی کہ آقا! آج سمندر کا پانی میٹھا ہو چکا ہے۔

(تفسیر عزیزی 435 تفسیر کبیر سورۃ القدر)

لیلتہ القدر پوشیدہ کیوں؟ | حضرات محترم۔ اللہ تعالیٰ کی سنت کریم ہے کہ اس نے بعض اہم ترین معاملات کو اپنی مشیت سے بندوں پر پوشیدہ رکھا ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے اپنی خوشنودی کو نیکیوں میں اپنی ناراضگی کو گناہوں میں اور اپنے اولیاء کو اپنے بندوں میں پوشیدہ رکھا ہے۔" اس کا خلاصہ یہی ہے کہ بندہ کسی بھی نیکی کو غیر اہم سمجھ کر چھوڑ نہ دے۔ کیونکہ بندہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کسی نیکی پر راضی ہو جائے ہو سکتا ہے کہ نیکی بظاہر بہت ہی چھوٹی نظر آتی ہو اسی سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے متعدد احادیث مبارکہ سے اسی طرح معلوم ہوتا۔ مثلاً" قیامت کے دن ایک شخص صرف اس نیکی کے عوض بخش دیا جائے گا کہ اس نے ایک پیاسے کو دنیا میں پانی پلادیا تھا۔ اسی طرح اپنی ناراضگی کو گناہوں میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پوشیدہ رکھنے کی حکمت یہی ہے کہ بندہ کسی گناہ کو چھوٹا تصور کرکے نہ بیٹھے۔ بلکہ ہر گناہ سے بچتا ہی رہے۔ چونکہ بندہ نہیں جانتا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کس گناہ سے ناراض ہو جائے گا لہٰذا وہ ہر گنا سے پرہیز ہی کرے۔

اسی طرح اولیا کو بندوں میں سے اسی لئے پوشیدہ رکھا ہے کہ انسان ہر نیک مسلمان کی رعائیت وتعظیم بجالائے اور سوچے کہ ہوسکتا ہے کہ "یہ" اللہ تعالیٰ کا ولی ہو۔ ہوسکتا "وہ" اللہ تعالیٰ کا ولی ہو اور ظاہر ہے جب ہم نیک لوگوں کا ادب تعظیم کرنا سیکھ لیں گے۔ بدگمانی کی عادت نکال دیں گے اور سب مسلمانوں کو اپنے آپ سے اچھا تصور کرنے لگیں گے تو ہمارا معاشرہ بھی صحیح ہو جائے گا اور انشاء اللہ ہماری عاقبت بھی سنور جائے گی۔

اسی طرح پوشیدہ رکھنے والے معاملات میں سے یہ بھی ہے کہ ہر رات ایک ساعت مقبولیت دعا کی آتی ہے وہ بھی پوشیدہ رکھی گئی ہے۔ جمعہ کے روز میں بھی مقبولیت کی ایک گھڑی ہوتی ہے۔ اسے بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسم اعظم کو بھی تو پوشیدہ ہی رکھا ہے۔ چنانچہ بے شمار مصلحتوں کی بناء پر لیلتہ القدر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے اور یوں ہر حال میں وہ نیکیاں کمانے میں کوشاں رہیں۔

لیلتہ القدر کو پوشیدہ رکھنے کی حکمتیں اللہ تعالیٰ نے بہت سی چیزوں کو اپنی حکمتوں سے پوشیدہ رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کس عادت سے راضی ہوتا ہے اس کو مخفی رکھا تاکہ بندہ تمام عبادات میں کوشش کرے، کس گناہ سے ناراض ہوتا ہے اس کو پوشیدہ رکھا تاکہ بندہ ہر گناہ سے باز رہے۔ ولی کی کوئی علامت مقرر نہیں کی اور اسے لوگوں کے درمیان مخفی رکھا تاکہ لوگ ولی کے شائبہ میں ہر انسان کی تعظیم کریں۔ قبولیت توبہ کو مخفی رکھا تاکہ بندے مسلسل توبہ کرتے رہیں۔ موت اور قیامت کے وقت کو مخفی رکھا تاکہ بندے ہر ساعت میں گناہوں سے باز رہیں اور نیکی کی جدوجہد میں مصروف رہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسی طرح لیلتہ القدر کو پوشیدہ رکھنے کی حکمت یہ ہے کہ لوگ رمضان المبارک کی ہر رات کو لیلتہ القدر سمجھ کر اس کی تعظیم کریں اور اس کی ہر رات میں جاگ جاگ کر عبادت کریں۔

امام فخرالدین رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ اس رات کو معین کرکے بتا دیتا تو نیک لوگ تو اس رات میں جاگ کر عبادت کرکے ہزار ماہ کی عبادتوں کا اجر حاصل کرلیتے اور عادی گنہگار اگر شامت نفس اور اپنی عادت سے مجبور ہو کر اس رات میں بھی کوئی گناہ کرلیتا تو وہ ہزار ماہ کے گناہوں کی سزا کا مستحق ہوتا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس رات کو پوشیدہ رکھا تاکہ اگر کوئی عادی گنہگار اس رات میں بھی کوئی گناہ کر بیٹھے تو لیلتہ القدر سے لاعلمی کی بنا پر اس کے ذمہ لیلتہ القدر کی احترام شکنی اور ہزار ماہ کے گناہ نہ لازم آئیں، کیونکہ علم کے باوجود گناہ کرنا لاعلمی سے گناہ کرنے کی بہ نسبت زیادہ شدید ہے۔

روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے وہاں ایک شخص کو سوئے ہوئے دیکھا۔ آپؐ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اسے وضو کے لئے اٹھا دو انہوں نے اٹھا دیا۔ بعد میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا! یارسول اللہؐ! آپؐ تو نیکی کرنے میں خود پہل کرتے ہیں آپؐ نے اس کو خود کیوں نہیں جگا دیا؟ آپؐ نے فرمایا اگر میرے اٹھانے پر یہ انکار کر دیتا تو یہ کفر ہوتا اور تمہارے اٹھانے پر انکار کرنا کفر نہیں ہے تو میں نے تم کو اٹھانے کا اس لئے حکم دیا کہ اگر یہ انکار کر دے تو اس کا قصور کم ہو۔ غور کرو! جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گنہگاروں پر رحمت کا یہ حال ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا کیا عالم ہوگا! اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ آسان ہے کہ نیکو کار لیلتہ القدر کی رمضان المبارک کی متعدد راتیں جاگ کر کھنگال ڈالیں یہ بھی گوارہ ہے کہ اس تلاش میں ان سے لیلتہ القدر چوک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جائے۔ لیکن یہ گوارہ نہیں ہے کہ لیلتہ القدر بتلا دینے سے کوئی گنہگار بندہ اپنے گناہ کی ہزار گنا زیادہ سزا پائے'

اللہ ! اللہ ! وہ اپنے بندوں کا کتنا خیال رکھتا ہے' پھر گنہگار بندوں کا!

تیسری وجہ یہ ہے کہ جب لیلتہ القدر کا علم نہیں ہوگا اور بندے رمضان شریف کی ہر رات کو لیلتہ القدر کے گمان میں جاگ کر گزاریں گے اور رمضان کی ہر رات میں عبادت کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا اسی ابن آدم کے متعلق تم نے کہا تھا کہ یہ زمین کو خونریزی اور گناہوں سے بھر دے گا ابھی تو اس کو لیلتہ القدر کا قطعی علم نہیں ہے پھر بھی عبادت میں اس قدر کوشش کر رہا ہے اگر اسے لیلتہ القدر کا علم قطعی ہوتا کہ کون سی رات ہے پھر اس کی عبادتوں کا کیا عالم ہوتا!

جاگنا ہے تو جاگ لے افلاک کے سایہ تلے
حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سایہ تلے

لکھو لکھا فرشتوں کا نزول | لیلتہ القدر کو اللہ تعالیٰ پہلے آسمان پر تجلی فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے اے جبرائیلؑ اور میکائیل! اور عزرائیلؑ آج ساتوں آسمانوں میں انتخاب کرکے وہ اخلاق والے فرشتے جمع کرو جو بہت ہی حلیم المزاج اور خلیق ہوں اور پھر انہیں لے کر میرے بندوں کی زیارت کے لئے زمین پر جاؤ اور انہیں میرا سلام پہنچاؤ اور میرے دیدار اور رضامندی کی انہیں خوشخبری سناؤ چنانچہ یہ حکم خدا سنتے ہی یہ مقرب فرشتے لکھو کھہا فرشتوں کو لے کر زمین پر نازل ہوتے ہیں اور ہر ایک مقرب فرشتے کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوتے ہیں۔ پس چاروں جیش چار جھنڈے لے کر چلتے ہیں اور اس گرم جوشی سے چلتے ہیں کہ تمام آسمانوں میں ان کی دھوم مچ جاتی ہے یہاں تک کہ جنت اور اس کی حورعین پکار اٹھتی ہیں کہ اے رضوان جنت آج یہ رات کیسی رات ہے۔ اور کیا نئی بات ہے کہ تمام آسمانوں میں ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دربار عام ہو رہا ہے۔ رضوان جنت ان کے جواب میں کہتا ہے۔ کہ آج وہ رات ہے جسے شب قدر کہتے ہیں۔ اور یہ وہ رات ہے جس میں تمہارے خاوند تمہارے سامنے پیش ہوں گے کہ اتنے میں درمیان سے پردہ اٹھ جاتا ہے اور حورعین اپنے خاوندوں کی زیارت کرلیتی ہیں اور پھر وہ فرشتے چار جھنڈوں کو لے کر زمین پر اترتے ہیں اور سب سے پہلے حمد کا جھنڈا زمین و آسمان کے درمیان کھڑا کر دیتے ہیں اور پھر دوسرا بخشش و مغفرت کا جھنڈا امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا پر لہرا دیتے ہیں اور پھر تیسرا کرم کا جھنڈا صغرہ بیت المقدس پر نصب کر دیتے ہیں اور پھر چوتھا جھنڈا رحمت کا کعبے کی چھت پر کھڑا کر دیتے ہیں اور ہر جھنڈے پر لکھا ہوتا ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے لیلۃ القدر میں تین مرتبہ کلمہ شریف پڑھا ایک دفعہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اس کو معاف کردے گا اور دوسری دفعہ پڑھنے سے اس کو دوزخ سے نجات دے گا۔ اور تیسری دفعہ پڑھنے سے اس کو جنت میں داخل فرمادے گا۔

حضرات۔ مغفرت کا جھنڈا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم پر لگانے کی حکمت یہی معلوم ہوتی ہے کہ بخشش آپ ہی کے صدقہ ووسیلہ سے ہو گی اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم گنہگاروں کی بخشش رحمت المعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے ہو گی۔

روز محشر جنہیں بخشوائیں گے وہ
کالی کملی میں جن کو چھپائیں گے وہ
بن کے جن کے خریدار آئیں گے وہ
ان ہماری خطاؤں کی کیا بات ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہ نیرو گایاں بن دی اے نہ دکھڑے سنایاں بن دی اے
اللہ دیا سوہنا مجبوبا گل تیرے بنایا بن دی اے

اس کے بعد تمام فرشتے روئے زمین پر پھیل جاتے ہیں اور پھر کوئی ایسا گھر مسلمان کا باقی نہیں رہتا جس میں کوئی مرد و عورت ہو اور وہاں یہ رحمت کے فرشتے نہ جائیں۔ ایک ایک مسلمان مرد و عورت کے گھر میں فرشتے آتے ہیں اور جو شخص جاگتا ہوا ان کو ملتا ہے اسے سلام کرتے ہیں اور جو شخص عبادت یا ذکر خدا میں مصروف ہوتا ہے اس کو جبرائیل علیہ السلام خدا کا سلام پہنچاتے ہیں اور بعض روائتوں میں یہ بھی آیا کہ جبرائیل اس سے مصافحہ بھی کرتے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ ہر فرشتہ اس رات میں ستر مرتبہ ہر مسلمان کے دروازے پر آتا ہے اور انہیں سلام کرتا ہے اور یہ سلسلہ صبح تک جاری رہتا ہے۔ غرضیکہ تمام رات زمین پر مقربین ملائکہ اور رحمت خداوندی کا ایک دربار لگا ہوا رہتا ہے جب صبح صادق شروع ہوتی ہے تو حضرت جبرائیل علیہ اسلام اس جھنڈے کے قریب آتے ہیں جو آسمانوں اور زمین کے درمیاں معلق قائم ہے وہاں آکر الوحیل کی ایک آواز سناتے ہیں جسے سن کر روئے زمین پر پھیلے ہوئے فرشتے ایک آن میں سمٹ آتے ہیں اور چاروں جھنڈے اکھاڑ کر چاروں جیش آسمانوں پر چلے جاتے ہیں۔

(تفسیر صادی علی الجلالین صفحہ 288 ج 4 درۃ الناصحین صفحہ 279 ج 2)

بلا حساب وکتاب جنت میں داخل | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میری امت کے لوگو! جو کوئی رات مبارکہ میں جاگے گا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہے گا تو قیامت کے روز وہ ذرا غمگین نہ ہو گا اور وہ بلا حساب وکتاب جنت میں داخل ہو گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیلتہ القدر میں فرشتے زمین پر کیوں آتے ہیں امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لیلتہ القدر میں فرشتوں کا زمین پر آنے کی کئی وجوہ تحریر فرمائی ہیں۔ فرشتوں کا اس رات میں زمین پر آنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ بندوں کی عبادت اور اطاعت خداوندی میں خوب جدوجہد ملاحظہ کریں (کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں تو فرشتوں نے اسی پر کہا تھا کہ یا اللہ تو ایسی مخلوق پیدا فرمائے گا جو زمین میں فساد پھیلائے گی اور خون ریزی کرے گی' لیلتہ القدر میں اللہ تعالیٰ ان کو بھیجتا ہے کہ جاؤ دیکھو جن کے بارے میں تم نے یہ کہا تھا وہ کیا کر رہے ہیں؟۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ قرآن پاک میں فرشتوں کا یہ قول مذکور ہے کہ " ہم آپ کے رب کی اجازت کے بغیر نہیں اترتے" اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے زمین پر اترنے کے مامور ہیں بذات خود نہیں اترتے' لیلتہ القدر میں جو آیا ہے کہ اپنے رب کی اجازت سے اترتے ہیں اسی سے معلوم ہوتا کہ وہ پہلے پروردگار سے زمین پر آنے کی اجازت مانگتے ہیں اور جب اجازت ملتی ہے تو زمیں پر آتے ہیں۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان سے وعدہ فرمایا ہے کہ جنت میں ان کے پاس فرشتے ہر دروازے سے آئیں گے اور انہیں سلام کریں گے' اس کا نقشہ اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی دکھانا چاہتا ہے گویا فرماتا ہے کہ اگر تم میری عبادت میں مشغول رہے تو تم پر فرشتے نازل ہو کر تمہارے پاس سلام کرنے اور زیارت کرنے کی غرض سے آئیں گے۔

چوتھی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لیلتہ القدر کی فضیلت کو زمین میں اپنی اطاعت وبندگی کے اندر مشغول رہنے میں رکھا ہے۔ چنانچہ فرشتے اس رات میں پر اس لئے اترتے ہیں کہ ان کی اطاعت وبندگی کا ثواب بھی بڑھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جائے اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی شخص مکہ مکرمہ اس نیت سے جائے کہ اسے اپنی اطاعت وبندگی کا اجر زیادہ ملے۔

پانچویں وجہ یہ ہے کہ انسان کی فطرت ہے کہ جب اکابر علماء زھاد موجود ہوں تو وہ ان کی موجودگی میں اطاعت وعبادت بہتر طریقے سے کرتا ہے بہ نسبت خلوت میں عبادت کرنے کے' اللہ تعالیٰ نے ملائکہ مقربین کو نازل فرمایا تاکہ عبادت گزار انسان ان کی موجودگی کا احساس کرکے اور زیادہ اچھے طریقے سے عبادت کرے۔ (تفسیر کبیر صفحہ 33 ج 32)

لیلتہ القدر میں بی شمار رحمتوں کا نزول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لیلتہ القدر میں زمین پر بے شمار فرشتے اترتے ہیں اور ان کے اترنے کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں وارد ہوا ہے تب انوار چمکتے ہیں عظیم تجلی ہوتی ہے جس میں ملک عظیم منکشف ہو جاتا ہے لوگ اس میں مختلف درجات پر فائز ہوتے ہیں بعض ایسے ہوتے ہیں جن پر زمین وآسماں کے ملکوت منکشف ہوتے ہیں اور جب ان پر آسمانوں کے ملکوت منکشف ہوتے تو وہ آسمانوں میں فرشتوں کو ان صورتوں میں دیکھتے ہیں جن میں وہ مشغول عبادت ہوتے ہیں بعض قیام میں' بعض قعود میں' بعض رکوع میں بعض سجدہ میں بعض شکر میں اور بعض تسبیح تہلیل میں مصروف ہوتے ہیں بعض لوگوں پر جنت کے احوال منکشف ہوتے ہیں اور وہ جنت کے محلات' گھر' حوریں' نہریں' درخت اور جنت کے پھل وغیرہ دیکھتے ہیں اور عرش اعظم کا نظارہ کرتے ہیں۔ انبیاء اولیاء شہداء اور صدیقین کے مقامات دیکھتے ہیں۔ بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جن کی آنکھوں سے حجاب اٹھ جاتے ہیں اور وہ رب ذوالجلال کے جمال کے علاوہ اور کچھ نہیں دیکھ پاتے۔ (مکاشفتہ القلوب صفحہ 648)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمہارے پاس ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا گویا تمام کی تمام بھلائی سے محروم رہ گیا اور اس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقتاً" محروم ہی ہے۔ (ابن ماجہ صفحہ 120)

عظمت انسان کا اظہار : حضرت امام فخرالدین رازی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں نے عرض کیا' یااللہ تو نے انسان کو پیدا فرمایا یہ تو زمین پر جاکر فساد برپا کرے گا اور اپنے مقصد کے حصول کی خاطر خونریزی سے بھی گریز نہ کرے گا فرشتوں کی اس قیاس آرائی پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ (پ ۱ ع ۴) مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے (کنزالایمان)

اللہ اکبر! آج لیلتہ القدر میں فرشتوں کو بھیج کر جواب کی عملی تفسیر دکھائی جارہی ہے گویا فرمایا جارہا ہے اے فرشتو! تم تو کہتے تھے کہ یہ انسان زمین پر جاکر فساد برپا کرے گا مگر دیکھو! یہ لوگ تو میری عبادت میں مصروف ہیں۔ اپنے گناہوں سے استغفار کررہے ہیں۔ اس پر فرشتے اللہ تعالیٰ سے معذرت کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف بندوں کی سلامتی کے لئے دعا کریں گے۔

حضرت محترم۔ یہ رات ہر طرح سے خیریت وسلامتی کی ضامن ہے۔ یہ رات اول تا آخر رحمت ہی رحمت ہے۔

مفسرین کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں۔ "یہ رات سانپ وبچھو' آفات وبلیات اور شیاطین سے بھی محفوظ ہے۔ اس رات میں سلامتی ہی سلامتی ہے۔"

۱۳۸ ص

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات - جب اللہ تعالیٰ کے بعض نیک بندوں کا یہ حال ہے کہ وہ فرش پر بیٹھ کر جنت کے محلات - گھر - حوریں۔ نہریں اور درخت اور جنت کے پھل وغیرہ دیکھتے ہیں اور عرش اعظم کا نظارہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا کون اندازہ کرسکتا ہے میں تو کہتا ہوں۔

جس پاسے میں ٹرجاواں سرکار نظر رکھدے
بیٹھے نے مدینے وچہ دو جگ دی خبر رکھدے

اعلحضرت مولانا احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔

توعالم ماکان وما یکون ہے
مگر بے خبر بے خبر دیکھتے ہیں

حضرات محترم۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر کس قدر مہربان ہے اور اس نے ہم غلاموں پر ہمارے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے کس قدر عظیم احسان فرمایا اگر دل لگا کر توجہ کے ساتھ لیلتہ القدر میں عبادت کرلیں تو ایک ہزار سے بھی زیادہ کی عبادت کا ثواب پالیں آہ! ہمیں لیلتہ القدر کی قدر کہاں؟ ایک صحابہ کرام بھی تو تھے کہ ان کی حسرت پر ہم سب کو اتنا بڑا انعام بغیر کسی خواہش کے مل گیا۔ انہوں نے تو اس کی قدر کی مگر ہم ناقدروں کو تو عبادت کی فرصت ہی ملتی۔ آہ! ہر سال ملنے والے اس عظیم الشان انعام کو ہم غفلت کی نذر کردیتے ہیں۔

تمام بھلائیوں سے محروم کون ہے؟ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار جب ماہ رمضان تشریف لایا تو تاجدار مدینہ سرور سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ ھٰذَا الشَّھْرَ قَدْ حَضَرَکُمْ وَفِیْہِ لَیْلَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ مَنْ حَرَمَھَا فَقَدْ حَرَمَ الْخَیْرَ کُلَّہٗ وَلَا یَحْرُمُ خَیْرَھَا اِلَّا مَحْرُوْمٌ

۱۱۲۷

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلمانوں کو فرشتوں کی سلامی | روایت ہے کہ لیلتہ القدر میں سدرۃ المنتہیٰ کے فرشتوں کی فوج حضرت جبریل علیہ السلام کی سرداری میں زمین پر اترتی ہے' اور ان کے ساتھ چار جھنڈے ہوتے ہیں۔ ایک جھنڈا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قبرانور پر اور ایک جھنڈا بیت المقدس کی چھت پر - اور ایک جھنڈا کعبہ معظمہ کی چھت پر - اور ایک جھنڈا طور سینا پر لہراتے ہیں اور پھر یہ فرشتے مسلمانوں کے گھروں میں تشریف لے جاکر ہر اس مومن مرد وعورت کو سلام کرتے ہیں جو عبادت میں مشغول ہوں۔ مگر جن گھروں میں بت یا (جاندار کی) تصویر (آویزاں ہو) یا کتا ہو یا جن مکانوں میں شرابی یا خنزیر کھانے والا' یا غسل جنابت نہ کرنے والا (یعنی جس مرد یا عورت پر غسل فرض ہو) یا بلا وجہ شرعی اپنی رشتہ داری کو کاٹ دینے والا رہتا ہو۔ ان گھروں میں یہ فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ان فرشتوں کی تعداد روئے زمین کی کنکریوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے اور یہ سب سلام ورحمت لے کر نازل ہوتے ہیں (ایضا")

لیلتہ القدر : حضرات محترم۔ یہ رات انتہائی برکت والی رات ہے اس کو لیلتہ القدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں۔ یعنی فرشتے رجسٹروں میں آئندہ سال ہونے والے معاملات لکھتے ہیں (تفسیر صاوی جلد چہارم)

اسی رات حضرت عیسیٰ روح اللہ علی بنینا(وعلیہ الصلوۃ السلام) آسمان پر اٹھائے گئے۔ اسی رات بنی اسرائیل کی توبہ قبول ہوئی (تفسیر درمنثور)

اسی رات فرشتوں کی پیدائش ہوئی۔ اسی رات حضرت سیدنا آدم صلی اللہ علیہ وسلم (علی نبیناوعلیہ السلام) کی تخلیق کا سامان جمع ہونا شروع ہوا' جنت میں درخت بھی اسی رات لگائے گئے (مظاہر حق)

۱۳۹ ص

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایمان اور اخلاص کے ساتھ شب قدر میں شب بیداری کرکے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اس کے گذشتہ سال بھر کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (بخاری شریف۔ مسلم شریف تفسیر مظہری صفحہ 30)

لہٰذا اس مقدس اور بابرکت رات کو ہرگز ہرگز غفلت میں نہیں گذارنا چاہئے بلکہ اس رات کو عبادت توبہ واستغفار کو کثرت کے ساتھ کرنا چاہئے۔ اس رات میں عبادت کرنے والے کو ایک ہزار ماہ یعنی تراسی سال چار ماہ سے بھی زیادہ عبادت کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص الخاص کرم ہے کہ یہ عظیم اور مبارک رات صرف اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو عطا کی گئی ہے۔

تمام راتوں میں افضل رات : تمام راتوں سے افضل رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ۔سعادت کی رات ہے پھر لیلتہ القدر پھر معراج کی رات' پھر یوم عرفہ کی رات پھر جمعہ کی رات' پھر نصف شعبان کی رات پھر عید کی رات ہے (روح المعانی)

فضائل لیلتہ القدر مجاہد بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا جو ایک ہزار ماہ تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا رہا۔ صحابہ کرام کو اس بات سے بہت تعجب ہوا اور انہوں نے اپنے اعمال کو بہت کم خیال کیا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی تسلی اور تسکین کے لئے یہ سورۃ نازل فرمائی۔

علامہ آلوسی لکھتے ہیں کہ ابن منذر' ابن ابی حاتم' اور بیہقی نے اپنی سنن میں اپنی اپنی اسانید کے ساتھ یہ روایت بیان کی ہے (روح المعانی صفحہ 192 ج 30)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سال بھر کے گناہ معاف | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

علامہ قرطبی موطا امام مالک کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گذشتہ امتوں کی عمریں دکھائی گئیں آپ نے دیکھا کہ اس کے مقابل میں آپ کی امت کی عمریں کم ہیں۔ اس لئے آپ کی امت سابقہ امتوں کی طرح عبادت نہیں کرسکے گی۔ آپ کے اس حلق کو زائل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو لیلتہ القدر عطا فرمائی اور اس ایک رات کی عبادت ہزار ماہ کی عبادتوں سے بہتر قرار دی۔

علامہ قرطبی مجاہد کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس رات میں زندگی موت اور رزق وغیرہ کے احکام مدبرات امور کے حوالے کردیتا ہے۔ یہ چار فرشتے ہیں۔ اسرافیل میکائیل۔ عزرائیل اور جبرائیل علیہم السلام' اور حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ اس سال جس قدر بارشیں ہونی ہیں جس قدر رزق ملنا ہے اور جن لوگوں نے جینا یا مرنا ہے اس کو لوح محفوظ سے نقل کرکے لکھ دیا جاتا ہے حتی کہ لیلتہ القدر میں یہ بھی لکھ دیا جاتا ہے کہ کون کون شخص بیت اللہ کا حج کرے گا' ان کے نام اور ان کے آباء کے نام لکھ دیئے جاتے ہیں نہ ان میں کوئی کمی کی جاتی ہے نہ کوئی اضافہ'

(الجامع لاحکام القرآن جز 20 صفحہ 130)

علامہ الوسی لکھتے ہیں کہ علامہ طحطاوی نے حاشیہ درمختار میں بعض شوافع سے نقل کرکے لکھا ہے کہ تمام راتوں میں سب سے افضل رات' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی رات ہے پھر لیلتہ القدر ہے پھر معراج کی رات ہے پھر یوم عرفہ کی رات ہے پھر جمعہ کی رات ہے پھر نصف شعبان کی رات ہے پھر عید کی رات ہے۔

(از علامہ سید محمود آلوسی منفرد (حنفی روح المعانی جز 30 صفحہ 194) مطبوعہ ادارۃ ؟

صہ ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پچھلے تمام گناہ معاف عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ط

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص لیلتہ القدر میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے عبادت کے لئے کھڑا ہو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ (بخاری شریف ج 1)

لیلتہ القدر میں مطلع الفجر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

ایک نیکی تیس ہزار نیکیوں سے افضل ابن سلام فرماتے ہیں کہ اس رات کی ایک نیکی دوسری راتوں کی تیس ہزار نیکیوں سے افضل ہے جس میں یہ رات نہ ہو (بحوالہ نزہتہ المجالس)

ابوبکر وراق فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی پانچ سو سال تھی اور ذوالقرنین نے بھی پانچسو سال حکومت کی لیکن اس ایک رات کی عبادت ان دونوں کی بادشاہی سے بہتر ہے۔

ٹھکانہ گور ہے تیرا عبادت کچھ تو غافل
کہاوت ہے کہ خالی ہاتھ گھر جانا نہیں اچھا

لکھو کھہا آدمی جہنم سے آزاد : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب افطاری کا وقت آتا ہے اللہ تعالیٰ افطاری کے وقت دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔

اور فرمایا جب جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ہر ہر ساعت میں دس دس لاکھ کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے۔ اور جب آخری رات ہوتی ہے تو جتنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سارے مہینے میں آزاد ہوتے اتنے آخری رات میں آزاد ہوتے ہیں۔

اور لیلتہ القدر میں بے شمار لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے عام بخشش ہوتی ہے چند بدنصیب ایسے ہیں ان کی بخشش ایسی مبارک رات میں بھی نہیں ہوتی جب تک صدق دل سے توبہ نہ کرلیں۔ اور وہ کون کون ہیں ایک مشرک - دوسرا کینہ ور۔ تیسرا قاطعہ رحم چوتھا ماں باپ کا نافرمان' پانچویں شرابی چھٹا زانی - ساتواں جادوگر آٹھواں حرام خور۔

حضرات محترم - یہ وہ بدنصیب ہیں کہ جب تک سچے دل سے توبہ نہ کریں ایسی مبارک رات میں بھی بخشش حاصل نہیں کرتے محروم رہتے ہیں ہم سب اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کے دیکھیں ان برائیوں میں سے ہم میں سے تو کوئی برائی نہیں اگر ہو تو اس سے توبہ کریں۔

حضرات۔ مشرک وہ ہے جو کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرائے اللہ کے سوا کسی کو لائق عبادت سمجھتا ہے ہم سینوں کو یہ خارجی لوگ مشرک قرار دیتے ہیں یہ ان کی زیادتی ہے بہتان عظیم ہے خدا کی قسم ہم سیدالانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتے۔

ہمارا یہ عقیدہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جتنے بھی کمالات ہیں سب اللہ کے عطا کئے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے عطاکئے کمالات کو ماننا یہ شرک نہیں جو اس کو شرک قرار دیتا ہے وہ جاہل ہے وہ شرک کی تعریف ہی نہیں جانتا۔

میں تو ایک محبت کی بات کیا کرتا ہوں کہ جاہل ہماری طرف نسبت ٹھہراتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ ہم شریک نہیں ٹھہراتے۔ ہم محبت کے راز کو جانتے ہیں۔ ارے شریک ٹھہرانے میں وہ مزا کیا ہے جو حبیب ٹھہرانے میں ہے۔ تم کہتے ہو شریک ہم کہتے ہیں حبیب۔ اور تمہیں یہ راز نہیں معلوم۔ شریک اتنے حصے کا مال ہوتا ہے جتنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسی کا حصہ ہوتا ہے۔ اور حبیب جو ہوتا ہے وہ سب کا ہی مالک ہوتا ہے۔ محب اس کو کہتا میں بھی تیرا میرا سب کچھ تیرا۔ جو حبیب میں مزا ہے وہ شریک میں کہاں ہے اب پڑھئے اعلحضرت علیہ الرحمہ کا شعر فرماتے ہیں۔

میں تومالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب ومحب میں نہیں میرا تیرا

محب اور محبوب کے درمیان تیرا میرا نہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں۔ اور ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لائق عبادت نہیں سمجھتے - ہم حضور کی عبادت نہیں کرتے اور حضور کی تعظیم بحکم رب العالمین ہم پر واجب ہے۔

شرک کا خوف نہیں : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت سے شرک کا خوف نہیں میری امت شرک نہیں کرے گی مجھ پر حق واضح ہو چکا ہے اور مجھے اس بات کا خوف ہے کہ تم اللہ کی یاد سے غافل ہو جاؤ گے۔ دنیا کی طرف میل ہو جاؤ گے حضور فرماتے ہیں مجھے اپنی امت سے شرک کا خوف نہیں اور انہوں نے دہائی مچائی ہوئی کہ شرک بڑا پھیل گیا۔ شرک بڑا پھیل گیا۔ اگر ان کی بات سچی ہو تو حضور کی بات غلط ہوتی ہے۔ اور حضور کی بات کبھی غلط ہو نہیں سکتی۔ لہٰذا یہ کہنا پڑے گا۔ کہ ان کا یہ کہنا کہ شرک عام ہو گیا ہے غلط ہے غلط ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے مجھے اپنی امت سے شرک کا خوف نہیں تو یہ کیوں دھائی مچا رہے ہیں کہ جن باتوں کو شرک کہہ رہے ہیں حقیقت میں وہ باتیں شرک نہیں۔

انہوں نے توحید کا نام شرک رکھا ہوا اور شرک نام توحید۔ اور ان کو پتہ ہی نہیں ہے کہ توحید کیا ہے۔ انہوں نے توحید کو شرک سمجھا ہوا ہے اور شرک کو یہ توحید سمجھتے ہیں۔ بڑی موٹی بات ہے پڑھے لکھے حضرات بڑے محظوظ ہوں گے اللہ تعالیٰ کے کمالات کے مقابلے میں کسی کے کمالات کو مستقل سمجھنا یہ شرک ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی کے کمالات کو مستقل سمجھنا یہ شرک ہے کہ نہیں "شرک ہے" کس طرح سمجھنا ان لوگوں کو سمجھاؤں۔ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی کے کمالات کو مستقل سمجھنا کسی کے کمالات کو اللہ کے کمالات کا غیر سمجھنا یہ دونوں باتیں شرک ہیں کیسے غیر وہ ہوتا ہے کہ جس کا وہ غیر ہو اس کے مقابلے میں اس کی حیثیت مستقل ہو۔ ورنہ غیریت کے معنی متحد نہیں ہوں گے۔

مثلاً" یہ مشین ہے ٹیپ ریکارڈ اور ایک یہ مشین ہے یہ دونوں آپس میں غیر ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کا غیر ہیں۔ ان دونوں کے درمیان دیوار کردیجئے پردہ حائل کردیجئے' اس کا وجود ادھر مستقل رہے گا اس کا وجود ادھر مستقل رہے گا لیکن یہ مشین جو ہے اس کے سامنے آئینہ رکھ دو۔ اس آئینے میں جو اس مشین کا عکس نظر آئے گا۔ اس عکس میں اور اس مشین میں غیریت نہیں۔ اگر غیریت ہو تو درمیان میں پردہ کرنے سے کیا یہ نہ شیشہ میں مشین نظر آئے تو وہ نظر نہیں آتی۔ پردہ ہو جائے تو شیشے میں نظر نہیں آتی۔ کیونکہ شیشے میں جو مشین نظر آرہی ہے وہ اس مشین کا غیر نہیں اور اس کا وجود مستقل وجود نہیں وہ اسی کا عکس تھا درمیان میں پردہ حائل ہو گیا عکس نظر نہیں آتا اب سمجھو۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ توحید یہ ہے انبیاء اور اولیاء کے اندر جو کمالات ہیں وہ اللہ کے کمالات کا غیر نہیں۔ وہ کمالات اللہ کے ہی ہیں۔ ظہور ان سے ہے۔ جس طرح شیشے میں اس مشین کا عکس نظر آتا ہے یہ اللہ والے جو ہیں ان کو مثل آئینہ سمجھو اللہ کے کمالات ان سے ظاہر ہوتے ہیں تو یہ اللہ کے کمالات کا مظاہر ہیں۔ ان کے پاس جو کمالات ہیں وہ اپنے ذاتی کمالات نہیں ہیں۔ کمالات اللہ کے ہیں ظہور ان کی ذات سے ہوتا ہے اور ان کے کمالات کو اللہ کے کمالات کا غیر سمجھنا یہ شرک ہے اور یہ غیر سمجھتے ہیں یا نہیں "سمجھتے ہیں"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ یہ غیر سمجھتے ہیں اور غیر سمجھنا یہ شرک ہے۔ ہم کہتے ہیں جو شرک ہے اس کا نام تم نے توجید رکھا ہوا ہے اور جو توحید ہے اس کا نام رکھا ہوا ہے شرک۔

توحید کیا ہے کہ انبیاء اولیاء کے کمالات اللہ کے کمالات ہیں' ان میں غیریت نہیں۔ کمالات ہیں اللہ کے ظہور ہوتا ہے ان سے توحید کے معنی کیا ہیں۔ توحید مصدر ہے تفعیل کے وزن پر۔ جس کے معنی ہیں یک کر دن۔ ایک کرنا۔ تو جو پہلے ایک ہے ہم اس کو کیا ایک کریں گے ایک کو ایک کرنا یہ تو تحصیل حاصل ہے اور باطل ہے۔ خدا تو ایک ہے۔ حقیقی طور پر ایک ہے تو جو پہلے ہی ایک ہے ازلی ابدی طور پر ایک ہے ہم اس کو کیا ایک کریں گے۔

کس طرح ایک ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **من یطع الرسول فقداطاع اللہ** رسول کی اطاعت کرو اور سمجھو کہ ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہے اگر تم نے رسول کی اطاعت میں اور اللہ کی اطاعت میں غیریت قائم کی تو یہ شرک ہے اور اگر یہ سمجھا کہ حضور کا حکم عین اللہ کا حکم ہے تو یہ شرک نہیں ہے اب بتاؤ! انہوں نے توحید کا نام شرک رکھا ہوا ہے کہ نہیں "رکھا ہوا ہے"

حضور کی اطاعت عین اللہ کی اطاعت۔ حضور کا ذکر عین اللہ کا ذکر ہے۔ حضور کا دیدار عین اللہ کا دیدار یہ ہے توحید۔ اللہ فرماتا ہے کنکریاں مارے میرا حبیب تو یہ سمجھو میں نے ماری ہیں۔ اور اگر یہ نہیں سمجھوں گے تو یہ شرک ہے۔ انہوں نے توحید کا نام شرک اور شرک کا نام توحید رکھا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روڈوں کا نام توحید۔ توحید روڈ۔ توحید کالونی۔ توحید مسجد انجمن توحید۔ بندے دے پتر و روڈ بھی توحید - کالونیاں بھی توحید۔ تم نے رب کی صفات کالونیوں کو اور روڈوں کو دے دی۔ روڈوں کے نام بھی توحید روڈ۔ کالونیوں کے نام بھی توحید کالونیاں۔ یہ کیا ہے تم نے توحید کا مذاق اڑایا ہے۔ آؤ ہم توحید والو سے سمجھو۔ توحید کیا ہے۔ توحید اہل اللہ سے پوچھو۔ اہل اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

توحید کا مطلب جانتے ہیں۔

حضرات محترم۔ یہ انبیاء اولیاء اللہ تعالیٰ کے کمالات کے مظاہر ہیں مظاہر سمجھنا یہ توحید ہے اور ان کے کمالات کو اللہ کے کمالات کا غیر سمجھنا یہ شرک ہے اور یہ غیر سمجھتے ہیں تو یہ پکے مشرک ہیں اہل توحید ہم اہلسنّت وجماعت ہیں اور یہ پکے مشرک ہیں جو اپنے دل میں بغض اور کینہ رکھتے ہیں تو ایمان والوں کے بزرگوں کے اہل عقیدت اور اہل محبت کے متعلق کینہ بغض نہ رکھو۔

حضرات۔ میں عرض کررہا تھا لیلتہ القدر میں جن کو بخش نہیں ہوتی ایک ان میں قاطع رحم ہے۔

قاطع رحم کون ہے جن کے ساتھ رحمی رشتہ ہے خون کا رشتہ قریبی عزیز رشتہ دار ہے ان کے ساتھ بدسلوکی کرنا۔ ان کے حقوق کو قطع کرنا۔ ان کے حقوق کو ادا نہ کرنا جو بدسلوکی کرتا ہے۔ عزیزوں رشتے داروں کے حقوق نہیں ادا کرتا وہ قاطع رحم ہے اس کی بھی بخشش نہیں۔

شرابی آپ جانتے ہیں شراب پینے والا اس کی بھی بخشش نہیں۔

زانی زناکرنے والا۔ اس کی بھی بخشش نہیں۔

اور ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا۔ ماں باپ کو ستانے والا۔ اس کی بخشش نہیں۔

جادوگر جادو کرنے والا۔ اس کی بھی بخشش نہیں اس طرح حرام خور۔ اس میں سب کچھ آگیا رشوتیں۔ چوریاں، ڈاکے، ناجائز اور باطل طریقے سے مال حاصل کرکے جو پیٹ بھرتے ہیں تو یہ بدنصیب ایسے ہیں کہ اس مبارک رات میں بھی نہیں بخشے جاتے جب تک سچے دل سے توبہ نہ کریں ہم سب دیکھیں کہ ہم میں کوئی برائی تو نہیں ہے ان برائیوں میں۔ پہلے سچے دل سے توبہ کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو، اور یہ دعا پڑھو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سکھائی

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ط

(از افادات حضرت علامہ محمد شفیع اوکاڑوی ثم کراچوی علیہ الرحمہ)

ساری خیر سے محروم : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اس رات سے محروم رہا گویا کہ وہ ساری ہی خیر سے محروم رہا۔ تو اس سے زیادہ محرومی اور کیا ہو سکتی ہے کہ بندہ اس قدر بڑی نعمت کو ہاتھ سے کھو دے۔

لیلتہ القدر کی رات کون سی ہے : اکثر اہل اسلام کی رائے ہے کہ وہ رمضان پاک میں ہے اور وہ بھی پچھلے دس دنوں کی طاق راتوں میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اِلْتَمِسُوْھَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَاطْلُبُوْھَا فِیْ کُلِّ وِتْرٍ

اسے رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو (بخاری و مسلم)

1- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لیلتہ القدر (سورہ) کے تیس کلمات ہیں ان میں سے ستائیسواں کلمہ لفظ "ھی" ہے اس کا مرجع ہے "لیلتہ القدر" ہے اور یہ ارشاد ہے اس طرف کہ لیلتہ القدر رمضان شریف کی ستائیسویں رات ہے۔

2- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا - لیلتہ القدر کے نو حروف ہیں اور وہ اس سورۃ میں تین بار مذکور ہیں نو کو تین سے ضرب دینے سے ستائیس ہوا تو واضح ہوا کہ لیلتہ القدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے - (تفسیر کبیر صفحہ 30 ج 32)

3- حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ' کے ایک غلام نے عرض کی! آقا! مہینہ کی ایک رات میں دریاؤں کے پانی میٹھے ہو جاتے ہیں۔ آپ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا۔ جب وہ رات آئے تو مجھے بتانا۔ جب وہ رات آئی' تو وہ رمضان شریف کی ستائیسویں تھی۔

(فیوض الرحمن اردو ترجمہ روح البیان پ 30 صفحہ 479)

○ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں لیلتہ القدر تلاش کرو۔ (بخاری شریف۔ تفسیر مظہری پ 30)

○ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو (لیلتہ القدر کا) طلب گار ہو۔ وہ ستائیسویں رات میں تلاش کرے۔

(رواہ احمد وامن منذر۔ معناہ طبرانی نے حضرت جابر بن سمرہ کی حدیث بھی اسی طرح بیان کی)○ حضرت معاویہ بن ابوسفیان کی شب قدر کے متعلق روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلتہ القدر ستائیسویں رات ہے جن احادیث میں ستائیسویں رات کو لیلتہ القدر کہا گیا ان کے ساتھ ابوداؤد نے اس حدیث کو بھی بیان کیا ہے۔ اور امام احمد نے اسی کو لیا ہے۔ اور امام اعظم کا قول بھی ایک روایت میں یہی آیا ہے۔

حضرت ابی بن کعب کو تو اس پر یقین تھا اور آپ نے اس پر قسم کھائی تھی کسی نے پوچھا ابومنذر آپ کسی وجہ سے اس کے قائل ہیں فرمایا اس علامت کی وجہ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بتائی تھی کہ اس روز صبح کو سورج بغیر شعاعوں کے طلوع کرتا ہے (رواہ مسلم)

○ بعض علماء کا قول ہے کہ لیلتہ القدر میں ہر چیز سجدہ کرتی دکھائی دیتی ہے اور ہر جگہ نور سے جگمگا جاتی ہے۔ اور ملائکہ کی طرف سے سلام اور خطاب سنا جاتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

○ من معاویہ بن ابی سفیان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلہ القدر قال لیلہ القدر لیلہ سبع وعشرین ترجمہ - حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے لیلتہ القدر کے بارے میں فرمایا کہ وہ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات ہے۔
(ابوداؤد صفحہ 197 ج 1 صحیح ابن حبان صفحہ 437 ج 8- سنن کبریٰ بہقی صفحہ 312 ج 4 فضائل الاوقات صفحہ 241 وقال محققہ اسناد صحیح - معجم طبرانی کبیر صفحہ 309 ج 19)

لیلۃ القدر آخری سات راتوں میں تلاش کرو

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اِنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرُوا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْمَنَامِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرٰی رُؤْیَاکُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ کَانَ مُتَحَرِّیْھَا فَلْیَتَحَرَّھَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ

ترجمہ : حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بہت سے صحابہ کرام کی خواب میں لیلتہ القدر (رمضان کی) آخری سات راتوں میں دکھائی گئی چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے سب کے خواب آخری سات راتوں پر متفق ہیں لہٰذا جو شخص لیلتہ القدر پانا چاہے تو وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔
(بخاری شریف صفحہ 270 ج 1 مسلم شریف صفحہ 369 ج 1)

اس حدیث پاک میں یہ احتمال بھی ہے کہ آخری سات راتوں سے وہ راتیں مراد ہوں جو بیس کے فورا" بعد ہیں یعنی اکیسویں شب سے ستائیسواں شب تک یا سب سے آخری سات راتیں مراد ہوں یعنی تیسویں شب سے انیسویں شب تک۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عَنِ ابن عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْھَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِی رَمَضَانَ لَیْلَۃَ لقَدْرِ فِی تَاسِعَۃٍ تَبْقٰی فِیْ سَابِعَۃٍ تَبْقٰی فِی خَامِسَۃٍ تَبْقٰی "

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ یعنی لیلتہ القدر کو کرو باقی ماندہ نویں شب میں (کہ وہ اکیسویں رات ہے) باقی ماندہ ساتویں شب میں (کہ وہ تیسویں شب ہے) اور باقی ماندہ پانچویں شب میں (کہ وہ پچیسویں شب ہے)

(بخاری شریف صفحہ 271 ج 1)

اس حدیث پاک میں ذکر کردہ راتوں کو اس طرح آخر سے بھی شمار کیا جاسکتا ہے کہ لیلتہ القدر کو تلاش کرو بیسویں شب کے بعد نویں رات میں کہ وہ انیسویں رات ہے' اور بیسویں رات کے بعد ساتویں رات میں کہ وہ ستائیسویں رات ہے اور بیسویں رات کے بعد پانچویں رات میں کہ وہ پچیسویں رات ہے۔

○ عَنْ اَبِی سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ فِی اَلْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ فَاعْتَکَفَ عَامًا حَتّٰی اِذَا کَانَ لَیْلَۃَ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ وَھِیَ اللَّیْلَۃُ الَّتِیْ یَخْرُجُ مِنْ صَبِیْحَتِھَا مِنَ اعْتِکَافِہٖ قَالَ مَنْ کَانَ اعْتَکَفَ مَعِیَ فَلْیَعْتَکِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَقَدْ اُرِیْتُ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ ثُمَّ اُنْسِیْتُھَا وَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ وَطِیْنٍ مِنْ صَبِیْحَتِھَا فَالْتَمِسُوْھَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْھَا فِیْ کُلِّ وِتْرٍ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ وَکَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰی عَرِیْشٍ فَوَکَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَیْنَایَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عَلٰی جَبْهَتِهٖ اَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صُبْحِ اِحْدٰی وَعِشْرِيْنَ"

ترجمہ : حضرات ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے حسب معمول آپ نے ایک سال اعتکاف کیا' جب اکیسویں رات آئی اور یہ وہی رات تھی جس کی صبح کو آپ معمولا" اعتکاف سے نکل آتے تھے تو آپ نے فرمایا جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ اخیر عشرے میں اور اعتکاف کرے کیونکہ مجھے یہ رات (لیلتہ القدر) دکھائی گئی تھی لیکن میں بھول گیا مگر میں نے اپنے تئیں دیکھا کہ جیسے میں لیلتہ القدر کی صبح کو کیچڑ میں سجدہ کررہا ہوں۔ لہٰذا تم لیلتہ القدر کو اخیر عشرے میں تلاش کرو اور ہر طاق رات میں جستجو رکھو (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر ایسے ہی ہوا) اس رات بارش ہوئی اور مسجد چونکہ چھپر کی طرح تھی اس لئے ٹپکنے لگی اور میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر اکیسویں تاریخ کی صبح کو پانی اور مٹی کا نشان تھا۔

(بخاری شریف صفحہ 271 ج 1 - مسلم شریف صفحہ 370 ج 1- ابوداؤد صفحہ 196 ج 1- موطا امام مالک صفحہ 257 سنن کبری - بہقی صفحہ 309 ج 4 - شعب الایمان صفحہ 325 ج 3)

عَنْ زِرِّبْنِ حُبَيْشٍ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاكَ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَرَادَ اَنْ لَّا يَتَّكِلَ النَّاسُ اَمَا اَنَّهٗ قَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِيْ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقُلْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ تَقُوْلُ ذَالِكَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ اَوْ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا۔"

ترجمہ : حضرت زربن جیش رحمتہ اللہ علیہ (جو اکابر تابعین میں سے ہیں) بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ کے دینی بھائی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو کوئی پورے سال کی راتوں میں کھڑا ہو گا (یعنی ہر رات عبادت کیا کرے گا) اس کو لیلتہ القدر نصیب ہو ہی جائے گی (یعنی لیلتہ القدر سال کی کوئی نہ کوئی رات ہوتی ہے پس جو اس کی برکات کا طالب ہو اسے چاہئے کہ سال کی ہر رات کو عبادت معمور کرے۔ اس طرح وہ یقینی طور پر لیلتہ القدر کی برکات پاسکے گا زربن جیش نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ بات نقل کرکے حضرت ابی بن کعب سے پوچھا کیا کہ آپ کا اس بارے میں کیا ارشاد ہے) انہوں نے فرمایا کہ بھائی ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر خدا کی رحمت ہو ان کا مقصد اس بات سے یہ تھا کہ لوگ (کسی ایک رات کی عبادت) قناعت نہ کرلیں' ورنہ ان کو یہ بات یقیناً" معلوم تھی کہ لیلتہ القدر رمضان ہی کے مہینہ میں ہوتی ہے اور اس کے بھی خاص آخری عشرہ ہی میں ہوتی ہے اور وہ متعین طور پر ستائیسویں رات ہے۔ پھر انہوں نے پوری قطعیت کے ساتھ قسم کھا کر کہا کہ وہ بلا شبہ ستائیسویں رات ہی ہوتی ہے (اور اپنے یقین واطمینان کے اظہار کے لئے قسم کے ساتھ انشاء بھی نہیں کہا) زربن جیش کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ اے ابوالمنذر (یہ حضرت ابی کی کنیت ہے) یہ آپ کس بنا پر فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں یہ بات اس نشانی کی بناء پر کہتا ہوں جس کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خبر دی تھی اور وہ یہ کہ لیلتہ القدر کی صبح کو جب سورج نکلتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

(مسلم شریف صفحہ 370 ج 1- ترمذی شریف صفحہ 164 ج 1- ابوداؤد صفحہ 195 ج 1- مسند حمیری صفحہ 185 ج 1- صحیح ابل جہان صفحہ 445 ج 8- صحیح ابن خزیمہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صفحہ 321 ج 3- سنن کبری بہقی صفحہ 312 ج 2- شعب الایمان للبیہقی صفحہ 330 ج 3- فضائل الاوقات صفحہ 238)

○ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ عَنْهُمَا وَعِنْدَهُ اَصْحَابُهُ فَسَاَلَهُمْ فَقَالَ اَرَئَيْتُمْ قَوْلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وِتْرًا اَيَّ لَيْلَةٍ تَرَوْنَهَا ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْلَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَيْلَةَ سَبْعٍ فَقَالُوْا وَاَنَا سَاكِتٌ فَقَالَ مَالَكَ لَا تُكَلِّمُ فَقُلْتُ اِنَّكَ اَمَرْتَنِيْ اَلَّا اَتَكَلَّمَ حَتّٰى يَتَكَلَّمُوْا فَقَالَ مَا اَرْسَلْتُ اِلَيْكَ اِلَّا لِتُكَلِّمَ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ اللّٰهَ يَذْكُرُ السَّبْعَ فَذَكَرَ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ وَخَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ سَبْعٍ وَنَبَتَ الْاَرْضِ سَبْعٌ فَقَالَ عُمَرُ هٰذَا اَخْبَرَتْنِيْ مَا اَعْلَمُ اَرَاَيْتَ مَا لَا اَعْلَمُ قَوْلَكَ نَبَتَ الْاَرْضِ سَبْعٌ قَالَ قُلْتُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّا شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا وَحَدَائِقَ غُلْبًا وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا قَالَ فَالْحَدَائِقُ غُلْبُ الْحِيْطَانِ مِنَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ وَفَاكِهَةٍ وَّاَبًّا فَالْاَبُّ مَا اَنْبَتَتِ الْاَرْضُ مِمَّا يَاْكُلُ الدَّوَابُّ وَالْاَنْعَامُ وَلَا يَاْكُلُهُ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ لِاَصْحَابِهِ اَعَجَزْتُمْ اَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِيْ لَمْ تَجْتَمِعْ شُؤُوْنُ رَاْسِهِ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرٰى الْقَوْلَ كَمَا قُلْتَ ۔

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا وہاں دیگر صحابہ کرام رَضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ بھی تشریف فرما تھے' حضرت عمر رضی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ عنہ نے ان سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو، تم لوگوں کا خیال ہے وہ کون سی رات ہو سکتی ہے؟ کسی نے کہا اکیسویں، کسی نے کہا تیسویں، کسی نے کہا پچیسویں کسی نے کہا ستائیسویں، میں خاموشی سے بیٹھا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بھئی تم بھی کچھ بولو، میں نے عرض کیا کہ جناب ہی نے تو فرمایا تھا کہ جب یہ بولیں تو تم نہ بولنا آپ نے فرمایا بھئی تمہیں تو اسی لئے بلوایا گیا ہے کہ تم بھی کچھ بولو میں نے عرض کیا کہ میں نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سات چیزوں کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ سات آسمان پیدا فرمائیں۔ سات زمینیں پیدا فرمائیں۔ انسان کی پیدائش کے بھی سات مرحلے بیان کئے انسان کی غذا کے لئے زمین سے سات چیزیں پیدا فرمائیں۔ (اس لئے میری سمجھ میں تو یہ آتا ہے کہ لیلۃ القدر ستائیسویں رات ہو گی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو چیزیں تم نے ذکر کی ہیں ان کا تو ہمیں بھی علم ہے یہ بتلاؤ یہ جو تم کہہ رہے ہو انسان کی غذا زمین سے سات چیزیں پیدا فرمائیں وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں موجود ہیں (ترجمہ) ہم نے عجیب طور پر زمین کو پھاڑا پھر ہم نے اس میں غلہ اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجور اور گنجان باغ اور میوے اور چارہ پیدا کیا۔ میں نے عرض کیا کہ حدائق سے مراد کھجوروں درختوں اور میووں کے گنجان باغ ہیں اور "اب" سے مراد زمین سے نکلنے والا چارہ ہے جو جانور کھاتے ہیں، انسان نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا تم سے وہ بات نہ ہو سکی جو اس بچے نے کہہ دی جس کے سر کے بال بھی ابھی مکمل نہیں ہوئے بخدا میرا بھی یہی خیال ہے جو یہ کہہ رہا ہے۔

(شعب الایمان صفحہ 330 ج 3)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جانور پیدا ہوئے تیری وفا کے واسطے
کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے
چاند سورج اور ستارے ضیاء کے واسطے
سب جہاں تیرے لئے اور تو خدا کے واسطے

○ ایک بار سید نا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے رئیس المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ لیلتہ القدر کی حتمی تاریخ کے متعلق تمہاری تحقیق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ **اَحَبُّ الْاَعْدَادِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی الْوِتْرُ وَاَحَبُّ الْوِتْرِ اللّٰہِ السَّبْعَۃَ** یعنی میں نے اعداد پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو اعداد میں سے طاق کا عدد زیادہ پسند ہے اور طاق اعداد میں سے سات کا عدد زیادہ محبوب ہے (جیسا کہ آگے تفصیل سے آگے گا) اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سات کے عدد سے زیادہ کوئی بہتر و برتر عدد نہیں ہے۔

○ در منشور کی روایت میں آپ سے یہ بھی منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سبع مثانی عطا فرمائے یعنی سورۃ فاتحہ جس کی سات آیات ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں مراث میں بھی سات شخصوں کے حصے بیان فرماتے ہیں صفاو مروہ کے چکر بھی سات رکھے ہیں۔ امام احمد صاوی ارشاد فرماتے ہیں **ویکفی فی قیا مھا صلوۃ** العشاء والصبح فی جماعۃ دورد من صلی المغرب والعشاء فی جماعۃ فقدا خذبحظ وافر من لیلہ القدر اور لیلتہ القدر کے قیام میں نماز عشاء اور نماز فجر کا باجماعت ادا کرنا کفایت کرتا ہے اور روایات میں آیا ہے کہ جس نے مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کی اس نے لیلتہ القدر کا وافر حصہ پایا۔ تفسیر صاوی صفحہ 289 ج 4)

بعض احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص ان راتوں میں مغرب عشاء اور فجر جماعت کے ساتھ پڑھے اسے لیلتہ القدر سے کسی قدر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حصہ مل جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ حَتَّى يَنْقَضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَقَدْ اَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بِحَظٍّ وَّاَخِرٍ۔

ترجمہ : جس شخص نے سارے رمضان المبارک مغرب اور عشاء جماعت کے ساتھ پڑھی اس نے لیلۃ القدر کا معتدبہ حصہ پالیا۔ (ابن ماجہ صفحہ 120)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فِي جماعةٍ فِيْ رَمَضَانَ فَقَدْ اَدْرَكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ط

ترجمہ : جس نے سارے رمضان المبارک میں عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اس نے لیلۃ القدر کو پالیا۔

(شعب الایمان صفحہ 340 ج 3- فضائل الاوقات صفحہ 261)

حضرت سعید بن الحسیب رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَدْ اَخَذَ بِحَظِّهٖ مِنْهَا۔

ترجمہ : جو شخص لیلۃ القدر کو عشاء کی جماعت میں حاضر ہوا اس نے لیلۃ القدر کا ثواب حاصل کرلیا۔

(موطا امام مالک صفحہ 260 - شعب الایمان صفحہ 339 ج 3- فضائل الاوقات صفحہ 262)

حضرت محمد بن الحنفیہ رحمتہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادے حضرت حسن رحمتہ اللہ تعالیٰ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔

مَنْ صَلَّى الْعَتَمَةَ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَقَدْ قَامَهُ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس شخص نے سارے رمضان میں عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی اس نے لیلتہ القدر میں قیام کیا۔ (شعب الایمان صفحہ 340 ج 3)

حضرات۔ تمام رات کا ہر حصہ شب قدر ہے قرآن کریم میں ہے **هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ط**

محروم وہ ہے جسے کچھ نہ ملے اگر کچھ مل جائے تو وہ محروم نہیں جیسے سائل کو ایک روپیہ یا پچیس پیسے ہی مل جائیں تو اس کو محروم نہیں کہہ سکتے۔ بس اگر کوئی شخص تمام رات نہ جاگ سکے تو کم سے کم سحری میں اٹھ کر صبح سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے تو وہ بھی لیلتہ القدر کی فضیلت سے محروم نہیں ہو گا۔ اور جو ہمت کرکے زیادہ جاگے بیشک اس کو زیادہ فضیلت حاصل ہو گی۔

لیلتہ القدر کا مہینہ اور رات | لیلتہ القدر کس ماہ میں ہے۔ اس کا تعین خود اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں کردیا۔ فرمایا۔ **اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ** بیشک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا۔ اس آیت کریمہ سے واضح ہوا لیلتہ القدر اسی ماہ میں ہے۔ جس میں قرآن پاک نازل ہوا۔ اب خود قرآن حکیم بیان کررہا ہے کہ میرا نزول کس ماہ میں ہوا۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ ط

جس میں قرآن مجید نازل ہوا۔ وہ ماہ مقدس رمضان ہے۔ اب ان دونوں آیتوں کو ملایا جائے' تو نتیجہ واضح اور صاف ہے کہ لیلتہ القدر رمضان المبارک میں ہے۔ گویا قرآن مجید نے واضح کردیا کہ رمضان المبارک کی تیس راتوں میں کوئی رات لیلتہ القدر ہے۔

آخری عشرہ | ہمارے آقا مولا علی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ میرے غلام تیس راتیں نہ جاگ سکیں گے تو اپنے غلاموں کے لئے آسانی فرمادی۔ ارشاد گرامی ہے۔

اِلْتَمِسُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیلتہ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ تلاش آسان ہوگئی کہ لیلتہ القدر اگر رمضان المبارک کو تیس دن کا ہو تو آخری دس راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوگی اور اگر انتیس دن کا ہو تو آخری نو راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوگی۔

چار اماموں کے ارشادات حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول یہ ہے کہ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات' لیلتہ القدر ہے۔

حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ عنہ کے نزدیک مضبوط قول یہ ہے کہ اکیسویں رات رمضان کو لیلتہ القدر ہونی چاہئے۔

حضرت امام مالک ار امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما کے نزدیک لیلتہ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہوتی ہے مگر اس کے لئے کوئی ایک رات مخصوص نہیں۔ ہر سال ان طاق راتوں میں گھومتی رہتی ہے یعنی کبھی تو اکیسویں شب لیلتہ القدر ہو جاتی ہے تو کبھی تیس، کبھی پچیسویں شب تو کبھی ستائیسویں شب کبھی کبھی اتیسویں شب بھی لیلتہ القدر ہو جایا کرتی ہے۔

ستائیسویں رات لیلتہ القدر اگرچہ بزرگان دین اور مفسرین ومحدثین رحمتہ اللہ کا لیلتہ القدر کے تعین میں زبردست اختلاف ہے تاہم اکثریت کی رائے یہی ہے کہ ہر سال لیلتہ القدر ماہ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات کو ہی ہوتی ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ستائیسویں رات رمضان المبارک ہی کو لیلتہ القدر کہتے ہیں۔ حضرت غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز بھی اسی کے قائل ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اسی کے حامی ہیں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرماتے ہیں کہ لیلتہ القدر رمضان المبارک کی ستائیسویں رات ہی کو ہوتی ہے اپنے بیان کی تائید کے لئے انہوں نے دو دلائل بیان فرمائے ہیں اولاً یہ کہ "لیلتہ القدر" کا لفظ نو حروف پر مشتمل ہے اور یہ کلمہ سورۃ قدر میں تین مرتبہ استعمال کیا گیا ہے اسی طرح "تین" کو "نو" سے ضرب دینے سے حاصل ضرب "ستائیس" آتا ہے جو اس بات کا غماز ہے کہ لیلتہ القدر ستائیسویں کو ہوتی ہے۔ دوسری توجیہ یہ پیش کرتے ہیں کہ اس سورۃ مبارکہ میں تیس کلمات (یعنی تیس الفاظ) ہیں ستائیسویں کلمہ "ھی" ہے جس کا مرکز لیلتہ القدر ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیک لوگوں کے لئے یہ ارشاد ہے کہ رمضان المبارک کی ستائیسویں کو لیلتہ القدر ہوتی ہے۔ (تفسیر عزیزی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے اپنے خواب آخری (رمضان المبارک) میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے تھے اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگوں کے خواب ستائیسویں رات کے متعلق متواتر ہیں اس لئے جو شخص لیلتہ القدر کی جستجو کرے وہ ستائیسویں رات کو کرے یہ بھی مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے طاق عددوں پر سات سے زیادہ کسی طاق عدد کو لائق اعتماد نہیں پایا۔ پھر جب سات کے عدد پر غور کیا تو اللہ نے بہت سے مقامات میں سات چیزوں کا ذکر فرمایا ہے تو آسمان بھی سات ہیں زمین بھی سات ہیں۔ شب و روز تو اللہ تعالیٰ نے بہت سے مقامات میں سات چیزوں کا ذکر فرمایا ہے دریا بھی سات۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی بھی سات ہے۔ خانہ کعبہ کے طواف بھی سات ہے۔ رمی جمار بھی سات بار ہے انسان کی تخلیق کے بھی سات اعضاء سے ہوئی اس کے چہرے میں بھی سات سوراخ ہیں قرآن مجید میں حم سے شروع ہونے والی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سورتیں سات ہیں سورۃ فاتحہ کی آیات سات ہی قران مجید کی قرائتیں سات ہیں نیز منزلیں بھی سات ہیں سجدہ بھی سات اعضا سے ہوتا ہے جہنم کے دروازے سات ہیں جہنم کے نام بھی سات۔ اور اس کے درجے بھی سات ہیں اصحاب کہف مشہور تعداد سات ہے سات دن کی مسلسل اور لگاتار آندھی سے قوم عدد ہلاک ہوگئی حضرت یوسف علیہ السلام سات سال جیل خانہ میں رہے بادشاہ (مصر) نے خواب میں جو گائیں دیکھی تھی وہ بھی سات تھی قحط کے بھی سات سال تھے اور ارزانی کے بھی سات سال۔ پنجگانہ نماز کے فرائض کی رکعتیں سترہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **وسبعہ اذالرجعتم**(جب حج سے فارغ ہو کر لوٹو تو سات روزے رکھو) نسبی عورتیں بھی سات ہی ہیں جو حرام ہیں اور سسرالی عورتیں بھی سات حرام ہیں۔ کتا اگر کسی برتن میں منہ ڈال دے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کے بموجب اس کو سات بار پاک کرنے کا حکم ہے۔ جس میں پہلی بار مٹی سے مانجھنا ہے سورۃ القدر کے آغاز سے لفظ سلام تک حروف کی تعداد ستائیس ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام اپنی آزمائش میں سات سال مبتلا رہے۔ حضرت المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں سات سال کی تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح فرمایا۔ سردی کے آخری دن سات ہیں تین دا ں ثباط (پھاگن) کے اور چار دن آذر(چیت) کے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے شہداء سات طرح کے ہیں۔ (1) راہ خدا (جہاد) میں مارا جانے والا - (2) طاعون سے مرنے والا۔ (3) سیل کے مرض میں مرنے والا۔ (4) ڈوب کر مرجانے والا۔ (5) جل کر مرجانے والا۔ (6) پیٹ کے مرض (ہیضہ) سے مرنے والا۔ (7) وضع حمل میں مرنے والی عورت۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا طول اس زمانے کے سات گز کے برابر تھا۔ اور آپ کے عصا کا طول بھی سات گز تھا۔ جب یہ ثابت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو گیا کہ اکثر چیزیں سات ہیں تو۔

اللہ تعالیٰ نے **سلام ھی مطلع الفجر** فرما کر بندوں کو آگاہ کردیا کہ لیلتہ القدر ستائیسویں رات ہے کہ اس میں سات کا ہندسہ شامل ہے اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ لیلتہ القدر کا ستائیسویں رمضان شریف میں واقع ہونا زیادہ قرین قیاس ہے۔ (غنتہ الطالبین صفحہ 361 تا 363)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سات کے عدد سے استدلال کرکے ستائیسویں رات میں لیلتہ القدر ہونے کو ترجیح دی۔

خلاصہ یہ ہے کہ لیلتہ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے اور طاق راتوں میں سے بھی ستائیسویں رات میں زیادہ امکان ہے اکثر علماء بھی طرف گئے ہیں۔

درختوں کا سجدہ کرنا | شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وطبری از قوے نقل کردہ است کہ درختاں در آں شب سجدہ کنندہ ہر زمین اقتدباز عنایت خود باز گردلدو سجدہ کندوردے ہر چیز۔ یعنی امام طبری نے علماء کی ایک جماعت سے یہ بات نقل کی ہے کہ اس رات میں درخت سجدہ کرتے ہیں اور وہ زمیں پر اوندھے ہو جاتے ہیں پھر اپنی جڑوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس رات میں ہر چیز اللہ کو سجدہ کرتی ہے۔ (اشعتہ اللمعات صفحہ 112 ج 2)

لیلتہ القدر کی خاص علامتیں | کتوں کا کم بھونکنا۔ گدھوں کا کم بولنا۔ کھاری پانی کا میٹھا ہو جانا۔ درختوں جانوروں وغیرہ کا سجدہ کرنا۔ درخت یا کسی غیر جاندار چیز کا باواز بلند ذکر الٰہی کرنا۔ کسی چمکدار روشنی سے ایک دم رات کا جگمگا اٹھنا (صاوی)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وَمِنْ اَمَارَاتِهَا اِنَّهَا لَيْلَةٌ بلجة صافيه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ساکنۃ ساجیۃ لاحارۃ ولا باردۃ کان فیھا قمراً ساطعاً ولا یحلّ النجم ان یومی بھا تلک اللیلۃ حتی الصباح ومن امارا تھا ان الشمس تطلع صبیحتھا لا شعاع لھا مستویہ کانھا القمر لیلۃ البدر وحرّم اللہ علی الشیطان ان یخرج معھا یومئذ۔

اور اس رات کی بعض علامات یہ ہیں کہ وہ رات چمکدار صاف شفاف، پرسکون، خاموش، نہ گرم اور نہ ٹھنڈی ہوتی ہے گویا اس میں چاند روشنی پھیلانے والا ہو۔ اور اس رات میں صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے اور اس کی بعض علامات یہ ہیں کہ اس کی صبح کو آفتاب بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے ایسا بالکل ہموار تکیہ کی طرح ہوتا ہے جیسا کہ چودھویں رات کا چاند ہے اور اللہ تعالیٰ نے شیطان پر یہ بات حرام کردی ہوتی ہے کہ وہ اس دن سورج کے ساتھ نکلے (فضائل رمضان صفحہ 81)

○ عبدۃ بن ابی لبابہ تابعی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے رمضان المبارک کی ستائیسویں رات میں سمندر کا پانی چکھا تو وہ نہایت شیریں تھا۔"
(شعب الایمان صفحہ 332 ج 3- فضائل الاوقات صفحہ 248)

○ حضرت یحیی بن ابی میسرہ رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میں نے رمضان المبارک کی ستائیسویں رات میں بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ مجھے دکھائی دیا کہ فرشتے فضا میں بیت اللہ شریف کا طوف کررہے ہیں۔
(شعب الایمان صفحہ 332 ج 3- فضائل الاوقات صفحہ 248)

○ حضرت ابوعثمان الزاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے ابومحمد مصری کو مکہ مکرمہ میں یہ فرماتے سنا کہ!

"میں مصر میں ایک مسجد میں اعتکاف بیٹھا ہوا تھا میرے پاس ابوعلی المکی تشریف فرما تھے مجھے نیند آنے لگی میں نے خواب میں دیکھا گویا آسمان کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دروازے کھلے ہیں اور فرشتے تکبیر و تہلیل کہتے ہوئے اتر رہے ہیں' میں بیدار ہوا اور جی میں کہنے لگا کہ آج کی رات ضرور لیلتہ القدر معلوم ہوتی ہے یہ رات ستائیسویں کی رات تھی۔ (فضائل الاوقات صفحہ 249)

اور ان راتوں کو غنیمت سمجھئے یہ راتیں بخشش کی راتیں ہوتی ہیں رحمت کی راتیں ہوتی ہیں۔ ان تمام روایات اور واقعات سے یہ نتیجہ حاصل ہوا کہ اول تو ہمیں سارے رمضان المبارک کی راتوں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت وعبادت میں مصروف رہنا چاہیے۔ اگر یہ مشکل ہو تو آخری عشرے کی طاق راتوں میں لیلتہ القدر کی جستجو کرنی چاہئے اگر یہ بھی دشوار ہو تو آخری درجہ یہ ہے کہ کم از کم ستائیسویں رات کو تو غنیمت سمجھتے ہوئے ضرور ہی اس کی جستجو میں لگنا چاہئے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک بڑی دولت ہے جس کا حصول بہت بڑی سعادت ہے جس کے مقابلے میں دنیا بھر کی نعمتیں اور راحتیں ہیچ ہیں اور اس سے محرومی بڑی شقاوت اور بد نصیبی کی بات ہے۔

حضرات۔ اس کی تلاش میں کوشش کرنی چاہئے اور ان راتوں میں مغرب' عشاء اور فجر کی نماز ضرور جماعت کے ساتھ پڑھی جائے۔

بہر صورت جہاں بھی کوئی ان راتوں کو پائے تو وہ عبادت کرے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے سرتاج حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب سے سن بلوغ کو پہنچا ہوں ہر سال لیلتہ لقدر کے فیوض وبرکات سے فیضی یاب ہوتا ہوں۔ رویت ہلال کے دن کے اعتبار سے اس کی تاریخیں بدلتی رہتی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میرے تجربہ کے اعتبار سے لیلتہ القدر کی تاریخیں حسب ذیل ہوتی ہیں۔

رمضان المبارک کی پہلی تاریخ اتوار کا دن ہو تو لیلتہ القدر 29 رات کو ہوگی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رمضان المبارک کی پہلی تاریخ پیر کا دن ہو تو لیلتہ القدر 21 رات کو ہوگی۔

رمضان المبارک کی پہلی تاریخ منگل کا دن ہو تو لیلتہ القدر 27 رات کو ہوگی۔

رمضان المبارک کی پہلی تاریخ بدھ کا دن ہو تو لیلتہ القدر 29 رات کو ہوگی۔

رمضان المبارک کی پہلی تاریخ جمعرات کا دن ہو تو لیلتہ القدر 25 رات کو ہوگی۔

رمضان المبارک کی پہلی تاریخ جمعہ کا دن ہو تو لیلتہ القدر 27 رات کو ہوگی۔ (از انوار الصیام صفحہ 181)

مسئلہ : علماء کرام فرماتے ہیں کہ اس رات کو دیکھنے والے کے لئے اس کا چھپانا مستحب ہے۔

لیلتہ القدر میں عبادت کرنے والے کا عذاب قبر معاف ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لے جارہے تھے۔ راستے میں ایک مسلمان کی قبر آئی آپ نے فرمایا کہ اس صاحب قبر کو عذاب ہو رہا ہے اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت قبر کی طرف چہرہ انور کرکے فرمایا اے شخص افسوس تو نے لیلتہ القدر پائی اور اس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کی؟ اگر تو لیلتہ القدر کو اللہ تعالیٰ کی عبادت تھوڑی سی بھی کرلیتا تو آج تجھے یہ قبر کا عذاب کیوں ہوتا۔ پھر آپ نے عام امت کی طرف خطاب کرکے فرمایا لوگو جس نے لیلتہ القدر پائی اور اس رات میں اس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے نہایت بلند قدر فرمائے گا۔

(ماہ صیام صفحہ 38 تا 39 از حافظ محمد اسحاق دہلوی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ماہ ربیع الاوّل اور رمضانُ المبارک

حضرات! ربیع الاوّل شریف کی بہت بڑی فضیلت ہے علماءِ اسلام نے تصریح فرمائی ہے کہ ماہِ ربیع الاوّل کا مرتبہ باقی تمام مہینوں سے بلند ہے حتیٰ کہ رمضان المبارک کی شان بھی اس مہینہ کی شان سے کم ہے۔ وجہ یہ ہے کہ رمضان المبارک میں قرآن کریم اترا۔ اعلان باری تعالیٰ ہے

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ۔ رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا"

اور ربیع الاوّل میں صاحبِ قرآن تشریف لائے اس میں قرآن آیا تو اس میں قرآن والا تشریف لایا ہماری حقیقی عید تو اسی ماہ میں ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنا پیارا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں عطا فرمایا۔ اگر وہ محبوب تشریف نہ لاتے تو رمضان قرآن، ایمان غرضیکہ کوئی چیز بھی ہمیں نہ ملتی یہ سب انہیں کا صدقہ ہے بلکہ اگر وہ پیدا نہ کئے جاتے تو ہم کیا کائنات کا کوئی ذرہ بھی معرضِ وجود میں نہ آتا۔ تمام دنیا میں عرب افضل، عرب میں قریش افضل اور قریش میں بنو ہاشم افضل۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بنو ہاشم میں پیدا ہوئے وہ جس مہینہ میں تشریف لائے وہ مہینہ تمام مہینوں سے افضل جو کتاب لائے وہ تمام کتابوں سے افضل۔ جو دین لائے وہ تمام دینوں سے افضل جس شہر میں آئے وہ تمام شہروں سے افضل اور جس زمانے میں آئے وہ تمام زمانوں سے افضل، ان کے صحابہ تمام کائنات سے افضل، ان کی امت تمام امتوں سے افضل ان کا قانون قانونِ الٰہی۔ ان کا کلام کلامِ الٰہی۔ ان کا دیکھنا خدا کا دیکھنا۔ ان کا بولنا خدا کا بولنا، ان کا ہاتھ خدا کا ہاتھ۔ ان کا پھینکنا خدا کا پھینکنا ان کی بیعت خدا کی بیعت۔ ان کا گھر خدا کا گھر۔

بجز خدا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سوال :۔ مخالفین میلاد کہتے ہیں کہ تم اہلسنّت وجماعت ہر سال جشن میلاد مصطفٰے منانے ہو کیا ہر سال حضور کی ولادت ہوئی ہے۔

جواب :۔ ہم مخالفین میلاد سے پوچھتے ہیں کہ ہر سال جشن قرآن منایا جاتا ہے اور تم بھی جشن قرآن مناتے ہو۔ کیا ہر سال قرآن پاک نازل ہوتا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں کہ قرآن پاک تو ایک بار ہی لیلۃ القدر کو نازل ہوا تھا۔ مگر وہ رات نزول قرآن پاک کی وجہ سے ہمیشہ کیلئے برکت والی بن گئی۔ تو ہمارا

جواب بھی یہی ہے کہ حضور پُرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت تو بارہ ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو ایک بار ہی ہوئی تھی مگر وہ گھڑی وہ رات ہمیشہ کے لئے برکت والی بن گئی۔

؎ انوار دیاں برساتاں سن اک دوجی نوں کہندیاں راتاں سن
جس رات دے تڑکے آیا نبی اس رات دیاں باتاں نے

جس رات کو قرآن پاک نازل ہو وہ رات ہمیشہ کے لئے برکت والی بن سکتی ہے تو جس رات کو صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے وہ رات بھی ہمیشہ کیلئے برکت والی بن سکتی ہے بلکہ ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ یہ سب نعمتیں اور برکتیں اللہ تعالےٰ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے عطا کی ہیں۔

شب برأت ملی تو حضور کے صدقے
لیلۃ القدر ملی تو حضور کے صدقے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلام ملا تو حضور کے صدقے
رمضان ملا تو حضور کے صدقے
قرآن ملا تو حضور کے صدقے
ایمان ملا تو حضور کے صدقے
بلکہ خود رحمان بھی ملا تو حضور کے صدقے
یہ سب کچھ ملا تو حضور کے صدقے ملا ہے۔

عمر خدا بھی کچھ نہیں دیتا تیری عطا کے بغیر

تاجدار گولڑہ حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اس صورت نوں میں جان آکھاں
جان آکھاں کے جان جہاں آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی میں شان آکھاں
جس شان توں شاناں سب بنیاں

حضرات گرامی: جس رات کو قرآن پاک نازل ہوا وہ رات ہمیشہ کے لئے برکت والی بن گئی تو جس رات کو صاحب قرآن آمنہ کا لال اللہ کا محبوب تشریف لایا وہ رات بھی ہمیشہ کیلئے برکت والی بن گئی۔

نوری چادراں تن گیاں
آ گیا کملی والی سانوں موجاں بن گئیاں
اوہ قسمت نوں جگاؤندے نے
جیہڑے میرے آقا دا میلاد مناؤندے نے

لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ۔ لیلۃ القدر کو اللہ تعالےٰ نے ہزار مہینے سے بہتر فرمایا ہے اسی واسطے کہ اس میں قرآن پاک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں لیلۃ القدر کے قیام کی نیت سے دس دوگانے پڑھتے تھے۔
بعض اکابرین سے یہ بھی منقول ہے جس شخص نے ہر رات لیلۃ القدر کی نیت سے دس آیات تلاوت کیں وہ لیلۃ القدر کی برکات سے محروم نہیں ہوگا۔

بارہ ارشادات مبارکہ لیلۃ القدر کی بے پایاں رحمتوں اور برکتوں سے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پڑھیے

(۱) حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے لیلۃ القدر میں تین مرتبہ پورا کلمہ طیبہ یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا تو پہلی مرتبہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ مغفرت فرما دیتا ہے اور دوسری مرتبہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ جہنم سے آزاد فرما دیتا ہے اور تیسری مرتبہ پڑھنے سے جنت میں داخل فرما دیتا ہے۔

(درۃ الناصحین نزہۃ المجالس ص۱۶۷ ج ۱)

(۲) لیلۃ القدر میں آسمان کے دروازے کھلے رہتے ہیں جو بندہ لیلۃ القدر میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک ایک تکبیر (یعنی ایک بار اللہ اکبر) کے بدلے میں جنت میں ایک ایسا سایہ دار درخت عطا فرمائے گا کہ اگر چلنے والا سو سال تک اس کے سایہ میں چلے تو اس درخت کا سایہ طے نہ کر سکے گا۔ اور ہر رکعت کے بدلے ایک مکان جنت میں موتیوں یاقوت وزبرجد اور لؤلؤ کا عطا فرمائے گا اور ہر سلام (پھیرنے) کے بدلے جنتی چادروں سے ایک چادر عطا فرمائے گا۔ (درۃ الناصحین)

(۳) جس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا ثواب کی نیت سے اس کے اگلے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اترا، اور یہ اصول ہے آپ جانتے ہیں کہ زمان کو عزت حاصل ہوتی ہے کسی اہم واقع سے اور مکان کو عزت حاصل ہوتی ہے مکیں سے۔ تو لیلۃ القدر جو ہزار مہینے سے بہتر ہوگئی اس کی وجہ کیا ہے۔ کہ اس میں قرآن پاک اترا۔ تو

حضرات محترم: جس رات قرآن پاک اترا وہ رات ہزار مہینے سے بہتر ہوگئی۔ تو جس رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جس رات حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی اس رات کی عظمت کا کیا عالم ہوگا ؎

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

شب میلاد مبارک لیلۃ القدر سے افضل ہے۔ مشائخ عظام اور علمائے کرام فرماتے ہیں کہ حضور پُر شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت ولادت باسعادت لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے کیونکہ لیلۃ القدر میں فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اور ولادت پاک کے وقت خود رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جن کیلئے تمام جہاں پیدا کیے گئے۔ نیز اللہ کریم لیلۃ القدر میں صرف امت مسلمہ پہ فضل و کرم فرماتا ہے اور شب ولادت میں اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات پر اپنا فضل و کرم فرمایا ہے۔ جیسا کہ سورۃ انبیاء میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کے لئے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شب میلاد مبارک لیلۃ القدر سے بلاشبہ افضل ہے اس لئے کہ میلاد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی رات خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی رات ہے اور لیلۃ القدر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ جس رات کو ذات مقدسہ سے شرف ملا وہ رات اس سے ضرور افضل قرار پائے گی۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے جانے کی وجہ سے شرف والی ہے۔ نیز لیلۃ القدر نزول ملائکہ کی وجہ سے مشرف ہوئی اور لیلۃ المیلاد بنفس نفیس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور مبارک سے شرف یاب ہوئی اور اس لئے بھی کہ لیلۃ القدر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر فضل و احسان ہے اور لیلۃ المیلاد میں تمام موجودات عالم پر اللہ تعالےٰ نے فضل و احسان فرمایا ہے، کیونکہ حضور رحمۃ للعالمین ہیں آپ کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کی نعمتیں تمام خلائق اہل سمٰوٰت والارض پر عام ہوگئیں (اما بنعمۃ ربک فحدث صہ ۵۸)

امام قسطلانی نے بھی مواہب اللدنیہ صہ ۲۶ - ۲۷ ج ۱ پر لیلۃ القدر پر شب میلاد کے افضل ہونے پر یہی دلائل قائم فرمائے اور اس کو تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور قدسی اور ولادت مقدسہ مؤمنین کے حق میں کمال فرحت و سرور کا موجب ہے۔ جن کا اظہار محافل میلاد، انواع و اقسام کے مبرات، خیرات و صدقات کی صورت میں اہل محبت، مومنین مخلصین ہمیشہ کرتے رہے اور کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور اور پیدائش موجب فرحت و سرور ہے

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يَآاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ پ۱۱ ع

ترجمہ: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لیے فرما دیجئے اور اسی کے فضل اور اسی کی رحمت سے تو اسی پر چاہیئے کہ وہ خوشی کریں وہ بہتر ہے اس سے کہ وہ جمع کرتے ہیں

ظاہر ہے کہ نصیحت شفا ہدایت و رحمت سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور تشریف آوری پر موقوف ہے اور اللہ کی سب سے بڑی رحمت و نعمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ہے اس آیت کریمہ میں ان سب چیزوں پر خوش ہونے کا حکم دیا گیا اور یہ بتایا گیا ہے کہ یہ وہ نعمتیں ہیں جو لوگوں کی ہر نعمت و دولت سے بہتر ہیں۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کے ظہور پر جتنی بھی خوشی منائی جائے کم ہے اسے ناجائز قرار دینا انہیں لوگوں کا کام ہے جو ظہور ذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خوش نہیں۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔ اور

اگر اللہ کی نعمتوں کو گنوں تو شمار نہ کر سکو گے۔ (پ۱۴ ع ۱۷)

بے شک اللہ تعالےٰ کی نعمتیں لاتعداد و بے حساب اور حدّ شمار سے باہر ہیں۔ مگر ان سب نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت بلکہ تمام نعمتوں کی جان، جانِ جہان و جان ایمان حضور پُر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے۔ جن کی طفیل باقی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سب نعمت وانعامات ہیں۔

اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

؎ وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے۔

نعمت الٰہی کو بیان کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ط پ ۳۰ ع ۱۸ سورۃ الضحیٰ)

ترجمہ: اپنے رب کی نعمت کو بیان کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعمت اللہ ہیں۔ (بخاری شریف ص ۵۶۶ ج ۲)

لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مقدس اور بیان مبارک از روئے قرآن کریم مطلوب ومحبوب ہے۔

؎ دم دم ذکر کراں میں تیریاں شاناں دا
تیرے نام توں واریاں جنی میری عمر ہووے

عید میلاد النبی منانا اور صدقات وخیرات کرنا

بعض لوگ میلاد شریف کی محفل منعقد کرنے اور ربیع الاوّل میں خیرات وصدقات و اظہار فرحت وسرور کو بدعت سمجھتے ہیں۔ ان کا یہ خیال قطعاً غلط ہے۔ امام قسطلانی شارح بخاری مواہب الدنیہ میں ارقام فرماتے ہیں،

وَلَا زَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ يَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ صلی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم وَيَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِيْ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لَيَالِيَهٖ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَيُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَيَزِيْدُوْنَ فِي الْمَبَرَّاتِ وَيَعْتَنُوْنَ بِقِرَأَةِ مَوْلِدِ الْكَرِيْمِ وَيُظْهِرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهٖ كُلُّ فَضْلٍ عَمِيْمٍ وَمِمَّا جُرِّبَ مِنْ خَوَاصِّهٖ اِنَّهٗ اَمَانٌ فِيْ ذَالِكَ الْعَامِ وَبُشْرٰى عَاجِلَةٌ بِنَيْلِ الْبَغِيَّةِ وَالْمَرَامِ فَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا تَخَذَ لَيَالِيَ شَهْرِ مَوْلِدِهٖ الْمُبَارَكِ اَعْيَادًا لِيَكُوْنَ اَشَدَّ عَلَةً عَلٰى مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَعِنَادٌ وَلَقَدْ طَنَبَ ابْنُ الْحَاجِ فِي الْمَدْخَلِ فِي الْاِنْكَارِ عَلٰى مَا اَحْدَثَهُ النَّاسُ مِنَ الْبِدَعِ وَالْاَهْوَاءِ وَالْغِنَاءِ بِالْاٰلَاتِ الْمُحَرَّمَةِ عِنْدَ عَمَلِ الْمَوْلِدِ الشَّرِيْفِ خَانَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِشَيْبِهٖ عَلٰى قَصْدِهِ الْجَمِيْلِ وَيَسْلُكُ بِنَا سَبِيْلَ السُّنَّةِ فَاِنَّهٗ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

(مواہب اللدنیہ صـ۲۷ ج۱ مطبوعہ مصر)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے محفلیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے رہے اور دعوت طعام کرتے رہے اور ان راتوں میں انواع واقسام کی خیرات کرتے رہے اور سرور ظاہر کرتے چلے آئے ہیں۔ اور نیک کاموں میں ہمیشہ زیادتی کرتے رہے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مولد کریم کی قرأت کا اہتمام خاص کرتے رہے ہیں جس کی برکتوں سے ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل ظاہر ہوتا رہا ہے اور اس کے خواص سے یہ امر مجرب ہے کہ انعقاد محفل میلاد اس سال میں موجب امن وامان ہوتا ہے اور ہر مقصود ومراد پانے کے لئے جلدی آنے والی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خوشخبری ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر بہت رحمتیں نازل فرمائے جس نے ماہ میلاد مبارک کی ہر رات کو عید بنا لیا تاکہ یہ عید میلاد سخت ترین عناد مصیبت ہو جائے اس شخص پر جس کے دل میں مرض وعناد ہے۔ اور

علامہ ابن الحاج نے مدخل میں طویل کلام کیا ہے۔ ان چیزوں پر انکار کرنے میں جن لوگوں نے بدعتیں اور نفسانی خواہش پیدا کر دی ہیں اور آلات محرمہ کے ساتھ عمل مولود شریف میں غنا کو شامل کر دیا ہے تو اللہ تعالےٰ ان کو ان کے قصد جمیل پر ثواب دے اور ہمیں سنت کی راہ پر چلائے۔ بے شک وہ ہمیں کافی ہے اور بہت ہی اچھا وکیل ہے"

علامہ قسطلانی کی اس عبارت سے حسب ذیل امور ثابت ہوئے

(۱) ماہ میلاد (ربیع الاوّل شریف میں انعقاد محفل میلاد اہل اسلام کا طریقہ ہے۔

(۲) کھانے پکانے کا اہتمام، انواع واقسام کے خیرات وصدقات ماہ میلاد کی راتوں میں اہل اسلام ہمیشہ سے کرتے رہے ہیں۔

(۳) ماہ ربیع الاوّل میں خوشی ومسرت وسرور کا اظہار شعار مسلمین ہے

(۴) ماہ میلاد کی راتوں میں زیادہ سے زیادہ نیک کام کرنا مسلمانوں کا پسندیدہ طریقہ چلا آیا ہے۔

(۵) ماہ ربیع الاوّل میں میلاد شریف پڑھنا اور قرأت میلاد پاک کا اہتمام خاص کرنا مسلمانوں کا محبوب طرز عمل رہا ہے۔

(۶) میلاد کی برکتوں سے میلاد کرنے والوں پر اللہ تعالےٰ کا فضل عمیم ہمیشہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے ظاہر ہوتا چلا آیا ہے۔

(۷) محفل میلاد کے خواص سے یہ مجرب خاصہ ہے کہ جس سال میں محافل میلاد منعقد کی جائیں وہ تمام سال امن وامان سے گزرتا ہے۔

(۸) انعقاد محفل میلاد مقصود ومطلب پانے کے لئے بشریٰ عاجلہ (جلد آنے والی خوشخبری) ہے۔

(۹) میلاد مبارک کی راتوں کو عید منانے والے مسلمان اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے اہل ہیں۔

(۱۰) ربیع الاوّل شریف میں میلاد شریف کی محفلیں منعقد کرنا اور ماہ میلاد کی ہر رات کو عید منانا یعنی عید میلاد منانا ان لوگوں کے لئے سخت مصیبت ہے۔ جن کے دلوں میں نفاق کا مرض اور عداوت رسول کی بھاری ہے۔

(۱۱) علامہ ابن الحاج نے مدخل میں جو انکار کیا ہے۔ وہ انعقاد محفل میلاد پر نہیں بلکہ ان بدعات اور نفسانی خواہشات پر ہے جن لوگوں نے محفل میلاد میں شامل کر دی تھیں۔ آلات محرمہ کے ساتھ گانا بجانا میلاد شریف کی محفلوں میں شامل کر دیا گیا تھا۔ ایسے منکرات پر صاحب مدخل نے انکار فرمایا اور ایسے ناجائز امور پر سنی مسلمان انکار کرتا ہے۔

صاحب مدخل کی عبارات سے دھوکہ دینے والوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ امام قسطلانی نے ان کا یہ طلسم بھی توڑ پھوڑ کر رکھ دیا ہے

حضرت علامہ شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح البیان میں فرماتے ہیں۔

وَقَالَ الْاِمَامُ السیوطی قدس سرہ یُسْتَحَبُّ لَنَا اِظْهَارُ الشُّكْرِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لمولدہ علیہ السلام ۔ روح البیان ص۵۶ ج ۹

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پر شکر ظاہر کرنا ہمارے لئے مستحب ہے نیز مجمع بحار الانوار میں ہے۔

مَظْهَرُ مَنْبَعُ الْاَنْوَارِ وَالرَّحْمَةِ شَهْرُ رَبِيْعُ الْاَوَّلِ وَاَنَّهٗ شهر امرنا باظهار السرور فيه كل عام۔ (مجمع بحار الانوار ص۵۵ ج ۳)

ربیع الاوّل کا مہینہ منبع انوار اور رحمت کا مظہر ہے یہ ایسا مہینہ ہے جس میں ہر سال ہمیں اظہار سرور کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

وَلَا زَالَ اَهْلُ الاسلام يَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (ماثبت بالسنۃ ص۷۹)

اور اہل اسلام ہمیشہ محفلیں منعقد کرتے رہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد مبارک کے مہینے میں۔

(مقالات کاظمی ص۷۹ از علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی علیہ الرحمۃ)

امام الوہابیہ مولوی نواب حسن خاں بھوپالی نے لکھا ہے کہ سو جس کو حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔

(الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ ص۱۳۰۵ھ)

مولوی نواب صدیق حسن خاں بھوپالی کے فیصلہ کے مطابق مخالفین میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اب خود ہی فیصلہ کریں کہ وہ کون ہیں۔

پاکستان میں قائد اعظم کی سالگرہ اور برسی منائی جاتی ہے اسی طرح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ڈاکٹر علامہ اقبال کی سالگرہ اور برسی بھی منائی جاتی ہے اور جس دن انگریز کی غلامی سے اللہ تعالیٰ نے آزادی عطا کی اس دن، چودہ اگست کو یوم پاکستان منایا جاتا ہے۔ ان دنوں میں دیوبندی وہابی بھی چھٹی کرتے ہیں ان کو چاہیئے کہ کوئی چھٹی نہ کرے بلکہ گھر سے سیدھے دفتر جائیں اور گورنمنٹ سے کہیں کہ آج کے دن ہم نے چھٹی نہیں کرنی کیونکہ ہمارے نزدیک یوم منانا بدعت ہے مگر یہ لوگ ایسا نہیں کرتے۔ کوئی اعتراض نہیں کوئی فتویٰ نہیں، کوئی شرک و بدعت کا چکر نہیں یہ سب کچھ جائز ہے کیونکہ خطرہ ہے کہ کہیں نوکری سے ہی پکی چھٹی نہ ہو جائے تو ہم اہلسنت بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر یہ یوم منانے جائز ہیں تو یوم جشن میلاد منانا بھی جائز ہے۔

دیوبندی ہر سال رائے ونڈ میں سالانہ تبلیغی اجتماع کرتے ہیں۔

اور وہابی نجدی تنظیم الدعوت والارشاد والے لشکر طیبہ کے نام پر ہر سال مریدکے ضلع شیخوپورہ میں عالمی اجتماع کے نام پر جلسے کرتے ہیں۔

اگر یہ سالانہ تبلیغی اجتماع اور عالمی اجتماع منعقد کرنے جائز ہیں بدعت نہیں تو پھر حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی منانا جائز ہے شرک و بدعت نہیں۔

ہم اہلسنت وجماعت تو ہمیشہ ذکر میلاد کرتے ہیں اور کرتے ہی رہیں گے۔ ؎

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم
مثل فارس نجد کے ہم قاع گراتے جائیں گے
خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو اے رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صدائے درودوں کی آتیں رہیں گی. جنہیں سن کے دل شاد ہوتا رہے گا
خدا اہلسنّت کو آباد رکھے. محمد کا میلاد ہوتا رہے گا۔

لیلۃ القدر یا ختم قرآن پاک پر روشنی کرنا دیوبندی وہابی

لیلۃ القدر میں مسجدوں میں چراغاں کرنا اسراف اور ناجائز کہتے ہیں۔

جواب: عامۃ المسلمین کا ہمیشہ سے دستور رہا ہے کہ ثواب حاصل کرنے کے لئے یوں تو ہمیشہ ہی مگر رمضان شریف یا لیلۃ القدر اور ختم قرآن پاک کے دن خصوصیت سے مسجدوں میں چراغاں یعنی دھوم دھام سے روشنی کرتے ہیں. مسجدوں کو خوب آراستہ کرتے ہیں۔

وہابیوں دیوبندیوں کی مسجدیں بے رونق بے نور رہتی ہیں انہیں مسجدوں میں چراغاں کرنے وہاں زینت دینے کی توفیق نہیں ملتی۔ وہابی دیوبندی مسلمانوں کے اس کار ثواب کو بدعت حرام بلکہ شرک تک کہتے ہیں۔

روشنی مسجد کا ثبوت

مسجدوں میں ہمیشہ روشنی کرنا خصوصاً ماہ رمضان المبارک، لیلۃ القدر یا ختم قرآن شریف کے دن وہاں چراغاں کرنا اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے جس کا بہت ثواب ہے. دلائل پڑھئے۔

(۱) اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔

اللہ کی مسجدوں کو وہ لوگ آباد کرتے ہیں. جو اللہ تعالےٰ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں۔ (پ ع سورۃ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مُفسرین کرام فرماتے ہیں کہ مسجدوں جماعات نماز قائم کرنا وہاں صفائی رکھنا۔ عمدہ چٹائیاں فرش وغیرہ بچھانا وہاں روشنی و چراغاں کرنا وغیرہ سب مسجد کی آبادی میں داخل ہیں۔

حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح البیان میں فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام مسجد بیت المقدس میں کپڑیت احمر کی روشنی فرماتے تھے جس کی روشنی میں میلوں تک عورتیں چرخہ کات لیتی تھیں۔

آگے فرماتے ہیں کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسجدوں میں رونق و چراغاں کرنا ایمان کی علامت ہے۔ تو ظاہر ہے کہ مسجدوں کو بے نور بے آباد رکھنا کفار کی نشانی ہے۔

(۲) ابن ماجہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی

قَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْرَجَ فِی الْمَسَاجِدِ تَمِیْمُ الدَّارِی۔

وہ فرماتے ہیں کہ جس نے پہلے مسجدوں میں چراغ جلائے وہ تمیم داری صحابی ہیں۔ رضی اللہ عنہ اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں روشنی کرنا سنت صحابی ہے۔ خیال رہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چراغ کا عام رواج نہ تھا بوقت جماعت کھجور کی لکڑیاں جلا کر روشنی کر لی جاتی تھی حضرت تمیم داری نے وہاں چراغاں کیا

(۳) ابو داؤد شریف نے حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔

قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَفْتِنَا فِیْ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِئْتُوْہُ فَصَلُّوْا فِیْہِ وَکَانَتِ الْبِلَادُ فِیْ ذَالِکَ خَرْبًا فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْہُ وَفَصَلُّوْا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فِيهِ فَابْعَثُوا بِزَيْتٍ يُسْرَجُ فِي قَنَادِيلِهِ

انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں مسجد بیت المقدس شریف کے متعلق حکم دیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس مسجد جاؤ اور وہاں نماز پڑھو اس زمانہ میں شہروں میں جنگ تھی تو فرمایا کہ اگر تم وہاں نہ پہنچ سکو اور نماز نہ پڑھ سکو تو وہاں تیل بھیج دو کہ وہاں کی قندیلوں میں جلایا جاوے۔

اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ بیت المقدس کی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے سفر کر کے جانا سنت ہے۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج میں وہاں تمام نبیوں کو نماز پڑھائی۔ خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور سارے پیغمبر سفر کر کے وہاں نماز پڑھنے پہنچے۔

دوسرے یہ کہ بیت المقدس کی مسجد میں بہت قندیلیں روشن کی جاتی تھیں۔ جیسا کہ قناریل جمع فرمانے سے معلوم ہوا۔

تیسرے یہ کہ مسجد میں روشنی کرنے کا ثواب وہاں نماز پڑھنے کی طرح ہے یعنی اعلیٰ درجہ کی عبادت اور باعث ثواب ہے۔

چوتھے یہ کہ مسجد میں چراغاں کرنے کے لئے دور سے تیل بھیجنا سنت صحابہ ہے۔

(۴) حدیث امام رافعی محدث نے حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ عَلَّقَ فِيهِ قِنْدِيلًا صَلَّتْ عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يَنْطَفِئَ ذَالِكَ الْقِنْدِيلُ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو اللہ تعالےٰ کے لئے مسجد بنائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا اور جو مسجد میں قندیل جلائے گا اس پر ستر ہزار فرشتے دعا رحمت کریں گے جب تک کہ یہ چراغ بجھ نہ جائے۔

معلوم ہوا کہ مسجد کی روشنی ستر ہزار فرشتوں کی دعا لینے کا ذریعہ ہے

(۵) حدیث ابن بخاری نے حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ وسلم مَنْ عَلَّقَ فِیْ مَسْجِدٍ قَنْدِیْلاً صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یَنْطَفِیَ ذَالِکَ الْقَنْدِیْلُ۔

فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مسجد میں کوئی قندیل لٹکائے تو اس پر ستر ہزار فرشتے دعا رحمت کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ قندیل گل ہو۔

معلوم ہوا کہ جیسے مسجد میں چراغ جلانا ثواب ہے۔ ایسے ہی مسجد کے چراغ یا تیل یا بتی دینا بھی ثواب ہے خواہ ایک چراغ ہو یا بہت۔

(۶) حدیث ابن شاہین محدث نے حضرت ابی اسحاق ہمدانی سے روایت کی۔

قَالَ خَرَجَ عَلِیٌّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ اَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِنْ رَمَضَانَ وَ الْقَنَادِیْلُ تَزْھَرُ وَاکِتَابُ اللّٰہِ تُتْلٰی فَقَالَ نَوَّرَ اللّٰہُ لَکَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ فِیْ قَبْرِکَ کَمَا نَوَّرْتَ مَسَاجِدَ اللّٰہِ تَعَالٰی بِالْقُرْاٰنِ۔

فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کی پہلی شب کو حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے مسجد نبوی میں قندیلیں جگمگا رہی تھیں اور قرآن پاک کی تلاوت ہو رہی تھی۔ تو آپ نے فرمایا اے عمر ابن خطاب اللہ تعالیٰ تمہاری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قبر روشن کرے جیسے تم نے اللہ کی مسجدوں کو قرآن کے وقت روشن کر دیا۔

(۷) حدیث صحیح البہاری شریف نے بعض محدثین سے روایت کی کہ اونہیں امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت پہنچی۔

اَنَّہٗ قَالَ نَوَّرَ اللّٰہُ قَبْرَ عُمَرَ کَمَا نَوَّرَ عَلَیْنَا مَسَاجِدَنَا

آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ حضرت عمر کی قبر روشن کرے جیسے انہوں نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا۔

ان آخری روایتوں سے معلوم ہوا کہ رمضان شریف میں مسجدوں میں چراغاں کرنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے مروج ہے۔ حضرات صحابہ کرام نے اس پر اعتراض نہ فرمایا بلکہ حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے انہیں دعائیں دیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ روشنی کہ مسجد سے انشاءاللہ قبر منور ہوگی۔ لہٰذا اب جو اس روشنی مسجد کو روکتا ہے وہ در پردہ سنت صحابہ پر اعتراض کرتا ہے اس چراغاں کے روکنے والے اپنی قبریں تاریک کر رہے ہیں۔

(۸) قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ ان بند کرنے والوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ وَسَعٰی فِیْ خَرَابِھَا۔

اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں کو اللہ کے ذکر سے روکے اور ان کی بے آبادی میں کوشش کرے اس آیت میں ان لوگوں پر بھی عتاب ہے جو مسجدوں میں نماز، ذکر الٰہی، تلاوت قرآن پاک، نعت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خوانی سے منع کریں۔ اور ان لوگوں پر عتاب ہے جو مسجدوں میں پٹائیاں ڈالیں فرش بچھانے روشنی کرنے چراغاں وغیرہ سے روکیں کہ آبادی میں یہ سب چیزیں داخل ہیں۔

عقل کا تقاضا بھی ہے کہ موجودہ زمانہ میں مسجدوں کو آراستہ کرنا وہاں ہمیشہ یا بعض خصوصی موقعہ پر چراغاں کرنا اچھا ہے۔ کیونکہ آج ہم اپنے مکانوں میں زیب و زینت کرتے ہیں۔ بیاہ شادی وغیرہ پر خوب دل کھول کر روشنی و چراغاں کرتے ہیں، عمارتیں سجاتے ہیں جب ہمارے گھر آراستگی روشنی چراغاں کے مستحق ہیں تو اللہ کا گھر جو تمام گھروں سے افضل ہے اسے عام گھروں سے زیادہ آراستہ کیا جاوے تاکہ مسجدوں کی عظمت لوگوں کے دلوں میں قائم ہو۔ یہ کام احترام مسجد اور تبلیغ دین کا ذریعہ ہے۔

(جاء الحق حصہ دوم صہ ۱۱ تا صہ ۱۶ از حکیم الامت مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ)

اعتراض: مسجدوں میں چراغاں کرنا فضول خرچی اور اسراف ہے

جواب: مسجد کے چراغاں کو فضول خرچی کہنا غلط ہے فضول خرچی اس خرچ کو کہا جاتا ہے جس میں کوئی دینی یا دنیاوی نفع نہ ہو۔ مسجد کے چراغاں میں مسجد کی زینت ہے جو عبادت اور باعث ثواب ہے

حضرات محترم روشنی کے لئے چاند اور سورج ہی کافی تھے۔ اللہ تعالےٰ نے ستاروں کو کیوں بنایا۔ اس کا جواب بھی یہی ہے کہ زینت کے لئے۔

اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا۔ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ

(پ ۲۹ ع ۱ سورۃ الملک)

اور بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو چراغوں سے مزین کیا۔

مصباح نہیں فرمایا مصابیح فرمایا ہے۔ یعنی کئی چراغ۔ دوسرے مقام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پر اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَۃِ نِ الْکَوَاکِبِ ۝
(پ ۲۳ ع ۵)

بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو ستاروں کے سنگار سے آراستہ کیا یہاں بھی الکوکب نہیں الکواکب ہے یعنی کئی ستارے۔ اللہ تعالےٰ نے آسمان دنیا کو کئی ستاروں سے زینت دی اور مزین فرمایا ہے۔ یہ بدعت نہیں ایسے ہی مسجدوں کو زینت کیلئے چراغاں کرنا جائز ہے بدعت نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ یٰبَنِیْ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ۔ (پ ۸ ع ۱۰

اے آدم کی اولاد اپنی زینت کو جب مسجد میں جاؤ۔ اگر زینت منع ہوتی تو اللہ تعالےٰ مسجد میں جانے کیلئے زینت کا حکم نہ فرماتا۔

دوسرے مقام پر اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْ اَخْرَجَ لِعِبَادِہٖ (پ ۸ ع ۱۱)

تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی۔

معلوم ہوا مسجد کی زینت کے لئے چراغاں کرنا جائز ہے اور ثواب ہے

اعتراض: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ شریف میں مسجد نبوی شریف میں چراغاں نہیں کیا گیا۔

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ شریف میں لوگوں کے گھر بھی سارے معمولی تھے۔ جہادوں کا زمانہ تھا اس طرف توجہ فرمانے کا موقعہ ہی نہ تھا جب اصحابہ کرام کے زمانہ میں لوگوں نے اپنے گھر اچھے بنائے۔ تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فقہا صحابہ نے سوچا کہ دین تو دنیا سے اعلیٰ ہے اور اللہ کا گھر بھی یعنی مسجد نبوی شریف ہمارے گھروں سے افضل، جب ہمارے گھر شاندار ہیں تو اللہ کا گھر بہت شاندار ہونا چاہیئے۔ یہ سوچ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی شریف بہت اعالی شان بنائی اور وہاں بہت، زیب وزینت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ تم میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنّت مضبوطی سے پکڑو۔

جیسے حضور کی سنت قابل عمل ہے۔ ایسے ہی حضور کے صحابہ کرام کی سنت، لائق عمل۔ حضور کے صحابہ نے مسجد نبوی شریف میں چراغاں کیا بلکہ خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی مسجد میں چراغاں کرنے کے لئے تیل بھیجنے کا حکم دیا۔

اعتراض: مسجدوں میں چراغاں کرنا بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

جواب: یہ غلط ہے۔ یہ تو سنت صحابہ ہے۔ جیسا کہ پہلے آپ پڑھ چکے ہیں اور اگر یہ بدعت بھی ہو تو ہر بدعت نہ حرام نہ گمراہی۔ بخاری شریف، چھاپنا بدعت ہے مگر حرام نہیں بلکہ ثواب ہے، حدیث کا فن اس کی قسمیں بدعت ہیں، مگر حرام نہیں۔

برادران اسلام: بات دور چلی گئی۔ لیلۃ المیلاد اور لیلۃ القدر یا ختم قرآن پاک پر مسجد میں روشنی کی بات ضمناً آگئی، میں لیلۃ القدر کے فضائل و برکات قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بڑی عظمت اور برکت والی رات عطا فرمائی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ تو پس اب ہمیں غور کرنا چاہیے، کہ اس رات ہمیں کیا کرنا چاہیئے کہ کس قدر بد نصیب ہیں وہ مسلمان مرد و عورت جنہیں، فرشتے تلاش کر رہے ہوں، فرشتے ان سے ملنا چاہتے ہوں اور وہ روز کی طرح خواب غفلت میں مست ہوں۔ پس بچیئے اور بچایئے اپنے گھر والوں عزیزوں اور دوستوں کو ایسی بد نصیبی سے اس رات میں خود بھی عبادت کریں اور اپنے گھر والوں اور دوسرے مسلمان بھائی بہنوں کو اس رات میں عبادت کی تبلیغ کیجئے۔

خدا کا شکر ہے کہ ہمیں یہ مقدس عظمت والی رات نصیب ہوئی کیا پتہ آئندہ سال اس رات ہم دنیا میں موجود ہوں یا نہ ہوں کہ آج ہمارے ساتھ نہ جانے کتنے بھائی بہنیں نہیں وہ دنیا سے جا چکے ہوں خدا تعالیٰ سب کی عمریں دراز کرے لیکن کوئی اس خیال میں نہ رہے کہ اگلے سال ہم عبادت کر لیں گے کس طرح کوئی یقین کر سکتا ہے کہ وہ اگلے سال تک ضرور زندہ رہیں گے پس غنیمت جانیئے اس رات کو کہ خدا تعالیٰ ہمیں نصیب فرمائی اور اس رات کو جاگیئے اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہم سے ملنے آئیں ہیں۔

لیلۃ القدر کی عبادت کی تیاری یہ ہے کہ اس رات کے لئے ہم اپنے ظاہر و باطن کو صاف و پاک کر لیں غسل کریں، صاف کپڑے پہنیں، خوشبو استعمال کریں، اس لئے کہ صرف انہی بھائیوں سے نہیں ملنا جن سے روزانہ ملاقات ہوتی ہے آج تو فرشتوں سے ملاقات کی رات ہے۔

صرف یہ ظاہری صفائی نہیں بلکہ اپنے دلوں کو بھی صاف کر لیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگر ہمارے والدین ہم سے ناراض ہیں تو ان سے معافی مانگیں۔ اگر ہم نے کسی کا حق مارا ہے تو اس کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ہم سود کھاتے رہے ہیں تو اس سے توبہ کر لیں اپنے دلوں میں مسلمانوں کی محبت و الفت ان کے ایثار کا جذبہ پیدا کریں۔ ہر قسم کی کدورت، نفرت، بغض، حسد کینہ کی گندگیوں سے دل کو پاک کر لیں۔ دیکھئے آج ہمیں فرشتے دیکھنے آرہے ہیں۔ ان کو ہمارے دل کے داغ دھبے اسی طرح نظر آتے ہیں، جیسے ہمیں اپنے کپڑوں کا میل کچیل نظر آتا ہے پس ضروری ہے کہ ہم اپنے کپڑوں کی طرح اپنے دل کو بھی صاف کر لیں کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے یہاں ہمارے دلوں کی صفائی کے بھی گواہ بنیں۔ غرضیکہ ہمیں بڑی ہی عظمت والی رات نصیب ہوئی ہے اگر ہمیں اپنے رب سے مانگنے کا ڈھنگ آتا ہے تو آج کی رات ہماری کوئی دعا ضائع نہیں جائے گی۔ پس اس رات سے پورا پورا فائدہ حاصل کیجئے۔

اہل پاکستان کیلئے خصوصاً لیلۃ القدر ایک پیغام بشارت لے کر آئی کہ اسی مبارک رات میں انگریز کی سو سالہ غلامی سے نجات ملی اور گویا کہ ہزار اور کچھ اوپر مہینوں سے یہ رات بہتر قرار پائی کہ مسلمان برصغیر کو ایک آزاد خطہ میں اپنے دین اور دستور حیات پر انفرادی و اجتماعی طور پر عمل پیرا ہونے کا موقعہ ملا۔ نیز اسے حسن اتفاق کہئے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی خوش بختی کہ یہی رات نزول قرآن پاک کی رات ہے اور یہی قیام پاکستان کی شب۔ اس سے اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ پاکستان اور قرآن لازم و ملزوم ہیں۔ اس وطن کی فلاح و بہبود اور ترقی قرآن کریم کے لائے ہوئے نظام، نظام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مصطفٰے کے نفاذ میں مضمر ہے اور اس سے چشم پوشی ذلت و رسوائی کا موجب ہے۔

لہٰذا لیلۃ القدر میں اپنی سابقہ کوتاہیوں پر ندامت کا اظہار کرتے ہوئے طالب عفو ہو کر آئندہ کے لیے عزم صمیم کرنا چاہیئے کہ ہم اپنی نجی اور قومی زندگی میں قرآن پاک کے احکامات کو نافذ کر کے دم لیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

؎ یہی ہے آرزو کہ تعلیم قرآن عام ہو
ہر پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہو جائے۔

لیلۃ القدر میں عبادت کا طریقہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَّ إِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ جس شخص نے لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اجر و ثواب کی نیت سے قیام کیا۔ اس کے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔ اس حدیث پاک کی روشنی میں لیلۃ القدر کی اصل عبادت قیام نماز ہے اس لئے اس رات زیادہ سے زیادہ نوافل پڑھنے اور توبہ و استغفار میں کوشش کرنی چاہیئے۔ بندہ خضوع و خشوع اور سوز و گداز میں نماز پڑھے اللہ کی نعمتوں کے مقابلے میں اپنی کوتاہیوں، تقصیروں اور گناہوں کو یاد کر کے روئے اور گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور بار بار استغفار کرے۔

بعض صالحین نے اس رات کی عبادت کے مخصوص طریقے بتائے ہیں۔
علامہ اسماعیل حقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: بعض صالحین لیلۃ القدر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پچھلے تمام گناہ بخش دیئے گئے۔ (نافع المسلمین)

(۴) جو رمضان المبارک ستائیسویں رات میں غسل کرے نماز کی نیت سے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دے گا۔ پاؤں دھونے سے پہلے۔

(۵) جو رمضان المبارک کی ستائیسویں رات کو زندہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستائیس ہزار سال کا ثواب لکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

(۶) جو رمضان المبارک کی ستائیسویں رات کو زندہ رکھے گا تو میں قیامت کے دن اس کو جنت میں لے جانے کا ضامن ہوں۔

(فضائل الشہور والایام)

؎ تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب اے منکر دہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

(۷) جو لیلۃ القدر کو زندہ رکھے یعنی اس میں عبادت میں مصروف رہے پس قیامت کے دن اس کا دل نہ مرے گا اور اللہ تعالےٰ اس کے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف فرمادے گا۔

(۸) جو لیلۃ القدر کو زندہ رکھے گا اس کے لئے سو سال کی عبادت کا ثواب ہے۔ فضائل انتخاب،

(۹) اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری قبر نور سے روشن ہو تو لیلۃ القدر میں عبادت کرو

(۱۰) جس نے لیلۃ القدر کو پایا تو اللہ تعالےٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام فرما دے گا اور اللہ تعالےٰ اس کی تمام نیک حاجتوں کو پورا فرمائے گا۔

(فضائل الشہور والایام)

(۱۱) جس نے لیلۃ القدر کو پالیا۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس کا مرتبہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بلند فرمائے گا۔ (نافع المسلمین)

(۱۴) جس نے لیلۃ القدر میں تھوڑی دیر عبادت کی اتنی دیر کہ جتنی دیر میں بکری کا دودھ دوہا لیا جاتا ہے وہ اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ صائم الدھر (یعنی ہمیشہ روزہ دار) رہنے سے اور قسم ہے مجھے اس ذات کی جس نے مجھے نبی برحق بنا کر بھیجا ہے کہ بے شک لیلۃ القدر میں ایک آیت قرآنی کا پڑھنا اور راتوں میں پورے قرآن مجید پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ (درۃ الناصحین)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ماہ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات صبح ہونے تک عبادت میں گزاری وہ مجھے رمضان کی تمام راتوں کی عبادت سے زیادہ پسند ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی اے ابا جان! وہ ضعیف مرد اور عورتیں کیا کریں جو قیام پر قدرت نہیں رکھتے۔ آپ نے فرمایا کیا وہ تکیے نہیں رکھ سکتے جن کا سہارا لیں۔ اور اس رات کے لمحات میں سے کچھ لمحات بیٹھ کر گزاریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں مگر یہ بات اپنی امت کے تمام ماہ رمضان کو قیام میں گزارنے سے زیادہ محبوب ہے۔

(مکاشفۃ القلوب صـ ۶۴۹)

؎ دلا غافل نہ ہو یکدم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
بغیچے چھوڑ کر خالی زمین اندر سمانا ہے!

لیلۃ القدر کی خاص عبادت

اس مبارک رات میں نوافل پڑھنا قرآن مجید کی تلاوت کرنا بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں درود و سلام کے نذرانے پیش کرنا، تسبیح و تہلیل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرنا، استغفار کرنا باعث برکت وسعادت ہے۔ لیلۃ القدر میں جس طریقے سے بھی نوافل ادا کئے جائیں، بے شمار اجر وثواب کا سبب ہیں۔

تلاوت قرآن مجید

جو شخص زیادہ دیر تک کھڑا نہ ہو سکے۔ اسے چاہیئے کہ وہ نوافل میں ان سورتوں کی تلاوت کو اختیار کرے جن کی تلاوت میں کثرت ثواب ہے۔ مثلاً آیۃ الکرسی اس کے بارے مروی ہے کہ یہ قرآن میں افضل آیت ہے اور سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں کہ ان کے متعلق مروی ہے کہ جو شخص نفل میں انہیں تلاوت کرے گا یہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی اور سورۃ زلزلہ اس کے متعلق مروی ہے کہ یہ نصف قرآن کے برابر ہوتی ہے اور سورۃ الکافرون کے اس کے متعلق آیا ہے کہ یہ ایک چوتھائی قرآن پاک کے برابر ہے اور سورۃ اخلاص کہ اس کے متعلق وارد ہوا ہے کہ یہ ایک ثلث قرآن پاک کے برابر ہے اور سورۃ یٰسین کہ اس کے متعلق آیا ہے کہ یہ قرآن کا دل ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ سورۃ یٰسین جس مقصد کے لیے پڑھی جائے وہ اس مقصد کے لئے ہے اور اس رات استغفار، تسبیح، تحمید، تہلیل اور قسم قسم کے اذکار اور درود وسلام کی کثرت کرے اور اپنے لئے اور اپنے زندہ اور وفات یافتہ احباب کے لئے دعا کرے اور جو کچھ صدقہ کر سکے کرے اور اپنے اعضاء کو گناہوں سے محفوظ رکھے۔

(تفسیر صاوی صـ۲۸۹ ج ۴)

جمعہ پڑھنے والوں کی تعداد کے برابر ثواب

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ جس نے نماز عشاء کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔ الخ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سات مرتبہ پڑھا وہ شخص ہر مصیبت سے محفوظ رہے گا اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے جنت کی دعا کرتے ہیں اور یہی سورۃ جس نے نماز جمعہ سے پہلے تین بار پڑھی تو اس دن تمام جمعہ پڑھنے والوں کی تعداد کے برابر ثواب اس کو دیا جاتا ہے

قبر، میزان، صراط پر نور جو شخص سورۃ القدر ہر نماز فرض بعد پڑھے اللہ تعالیٰ قبر، میزان و صراط پر اسے نور مرحمت فرمائے گا۔ (نزہۃ المجالس)

تنبیہ: جن فرض نمازوں کے بعد سنت مؤکدہ ہیں جیسے ظہر، مغرب عشاء ان میں سنتیں پڑھ کر سورۃ القدر پڑھی جائے اس لئے کہ سنتیں تابع فرض بلکہ تکمیل فرض ہیں اجنبی نہیں تو ان کے بعد پڑھنا فرض کے بعد ہی پڑھنا ہے۔ (رد المختار مصری صـ۴۹۴ تا صـ۴۹۵ ج ۱)

نوافل حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ جو لیلۃ القدر میں اخلاص نیت سے نوافل پڑھے۔ اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (تفسیر روح البیان

حضرات محترم: نوافل جس طرح بھی چاہیں پڑھ سکتے ہیں تاہم اگر نیچے دی ہوئی ترتیب سے پڑھیں گے تو زیادہ مناسب ہے کہ ان کے احادیث مبارکہ میں بے شمار فضائل وارد ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ والدین کی مغفرت فرمائے گا (۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی لیلۃ القدر میں دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ پڑھے تو اپنی جگہ سے اٹھنے سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پہلے اللہ تعالےٰ اس کو اور اس کے والدین کو بخش دیتا ہے اور اللہ تعالےٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ جنت میں اس کے لیے باغ لگائیں اور اس کے لئے مکانات بنائیں اور نہریں جاری کریں وہ دنیا سے نہیں جاتا جب تک یہ سب کچھ دیکھ نہیں لیتا

(درۃ الناصحین - تفسیر چرخی)

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش

(۲) حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لیلۃ القدر بیدار ہو کر گزاری اور اس میں دو رکعت نماز ادا کی اور اللہ تعالےٰ بخشش سے طلب کی تو اللہ تعالےٰ اسے بخش دیتا ہے۔ اور اپنی رحمت میں جگہ دیتا ہے اور جبریل علیہ السلام اس پر اپنے پر پھیرتا ہے اور جس پر جبرائیل نے اپنے پر پھیرے وہ جنت میں داخل ہوا۔

(مکاشفۃ القلوب صفحہ ۶۵ از امام غزالی علیہ الرحمۃ)

دو رکعت نفل

(۳) ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ القدر ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو لیلۃ القدر کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور اس کو حضرت ادریس حضرت شعیب، حضرت داؤد اور حضرت نوح علیٰ نبینا و علیہم السلام کا ثواب عطا کیا جائے گا اور جنت میں مشرق سے لے کر مغرب تک ایک شہر عنایت فرمایا جائے گا۔

عالم سکرات میں آسانی

(۴) جو شخص لیلۃ القدر میں چار رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فاتحہ کے بعد سورۃ الکاثر ایک بار اور سورۃ اخلاص گیارہ بار پڑھے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کو سکرات موت میں آسانی فرمائے گا۔ نیز عذاب قبر سے بھی محفوظ فرمادے گا اور نور کے چار ایسے ستون عطا فرمائے گا کہ ہر ستون میں ایک ہزار محل ہوں گے۔ (نزہتہ المجالس صد ۱۶۶ ج ۱)

دعا قبول ہوگی اور بے شمار نعمتیں (۵) جو شخص لیلۃ القدر میں چار رکعت نماز نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ قدر تین بار اور سورۃ اخلاص پچاس ۵۰ بار پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد سجدے میں جاکر ایک مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھے پھر سجدے سے سر اٹھا کر جو دعا مانگے انشاء اللہ تعالےٰ اس کی دعا قبول ہوگی اور اللہ تعالےٰ اسے بے شمار نعمتوں سے سرفراز فرمائے گا اور اس کے تمام گناہ معاف فرمادے گا۔ (فضائل الشہور والایام)

گناہوں سے پاک (۶) جو مسلمان لیلۃ القدر میں چار رکعت نماز (نفل) پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ القدر ایک بار پڑھے اور ستائیس بار سورۃ اخلاص پڑھے تو اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ وہ ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہے اور اللہ تعالےٰ اس کو جنت کے ہزار محل عطا فرمائے گا۔

بے حد ثواب (۷) حدیث میں ہے کہ جو شخص لیلۃ القدر میں چار رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پانچ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پانچ مرتبہ پڑھے۔ ثواب اس کا بے حد ہے۔ تحریر میں نہیں سما سکتا
(وراد نصیریہ، از حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی علیہ الرحمہ صـ۴۷)

موت کی سختی دور اور عذاب قبر سے محفوظ

(۸) آٹھ رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۃ القدر ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور موت کی سختیاں دور کر دی جائیں گی اور عذاب قبر سے محفوظ رہے گا
(رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ بابت رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ)

نبیوں کی عبادت کا ثواب

(۹) لیلۃ القدر میں بارہ رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ سورۃ اخلاص ۱۵-۱۵ بار پڑھے بعد سلام ستر مرتبہ استغفار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس نماز پڑھنے والے کو نبیوں کی عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا اور آئندہ نیک اعمال کی توفیق ہوگی

لیلۃ القدر میں آدھی رات کے بعد چار چار رکعت کر کے آٹھ نوافل اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ کافرون تین مرتبہ اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پانچ مرتبہ، تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ فلق تین مرتبہ اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ ناس گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ اس طرح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چار چار کر کے سولہ رکعت نوافل پورے کریں۔ اس کے بعد اس رات کا وظیفہ کثرت سے پڑھیں۔ اللہ تعالےٰ اس طرح نوافل پڑھنے والے پر رحم فرمائے گا اور اسے آئندہ نیک اعمال کرنے کی توفیق حاصل ہونا شروع ہو جائے گی وظیفہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

جنت میں ایک شہر اور بے شمار حوریں

(۱۱) اس رات میں جو شخص بیس ۲۰ رکعتیں اس ترتیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد اکیس ۲۱ بار سورۃ اخلاص پڑھے۔ وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا۔ جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ نیز ہر حرف کے عوض جو اس نماز میں پڑھا ہے اس کے لئے جنت میں ایک شہر بنایا جائے گا اور شہر میں اس قدر حوریں ہوں گی کہ ان کا شمار صرف اللہ تعالےٰ ہی کو معلوم ہے۔ (تذکرۃ الواعظین)

شفاعت کا مستحق

(۱۲) جو کوئی بیس رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص اکیس بار پڑھے اور نوافل کے بعد قرآن پاک کی تلاوت کرے اور ایک سو مرتبہ درود و سلام پڑھے تو شفاعت کا مستحق ہو۔

(ماہنامہ فیض رضا لائلپور (فیصل آباد) بابت اکتوبر ۱۹۷۱ء)

اس رات میں سو رکعتیں

(۱۳) لیلۃ القدر میں سو رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ تین بار سورۃ اخلاص دس بار پڑھے اور ہر دو رکعت کے بعد تسلیم تراویح پڑھے۔ سو رکعتیں پوری ہونے کے بعد کلمہ تمجید سو بار پڑھے اور یہ دعا بکثرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ط اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا یَا عَفُوُّ یَا غَفُوْرُ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ اَحَبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُہٗ اِلٰی حُبِّکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

(اوراد نصیریہ ص ۴۶-۴۷)

دو رکعت، سو رکعت، ایک ہزار رکعت (۱۴) امام ابواللیث فرماتے ہیں کہ لیلۃ القدر کی نماز تین اقسام پر ہے۔ کم از کم دو رکعت ہے اور درمیانی سو رکعت اور زیادہ سے زیادہ ایک ہزار رکعات ہیں اور ہر رکعت میں قرأت یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ القدر ایک بار اس کے بعد تین بار سورۃ اخلاص۔ پھر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے اور درود شریف پڑھ کر دوسرے دو گانہ کے لئے اٹھے اس طرح جتنے نفل چاہے پڑھے۔

شب قدر کا ثواب جو شخص ستائیسویں رات کو دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد اَلْحَمْدُ سات بار سورہ اخلاص پڑھے اس نے شب قدر کا ثواب پالیا۔

سونے چاندی زمرد و یاقوت کا محل جو شخص چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد اَلْحَمْدُ ۲۷ مرتبہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑھے بعد سلام سو بار درود شریف سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ سو بار اِسْتِغْفَار سو بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں سونے چاندی اور زمرد و یاقوت کے محل عطا فرمائے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صلوٰۃ التسبیح

اِس نماز میں بے انتہا ثواب ہے بعض محققین فرماتے ہیں اسکی بزرگی سُنکر ترک نہ کریگا مگر دین میں سُستی کرنیوالا۔ **حدیث**: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔ اے چچا کیا میں تم کو عطا نہ کروں کیا میں تم کو بخشش نہ کروں کیا میں تم کو نہ دوں کیا تمہارے ساتھ احسان نہ کروں۔ دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخشدیگا اگلے پچھلے۔ پُرانے نئے۔ جو بھول کر کئے اور قصداً کئے۔ چھوٹے اور بڑے۔ پوشیدہ اور ظاہر۔ اِس کے بعد آپ نے صلوٰۃ التسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی۔ پھر فرمایا کہ اگر تم سے ہوسکے کہ ہر روز ایکبار پڑھو۔ اور اگر روز نہ پڑھ سکو تو ہر جمعہ میں ایکبار۔ اور یہ نہ کرسکو تو مہینہ میں ایکبار۔ اور یہ نہ کرسکو تو سال میں ایکبار۔ اور یہ بھی نہ کرسکو تو عُمر میں ایکبار۔ اِسکی ۴ رکعتیں ہیں مکروہ وقت کے علاوہ جب چاہو پڑھو بہتر یہ ہے کہ ظہر کے فرضوں سے پہلے پڑھیں اِسکا **طریقہ** یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھنے کے بعد پندرہ ۱۵ بار یہ کلمہ پڑھیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ، سُورۃ فاتحہ اور سُورۃ پڑھکر دس ۱۰ بار یہی کلمہ پڑھیں۔ پھر رکوع میں جاکر سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کے بعد دس ۱۰ بار یہی کلمہ پڑھیں پھر رکوع سے اٹھکر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے بعد دس ۱۰ بار یہی کلمہ پڑھیں پھر سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کے بعد دس ۱۰ بار پھر سجدہ سے اٹھکر جلسہ میں دس ۱۰ بار پھر دوسرے سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کے بعد دس ۱۰ بار پھر دوسری رکعت میں فاتحہ سے پہلے پندرہ ۱۵ بار۔ پھر **اِسی** ترتیب سے ۴ رکعتیں پڑھیں۔ ہر رکعت میں پچھتر ۷۵ بار۔ اور چاروں میں تین سو ۳۰۰ بار یہ کلمہ پڑھا جائے۔ گنتی دِل میں گنیں یا انگلی دباکر۔ اگر کسی جگہ بھول کر یہ کلمہ کم پڑھا گیا تو اگلی جگہ اُتنا اضافی پڑھیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعتراض: دیوبندی وہابی کہتے ہیں کہ لیلۃ القدر میں اجتماعی دعا بدعت اور گناہ ہے۔

جواب: کوئی دیوبندی وہابی نجدی اجتماعی دعا کو قرآن کریم اور احادیث مبارکہ سے بدعت یا گناہ ثابت نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی ممانعت کی دلیل دے تو اس کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔

فَاْتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔

اگر دیوبندی تبلیغی جماعت کا سالانہ اجتماع رائے ونڈ میں اجتماعی دعا مانگنا تین تین گھنٹے جائز ہے تو اس مبارک رات میں بندگان خدا اور عاشقان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اکٹھے ہو کر دعا مانگنا بھی جائز ہے رائے ونڈ میں اجتماعی دعا بدعت اور گناہ نہیں ہے تو اس مبارک رات میں اجتماعی دعا بدعت اور گناہ نہیں ہے کیونکہ ممانعت کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا۔ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (سورۃ الاعراف)

اپنے رب سے دعا مانگو عاجز ہو کر اور آہستہ بے شک وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ یہاں حکم فرمایا ہے۔ اس اللہ تعالےٰ کے فرمان سے ثابت ہوا کہ ہر طرح دعا مانگنا جائز ہے۔ چاہے ایک آدمی دعا مانگے چاہے سب اکٹھے ہو کر دونوں طرح جائز ہے۔

اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ اس جملہ میں اللہ تعالےٰ نے شرط لگائی کہ جب تو مجھ سے سوال کرے گا تو میں تمہیں دوں گا اور تم اتنے متکبر ہو کر مجھ سے سوال کرنے کو بھی معیوب سمجھتے ہو تو تمہارا علاج اور ہے جن کے متعلق ارشاد الٰہی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دعا کا حکم خداوندی اور نہ ماننے والا متکبروں میں شمار ہوگا۔ اور جہنم ٹھکانا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ

اور تمہارے پروردگار کا فرمان ہے کہ تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔ بے شک جو لوگ میری دعا سے تکبر کرتے ہیں، دعا مانگتے نہیں جلدی جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔ (سورۃ مومن)

یہاں بھی رَبُّكُمْ فرمایا کُمْ جمع کے لئے۔

اللہ کریم کے دربار میں ہاتھ پھیلا کر دعا نہ مانگنے والا متکبر لکھا جاتا ہے دعا سے منع کرنے والے کو بلا اپیل جہنم میں ڈالا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وَقَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ۔

اور فرمائے گا رب کریم (قیامت کے دن) ذلیل ہو کر جہنم میں پڑے رہو اور مجھ سے کوئی عذر نہ کرو۔ کیونکہ ایک فرقہ میرے بندوں سے کہتے تھے اے ہمارے رب ہمیں معاف فرما دے اور ہم پر رحم فرما اور تو بہتر ہے رحم کرنے والوں کا تو تم نے ان کو مذاق بنایا حتیٰ کہ انہوں نے تم سے میرا ذکر چھین لیا حالانکہ تم ان پر ہنستے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دعا کا حکم حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت نعمان بن بشیر فرماتے ہیں. عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ قَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ (ابوداؤد شریف صہ ۲۱۵ ج ۱)

براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَلدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ کہ دعا عبادت ہے۔ (کنز العمال صہ ۱۶ ج ۱ ترمذی شریف صہ ۱۷۳ ج ۲)

معلوم ہوا کہ جو شخص دعا کا تارک ہوا وہ عبادت خداوندی کا منکر ہوا اے محروم دعا! آیت قرآنی اور ترجمہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تو منکرین دعا کو جہنم کا ایندھن فرما رہے ہے. اب تمہاری مرضی چاہے مذہبی تعصب سے اللہ تعالےٰ سے دعا مانگنے پر اکڑ جاؤ اور ایمان کی ضرورت ہو تو دھڑے بندی چھوڑ کر اطاعت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کر کے اللہ کریم سے دعا مانگ لو. اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ جو دعا کا منکر ہے وہ خدا کی عبادت کا منکر ہے. اس سے ثابت ہوا دعا مانگنا چاہیے. اکیلے دعا یا اکٹھے ہو کر ہر طرح دعا مانگنا جائز ہے.

دعا کی اہمیت

بعض ناواقفوں کا خیال ہے کہ چونکہ اللہ تعالےٰ ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اور وہ خود ہی ہماری تمام حاجتوں سے اچھی طرح واقف ہے لہٰذا اس سے اپنی حاجتیں عرض کر کے دعا مانگنی ایک فعل عبث ہے. بعض یوں بھی کہتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں کہ عبادت کے بعد دعا خلوص کے منافی اور خود غرضی کی نشانی ہے یہاں تک کہ ان لوگوں نے نماز کے بعد بھی دعا چھوڑ دی ہے۔ مگر اہل علم پر ظاہر ہے کہ ان خیالات کی بنیاد سراسر جہالت یا شرارت پر ہے بیشک ہر مسلمان کا یہی ایمان ہے کہ اللہ کریم ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اور وہ ہماری تمام حاجتوں سے واقف بھی ہے مگر باوجود اس کے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بندوں کو یہ حکم فرمایا ہے کہ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (پ) یعنی اے بندو تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ دعا مانگنے سے ہرگز عبادت کا خلوص کم نہیں ہوتا بلکہ بندوں کا اپنے رب کے حضور میں گڑگڑا کر اپنی حاجتوں کو عرض کرنا۔ اپنی عاجزی اور خدا کی ربوبیت کا اقرار کرنا اور اس کی رحمتوں کا امیدوار ہونا یہ خود ایک بہت بڑی عبادت ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ (احیاء العلوم) یعنی دعا تو عبادت کا مغز ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اَلدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ یعنی دعا عبادت ہی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں دعا سے زیادہ عزت والی کوئی چیز نہیں ہے یہ بھی حدیث شریف میں آیا ہے کہ بندوں کی دعا کبھی خطا نہیں کرتی اور تین صورتوں میں سے ایک صورت میں ضرور مقبول ہوتی ہے یا تو بندے کا کوئی گناہ معاف ہو جاتا ہے یا اس کی مانگی ہوئی مراد کو اللہ تعالیٰ دنیا ہی میں عطا فرما دیتا ہے یا اس کی دعا کو آخرت میں نیکی کا ذخیرہ بنا دیتا ہے۔ (احیاء العلوم)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غرض فرائض و نوافل کے بعد ذکر الٰہی کے بعد، وعظ و میلاد شریف کے بعد کسی کار خیر کے بعد، مبارک دنوں میں، مبارک راتوں میں دن رات کی مقبول ساعتوں میں ہر دم ہر حال میں بندوں کا حضور قلب اور اعتماد علی اللہ کے ساتھ اپنی دعاؤں میں اپنی حاجتوں کا بارگاہ بے نیاز میں پیش کرنا حکم خداوندی، سنت نبوی اور بہترین عبادت ہے اور دعا کا چھوڑ دینا ثواب عظیم سے محرومی بہت بڑی بدنصیبی، اور بدترین شقاوت و شرارت ہے۔

مولائے کریم ہم سب کو اس مقدس رات کی برکتوں سے سرفراز فرمائے۔ اور اس مبارک رات کی بزرگی کے صدقے اور اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اس ملک میں نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نافذ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور تحفظ مقام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توفیق بخشے۔ آمین یارب العالمین

؎ یہ ملک اہم کو دیا ہے خدا نے۔
کہ ہو اس میں جاری نظام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
یہاں سے جو قرآن کا نور چمکے
ہو دنیا میں روشن مقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دکھائیں اخوت کا ایسا نمونہ کہ ہر دل پہ ہو نقش نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اس لیلۃ القدر کو اپنی زندگی کی آخری رات تصور کرتے ہوئے خوب خوب توبہ و استغفار کریں اور تکبیر و تحلیل تسبیح و تحمید، ذکر خدا، ذکر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور درود و سلام کی کثرت کریں تاکہ زندگی بھر میں کیے ہوئے بے شمار گناہوں کا کفارہ ادا ہو سکے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

؎ مجرم ہوں جہاں بھر کا محشر میں بھرم رکھنا
رسوائے زمانہ ہوں دامن میں چھپا رکھنا

لیلۃ القدر کی مخصوص دعا۔ اس مبارک رات کی مخصوص اور مسنون دعاؤں میں سے ایک جامع اور افضل دعا وہ ہے جو امام الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی محبوب رفیقہ صدیقہ کائنات حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تلقین فرمائی تھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر اللہ تعالیٰ مجھے لیلۃ القدر کے شرف سے سرفراز فرمائے تو اللہ تعالےٰ سے کیا تمنا اور دعا کروں؟"

آپ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا ان سراپا رحمت و مغفرت کی گھڑیوں میں یوں عرض کرنا۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

(مسند امام احمد۔ جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

اے میرے اللہ! تُوں بہت معاف فرمانے اور بڑا کرم کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو بے حد پسند فرماتا ہے۔ لہٰذا تُوں میرے گناہوں کو بھی معاف فرما دے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی اس دعا کو ہم بھی کثرت سے پڑھیں نیز ایسے مبارک وقت میں اس یقین کے ساتھ کہ میرا رب مجھے دیکھ رہا ہے اور میری بات سن رہا ہے۔ انتہائی عجز و نیاز کے ساتھ عرض کریں۔

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ (سورۃ آل عمران)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے ہمارے پروردگار ہم تجھ پر اور تیرے دین پر سچے دل سے ایمان لا چکے ہیں۔ پس ہمارے تمام گناہوں کو بخش دے اور ہماری تمام برائیوں کو محفوظ فرما دے اور ہمیں اپنے نیک بندوں کے ساتھ موت دے

یہ دعا بھی سب دعاؤں سے افضل و اعلیٰ ہے کیونکہ اس کے پڑھنے کا حکم تو صاحب شریعت مختار کائنات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لیکن اس کے علاوہ دوسری مقبول اور مسنون دعائیں بھی مانگنے کی عام اجازت ہے۔

قرآنی دعاؤں میں سے یہ جامع دعا جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر پڑھا کرتا تھے، مانگنا بہت بہتر اور مفید ہے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ"

لغات: اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا"

قبولیت دعا کا یہ خاص وقت ہوتا ہے اپنے اپنے دینی اور دنیاوی مقاصد کے لئے دعا کریں۔

سید الاستغفار

استغفار کے معنی ہیں لغزشوں اور خطاؤں کی بخشش اور پردہ پوشی چاہنا۔ دل پر جب گناہ اور مصیبت کی تاریکیاں چھا جاتی ہیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ازالہ کے لئے استغفار ہی کا بہترین نسخہ تجویز فرمایا ہے چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر درد اور مرض کی دوا پیدا کی ہے۔ گناہ کی دوا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں استغفار ہے۔ اسلام میں دل کے شیشہ کو صاف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وشفاف رکھنے کے لئے استغفار سے بڑھ کر سود مند اور سریع الاثر علاج اور کوئی نہیں ہے۔ اگرچہ استغفار کے مختلف صیغے منقول چلے آئے ہیں۔ مگر سید الاستغفار کا درجہ صرف کلمات ذیل کو حاصل ہے۔ ان کلمات طیبات کی نسبت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص ان کو حضور قلب اور خلوص نیت سے دن کو پڑھے اور شام سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے اور جو ان کو رات کے وقت پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے وہ جنتی ہے۔

(بخاری۔ مستدرک)

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

اے اللہ! تو میرا مالک و پروردگار ہے۔ تیرے سوا کوئی بھی مستحق عبادت نہیں۔ تو ہی نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ میں تجھ سے پناہ لیتا ہوں اور ہر اس برائی سے جو میں نے کی ہے۔ مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا اقرار کرتا ہوں۔ سو مجھے بخش دے بات یہی ہے کہ تیرے بغیر کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات شریفہ سے یہ عمل بھی ثابت ہے کہ آپ ہر نماز کے بعد تین بار یہ استغفار پڑھا کرتے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

حضرات محترم: اس مبارک رات کو رحمت الٰہی صبح تک آسمان دنیا پر جلوہ گر ہوکر یہ صدا دیتی ہے کہ کوئی ہے اس جنس کا خریدار جو دامن پھیلائے اور مرادوں سے بھر کے لے جائے جو ندامت کے آنسو بہائے اور صلہ میں رحمت پائے رزق میں کشادگی اور نجات کا طلب گار ہو؟

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے کوئی راہ رو منزل ہی نہیں

مقام فکر اور غور طلب بات ہے کہ مسلمان آج کس قدر بے حس ہو چکے ہیں ایسی بے پایاں کرم کی رات، رحمت کے دامن میں عفو و کرم لیے ہوئے جلوہ گر ہوتی ہے اور ہم سو کر اس رات کی فضیلت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سال بھر میں ہمیں سینکڑوں راتیں سونے آرام کرنے کے لیے عطا فرمائی ہیں اگر اس رات کو اللہ تعالیٰ کے قرب اور رضا کی خاطر قربان کر دیں تو کوئی وجہ نہیں کہ روز محشر ندامت و رسوائی سے چھٹکارا حاصل نہ ہو۔

آیئے اس رات کو بارگاہ رب العزت کے حضور میں سجدہ ریز ہو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔ تجدید عہد کے لئے ساری رات بیدار رہ کر استغفار، توبہ، تلاوت قرآن مجید، نوافل، درود و سلام اور گریہ و عاجزی سے دعا مانگتے ہوئے گزاریں اللہ تعالیٰ اپنے در رحمت سے کسی کو خالی نہیں جانے دیتا۔ یقیناً وہ ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گا اور عالم اسلام پر اس وقت جو تاریکی کے بادل چھائے ہوئے ہیں وہ ضرور انہیں اپنے عفو و کرم کے صدقے نور میں بدل دے گا۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیئے اور اس انداز سے لیلۃ القدر گزاریں کہ یہ ہماری زندگی کی آخری رات ہے۔

مانگ لو مانگ لو چشم تر مانگ لو۔
درد دل اور حسن نظر مانگ لو
کملی والے کی نگری میں گھر مانگ لو
مانگنے کا مزہ آج کی رات ہے
عرش پہ دھوم ہے فرش پر دھوم ہے
ہے وہ بدبخت جو آج محروم ہے
پھر یہ آئے گی شب کس کو معلوم ہے
ہم پہ لطف خدا آج کی رات ہے
مومنو آج کنج سخا لوٹ لو
لوٹ لو اے مریضو شفا لوٹ لو
عاصیو رحمت مصطفےٰ لوٹ لو
لوٹنے کا مزہ آج کی رات ہے

اللہ تعالیٰ سے پرخلوص اور عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان کی روشنی سے سرفراز فرمائے تاکہ ہمارے اردگرد پھیلے ہوئے ہیبت اندھیرے ختم ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مقدس رات میں جاگ کر عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس رات کو ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آیئے : لیلۃ القدر کی مبارک ساعتوں میں اللہ تعالےٰ کے حضور سر بسجود ہوکر سچے دل سے اپنے گزشتہ گناہوں کی معافی مانگیں اور آئندہ کے لیے اپنی زندگی کو کتاب و سنت کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں اللہ تعالےٰ ہم کو اس رات کی برکتوں سے مالا مال اور کما حقہٗ اس میں عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دُعا : یا اللہ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہم گنہگاروں کو لیلۃ القدر کی قدر اور اس میں زیادہ سے زیادہ عبادات کرنے کی توفیق عطا فرما۔

یا ارحم الرّاحمین : ہمیں اس مبارک رات کے فیوض و برکات اور انوار و تجلیات سے شرفیاب فرما۔ اور ہم سب کو اس کی خیرات و حسنات اور رحمت و مغفرت سے فیض یاب فرما۔ اور اس مبارک رات میں ہم سب کو مستفیض فرما۔

یا اللہ : میں تیرا محتاج بندہ۔ تو میری دعاؤں کو قبول فرما۔ لیلۃ القدر کی رحمتیں نصیب فرما۔

اور مجھ گنہگار سیاہ کار کو اپنے خاص فضل و کرم اور اکرام و احسان سے محروم نہ فرما۔

یا اللہ ہم سب کو بزرگان دین اولیائے کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔

یا ارحم الراحمین : اس مقدس مہینہ کے صدقے ان عظیم پاکیزہ راتوں کے صدقے۔ ان پر کیف لمحات کی برکتوں کے صدقے اور اس مبارک رات کے صدقے ہمارے دلوں میں اپنی اور اپنے پیارے محبوب صلی اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ وسلم اور صحابہ کرام و اہلبیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سچی
محبت اور کامل عشق عطا فرما۔ آمین

یا اللہ ہم سب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور غلامی نصیب
فرما اور آپ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

یا الٰہی رحم فرما مصطفٰے کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے
مشکل حل کر شاہ مشکلکشا کے واسطے
کربلائے رد شہید کربلا کے واسطے

الٰہی بحق بنی فاطمہ — کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول — من و دست دامان آل رسول
الٰہی بحقِ محمد رسول — دعا ہم گنہگاروں کی کرتوں قبول

تڑفنے پھڑکنے کی توفیق دے
دل مرتضٰے سوز صدیق دے
یا الٰہی جان ہماری تن سے جب آزاد ہو
منہ میں کلمہ ہو محمدؐ دل میں تیری یاد ہو
کچھ رہے یا نہ رہے مگر یہ دعا ہے اے امیر
کہ نزاع کے وقت سلامت میرا ایمان رہے

جب دم واپسی ہو یا اللہ
لب پہ جاری ہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
صلی اللہ علی حبیبہ محمدٍ وآلہ واصحابہ اجمعین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولانا الحاج محمد جعفر ضیاء القادری کی مرتب کتب و تصانیف

سُنّی علماء کی تقریریں اُردو
حصّہ اوّل ہدیہ ۱۵۰/-

سُنّی علماء کی تقریریں اُردو
حصّہ دوئم — ہدیہ ۱۵۰/-

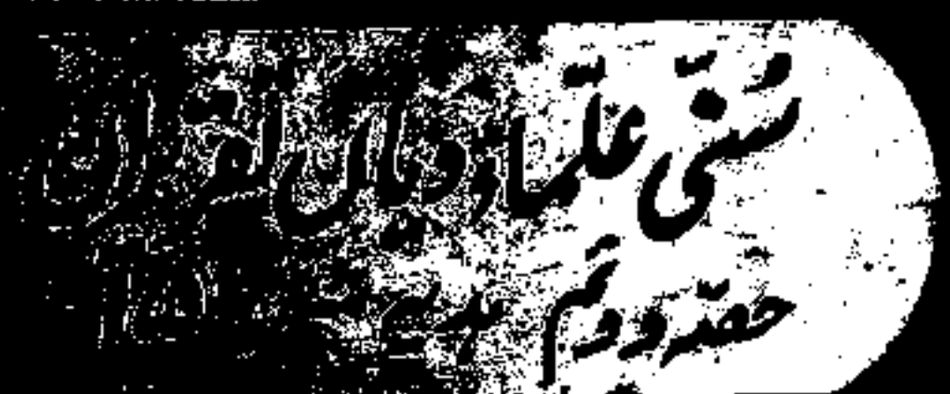

سُنّی علماء کی تقریریں اُردو
حصّہ سوئم — ہدیہ ۱۵۰/-

فضائلِ درود و سلام
ہدیہ — ۱۰۰/-

درود و سلام اور حیاتِ مصطفٰے
ہدیہ — ۷۵/-

بہترین نعتوں کے گلدستے

کتاب عشق، شانِ اہلبیت، شانِ صحابہ
شانِ غوث اعظم، انوار کی بارش، فیضِ مدینہ
یادِ مدینہ، یادِ محبوب، یادِ حبیب، محفلِ میلاد
کرم یا رسول اللہ، کرم یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جشنِ میلاد
درود و سلام، یادِ مصطفٰے، شانِ اولیاء

مکتبہ غوثیہ رضویہ (سابقہ لاجپت روڈ) شاہدرہ لاہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari